Postal Reg. No.PB\0258\2002

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 51

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان
سیرۃ النبیؐ و خلافت نمبر

The Weekly BADR Qadian

شمارہ
21-20

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

2-9 ربیع الاول 1423 ہجری 15-22 ہجرت 1381 ہش 15-22 مئی 2002ء

اخبار احمدیہ

قادیان 18 اپریل 2002ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔

کل حضور پر نور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت 'وہاب' کی بصیرت افروز تشریح بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی، کامل شفایابی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

جو کوئی مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجے گا

ارشادِ باری تعالیٰ

مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۝ (۳۳:۴۰)

ترجمہ از تفسیر صغیر:- نہ محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ تھے نہ ہیں (نہ ہونگے) لیکن اللہ کے رسول ہیں بلکہ (اس سے بھی بڑھ کر) نبیوں کی مہر ہیں اور اللہ ہر ایک چیز سے خوب آگاہ ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا. (۴۸:۲۹)

ترجمہ: محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار کے خلاف بڑا جوش رکھتے ہیں لیکن آپس میں ایک دوسرے سے بہت ملاطفت کرنے والے ہیں جب تو انہیں دیکھے گا انہیں شرک سے پاک اور اللہ کا مطیع پائے گا۔ وہ اللہ کے فضل اور رضا کے جستجو میں رہتے ہیں ان کی شناخت ان کے چہروں پر سجدوں کے نشان کے ذریعہ موجود ہے یہ ان کی حالت توراۃ میں بیان ہوئی ہے اور انجیل میں ان کی حالت یوں بیان ہے کہ وہ ایک کھیتی کی طرح (ہونگے) جس نے پہلے تو اپنی روئیدگی نکالی پھر اس کو (آسمانی اور زمینی غذا کے ذریعہ سے) مضبوط کیا اور وہ روئیدگی اور مضبوط ہو گئی پھر اپنی جڑ پر مضبوطی سے قائم ہو گئی یہاں تک کہ زمیندار کو پسند آنے لگ گئی اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ کفار ان کو دیکھ دیکھ کر جلیں گے۔ اللہ نے مومنوں اور ایمان کے مطابق عمل کرنے والوں سے یہ وعدہ کیا ہے کہ ان کو مغفرت اور بڑا اجر ملے گا۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰیؓ قَالَ لَقِیَنِیْ کَعْبُ ابْنُ عُجْرَۃَ فَقَالَ اَلَا اُھْدِیْ لَکَ ھَدِیَّۃً سَمِعْتُھَا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلٰی فَاھْدِھَا لِیْ فَقَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ عَلَّمَنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْکَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؓ سے روایت ہے کہ کعب بن عجرہ مجھ سے ملے اور کہا کہ کیا میں تیرے واسطے تحفہ نہ بھیجوں جو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ پس میں نے کہا ہاں وہ تحفہ مجھے بھیجو۔ پس کعبؓ نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ہم آپ نبوت کے اہل بیت پر کس طرح درود بھیجیں یقیناً اللہ نے آپ پر سلام بھیجنے کی کیفیت تو سکھائی ہے۔ فرمایا کہو اے اللہ رحمت بھیج محمد پر اور محمد کی آل پر تحقیق تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر جیسے کہ تو نے برکت بھیجی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر یقیناً تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔

☆- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا۔ (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (سورۃ النور آیت 56)

ترجمہ::- تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو، جو اس نے ان کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون النبوۃ فیکم ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالی ثم تکون خلافۃ علی منھاج النبوۃ ما شاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالی ثم تکون ملکا عاضا فتکون ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالی ثم تکون ملکا جبریۃ فتکون ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالی ثم تکون خلافۃ علی منھاج النبوۃ ثم سکت۔

(مسند احمد بحوالہ مشکوۃ باب الانذار والتحذیر)

ترجمہ::- حضرت حذیفہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور قدرت ثانیہ کے رنگ میں خلافت راشدہ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق کوتاہ اندیش بادشاہت قائم ہوگی جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے۔ جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق ظالمانہ بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوگی یہ فرما کر آپ خاموش ہو گئے۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ اور خاتم الخلفاء کا ظہور

قرآن مجید اور سابقہ الہامی کتب سے پتہ چلتا ہے کہ جب تین قسم کی مخلوق ظاہر ہو جائے تو سمجھو کہ مسیح موعود جو امت محمدیہ کا خاتم الخلفاء ہے دنیا میں آگیا ہے۔

۱)...... مسیح الدجال کا آنا: دجال ابلیس کا ''اسم اعظم'' ہے۔جس کے معنی ہیں حق کو چھپانے والا، جھوٹ کو رونق دینے والا، زندگی کی راہوں پر پردہ ڈال کر ہلاکت کی راہیں کھولنے والا۔اس کے مقابلہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے مسیح موعودؑ کو دنیا میں بھیجنا مقدر کیا ہے۔تاکہ خدا تعالیٰ کی صفات کاملہ کا ظہور ہو۔

۲)...... یاجوج ماجوج کا ظہور: توریت میں ممالک مغربیہ کی بعض قوموں کو یاجوج ماجوج قرار دیا گیا ہے۔قرآن مجید نے اس قوم کی یہ نشانی لکھی ہے۔مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ ۔یعنی ہر ایک فوقیتِ ارضی ان کو حاصل ہوگی۔اور ہر ایک قوم پر وہ فتح یاب ہو جائیں گے۔دوسری علامت یہ ہے کہ وہ آگ کے کاموں میں ماہر ہونگے۔آگ سے ہی ان کی لڑائیاں ہونگی۔آگ کے ذریعہ ہی ان کے انجن چلیں گے۔اسی وجہ سے ان کا نام یاجوج ماجوج ہے۔کیونکہ اجیج آگ کے شعلہ کو کہتے ہیں۔اس کے مقابلہ پر مسیح موعودؑ آئیں گے جو خونریزی سے کام نہ لیکر آشتی اور محبت اور صلحکاری کو دنیا میں پھیلائیں گے۔اور دنیا پھر سے اجتماعیت کے رنگ میں آجائیگی۔

۳)...... دابۃ الارض کا خروج: یعنی ایسی مخلوق پیدا ہوگی جن میں روحانیت نہیں ہوگی اور جو محض دنیا کے کیڑے ہونگے۔اس کے علاوہ اور بھی بہت سی زمینی و آسمانی نشانیاں ہیں، جیسے اونٹ کی سواری کا ترک، پہاڑوں کا اڑایا جانا، صحائف کا نشر، وحوش کا حشر، سمندروں کا پھاڑا جانا، آسمان کی کھال ادھڑنا، وغیرہ۔قرآن مجید کے مطابق مسیح موعود کا چودھویں صدی میں آنا ضروری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ محمدیہ کو سلسلہ موسویہ سے مشابہت دیتے ہوئے فرمایا۔اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا۔ جب ہم غور کرتے ہیں تو صاف دکھائی دیتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مثیل ہیں۔قرآن مجید سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ظاہر ہو کر تین کھلے کھلے کام کئے۔(۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان دشمنوں کو ہلاک کیا جو ان کی اور انکی شریعت کی بیخ کنی کرنی چاہتے تھے۔(۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایسی قوم کو جو خدا اور کتاب الٰہی سے ناواقف تھی انہیں کتابِ شریعت عطا کی۔(۳) ان کو حکومت اور بادشاہت عطا کی اور اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں یہ مماثلت کھلے کھلے طور پر پوری ہوگئی۔آپ نے اپنے متبعین کو عرب کے خونخوار ظالموں سے نجات دلائی۔نئی شریعت اور سلطنت عطا کی۔

جب ہم موسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ خلفاء پر نظر ڈالتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ یہ سلسلہ چودہ سو برس تک دنیا میں قائم رہا۔اور آخر پر چودھویں صدی میں ایک موعود مسیح دنیا میں آیا۔اسیطرح امت محمدیہ میں بھی سلسلہ خلافت قائم ہوا اور چودہ سو سال بعد ایک مسیح موعود کی بشارت دی گئی ہے۔لہذا امت محمدیہ میں بھی چودھویں صدی میں ایک مسیح کا آنا ضروری ہے تاکہ خلفا موسویہ و محمدیہ میں مشابہت تامہ ثابت ہو۔کیونکہ دونوں سلسلہ خلافت کو ایک دوسرے سے مشابہ اور مثیل قرار دیا گیا ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (سورۃ النور آیت 56)

ترجمہ:۔تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو، جو اس نے ان کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

غرض جس طرح اسلامی سلسلہ مثیل موسیٰ سے شروع ہوا ضروری تھا کہ مثیل عیسیٰ پر ختم ہوتا تا دونوں سلسلے ایک دوسرے کے مطابق ہو جاتے۔اسی طرح مسلمانوں کو سورہ فاتحہ میں پنج وقت نماز میں پڑھنے کے لئے یہ دعا سکھائی گئی کہ اے خدا ہمیں ان لوگوں کے رستہ پر چلا جن پر تیری نعمتیں نازل ہوئیں۔(یعنی منعم عنیھم لوگوں میں شامل فرما یعنی تیرا مسیح و مہدی جو مقام نبوت پر فائز ہوگا جب تشریف لائے تو ہم اس کو ماننے والے ہوں۔مغضوب اور ضالین نہ ہو جائیں۔یعنی یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح اس کی مخالفت کرنے والے یا اس کے مقام میں غلو کرنے والے نہ بن جائیں) قرآن مجید سے ثابت ہیکہ جس طرح مثیل موسیٰ بروزی رنگ میں الگ وجود کی صورت میں تشریف لائے اسی طرح مثیل عیسیٰ بھی بروزی رنگ میں تشریف لائیں گے۔اور وہ الگ وجود ہونگے نہ کہ پہلے والے عیسیٰ بن مریم کیونکہ وہ گذشتہ انبیاء کی طرح وفات پاچکے ہیں۔الغرض یہی وہ زمانہ ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز کامل اسم احمدؐ کے مظہر اتم جو امت محمدیہ میں خاتم الخلفاء اور امام مہدی اور مسیح ہیں ظاہر ہوں۔چنانچہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق آپ کا ظہور ہوا۔آپؑ ظہور مسیح موعود علیہ السلام کی علامات بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

''جب خدا تعالیٰ کی طرف سے زمین پر ایک تجلی عظمیٰ ہوتی ہے اور وہ اپنے صفات کاملہ کے کنز مخفی کو ظاہر کرنا چاہتا ہے تو زمین پر ایک انسان کا ظہور ہوتا ہے جس کو احمد کے نام سے آسمان پر پکارتے ہیں۔غرض چونکہ احمد کا نام خدا تعالیٰ کے اسم اعظم کا کامل ظل ہے اس لئے احمد کے نام کو ہمیشہ شیطان کے مقابل پر فتح یابی ہوتی ہے۔اور ایسا ہی آخری زمانہ کے لئے مقدر تھا کہ ایک طرف شیطانی قویٰ کا کمال درجہ پر ظہور اور بروز ہو اور شیطان کا اسم اعظم زمین پر ظاہر ہو اور پھر اس کے مقابل پر وہ اسم ظاہر ہو جو خدا تعالیٰ کے اسم اعظم کا ظل ہے یعنی احمد۔اور اس آخری کشتی کی تاریخ ہزار ششم کا آخری حصہ مقرر کیا گیا اور جیسا کہ قرآن شریف میں اس بات کی تصریح کی گئی ہے کہ ہر ایک چیز کو خدا نے چھ دن کے اندر پیدا کیا اسی طرح اس آخری انسان کے لئے ہزار ششم کا آخری حصہ تجویز کیا گیا۔اور وہ اس وقت پیدا ہوا جبکہ قمری حساب کے رو سے صرف چند سال ہی ہزار ششم کے پورا ہونے میں باقی رہتے تھے۔اور اس کا وہ بلوغ جو مرسلین کے لئے مقرر کیا گیا ہے یعنی چالیس سال اس وقت ہوا جبکہ چودھویں صدی کا سر آگیا اور اس آخری خلیفہ کے لئے یہ ضروری تھا کہ آخر حصہ ہزار ششم میں آدم کی طرح پیدا ہو اور سن چالیس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح مبعوث ہو اور نیز صدی کا سر ہو اور یہ تین شرطیں ایسی ہیں کہ اس میں کاذب اور مفتری کا دخل غیر ممکن ہے۔اور پھر امر چہارم ان کے ساتھ کسوف وخسوف کا رمضان میں واقع ہونا جو مسیح موعود کی نشانی ٹھہرائی گئی ہے۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۷۶)

قرآن مجید میں خلافت کی تین اقسام بتائی گئی ہیں۔ایک تو اللہ تعالیٰ اپنا خلیفہ بطور نبی دنیا میں بھیجتا ہے دوسرے اس کی وفات کے بعد اس کے متبعین میں سے کوئی جانشین مقرر فرماتا ہے۔جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت راشدہ کا قیام ہوا۔اسی طرح خلافت کی ایک قسم ملوکیت ہے جو خلفاء راشدین کے بعد مسلمانوں میں جاری ہوئی۔اور اسی کی پیشگوئی کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

عن حذيفة رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تكون النبوة فيكم ماشاء الله ان تكون ثم يرفعها الله تعالى ثم تكون خلافة على منهاج النبوة ما شاء الله ان تكون ثم يرفعها الله تعالى ثم تكون ملكا عاضا فتكون ماشاء الله ان تكون ثم يرفعها الله تعالى ثم تكون ملكا جبرية فتكون ماشاء الله ان تكون ثم يرفعها الله تعالى ثم تكون خلافة على منهاج النبوة ثم سكت. (مسند احمد بحوالہ مشکوۃ باب الانذار والتحذیر)

ترجمہ:۔حضرت حذیفہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور قدرت ثانیہ کے رنگ میں خلافت راشدہ قائم ہوگی۔پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا۔پھر اس کی تقدیر کے مطابق کوتاہ اندیش بادشاہت قائم ہوگی جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے۔جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق ظالمانہ بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم وستم کے دور کو ختم کر دے گا۔اس کے بعد پھر خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوگی یہ فرما کر آپ خاموش ہو گئے۔

چنانچہ تاریخ بتاتی ہے کہ نبوت امت محمدیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کے ذریعہ قائم ہوئی۔پھر جب اللہ نے چاہا آپ کو وفات دے دی اور آپ کے سکھائے ہوئے طریق پر خلافت راشدہ قائم ہوئی۔جب تک اللہ نے چاہا، پھر وہ بھی ختم ہوگئی۔پھر ملوکیت اور جبری بادشاہت قائم ہوئی۔جب یہ حدیث تیرہ صدیوں تک تسلسل اور تواتر سے امت محمدیہ میں پوری ہوتی رہی تو پھر ضروری تھا کہ دوبارہ نبوت کے طریق پر خلافت ضرور جاری ہو۔پس الحمدللہ یہ بھی جاری ہوئی اور چودھویں صدی میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ امام مہدی اور مسیح موعود جو کہ بروزی نبوت کے مقام پر فائز ہیں کے ذریعہ دوبارہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا انتظام فرمایا اور آپ کی وفات کے بعد بفضلہٖ تعالیٰ جماعت میں چورانوے سال سے خلافت کا نظام جاری وساری ہے۔اور اللہ کے فضل سے وہ سب کام نہایت حسن وخوبی سے انجام پارہے ہیں جو آیت استخلاف میں خلیفہ برحق کے بیان کئے گئے ہیں۔اور جن کا اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے وعدہ فرمایا ہے اور اس کی نظیر آج سوائے جماعت احمدیہ کے کہیں نہیں پائی جاتی۔اور جو اس خلافت کے منکر اور اس سے محروم ہیں آج ان کی روحانی وجسمانی زندگی کی کوئی ضمانت نہیں۔پس اب جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارک کی خوشیاں عالم اسلام منا رہا ہے ہم ان سب کو مبارکباد دیتے ہیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق خوشخبری دیتے ہیں کہ آپ کی امت کے خاتم الخلفاء جنہوں نے مسیح علیہ السلام کی مانند چودھویں صدی میں آنا تھا اپنے وقت پر آچکے ہیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سب پیشگوئیاں وقت پر پوری ہو چکی ہیں۔اور اس موعود مسیح کی وفات کے بعد نظام خلافت جماعت احمدیہ میں نہایت شان اور عظمت کے ساتھ جاری ہے۔اور آج سوائے اس حصار عافیت میں آئے بغیر کہیں امن وچین میسر نہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو سچے دل سے خلافت کی قدر کرنے اور اس کی اطاعت کرنے کی توفیق دے۔اللہ کرے تاقیامت ہم میں خلافت قائم رہے۔اللھم آمین برحمتك یاارحم الراحمین۔

(قریشی محمد فضل اللہ)

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلیٰ و ارفع مقام

.... حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی ....

وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر ”میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا۔ یعنی اِنسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔“ (روحانی خزائن جلد ۵ آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۶۰)

”میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کی اِنتہا معلوم نہیں ہوسکتی اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اسکی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔“ (روحانی خزائن جلد ۲۲، حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۸-۱۱۹)

”مجھے سمجھایا گیا ہے کہ تمام رسولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا اور اعلیٰ درجہ کی پاک اور پر حکمت تعلیم دینے والا اور انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے اعلیٰ نمونہ دکھلانے والا صرف حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں“ (روحانی خزائن جلد ۱۷، اربعین نمبر ۱۔ ص ۳۴۵)

”ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جواں مرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں۔ یعنی وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ و احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔“ (روحانی خزائن جلد ۱۷، اربعین نمبر ۴ صفحہ ۳۴۵)

”وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اللھم صل وسلم وبارك علیه واله بعدد همه و غمه و حزنه لهذه الامة وانزل علیه انوار رحمتك الی الابد۔ (روحانی خزائن جلد ۶ برکات الدعا صفحہ ۱۰-۱۱)

”لیکن واقعات حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر کرنے سے یہ بات نہایت واضح اور نمایاں اور روشن ہے کہ آنحضرتؐ اعلیٰ درجہ کے یک رنگ اور صاف باطن اور خدا کیلئے جانباز اور خلقت کے بیم و امید سے بالکل منہ پھیرنے والے اور محض خدا پر توکل کرنے والے تھے کہ جنہوں نے خدا کی خواہش اور مرضی میں محو اور فنا ہو کر اس بات کی کچھ بھی پرواہ نہ کی کہ توحید کی منادی کرنے سے کیا کیا بلا میرے سر پر آوے گی۔ اور مشرکوں کے ہاتھ سے کیا کچھ دکھ اور درد اٹھانا ہوگا۔ (براہین احمدیہ صفحہ ۱۱۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بے مثال ولازوال عشق

...... منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ......

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمد سا نہ پایا ہم نے

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشان دکھلائے
یہ ثمر باغ محمد سے ہی کھایا ہم نے

مصطفیٰ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے

ربط ہے جان محمد سے میری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے

مورد قہر ہوئے آنکھ میں اغیار کے ہم
جب سے عشق اس کا تہہ دل میں بٹھایا ہم نے

تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیر خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

تیری الفت سے ہے معمور مرا ہر ذرہ
اپنے سینہ میں یہ اک شہر بسایا ہم نے

نور دکھلا کے تیرا سب کو کیا ملزم و خوار
سب کا دل آتش سوزاں میں جلایا ہم نے

نقش ہستی تری الفت سے مٹایا ہم نے
اپنا ہر ذرّہ تری رہ میں اڑایا ہم نے

تیرا میخانہ جو اک مرجع عالم دیکھا
خم کا خم منہ سے بصد حرص لگایا ہم نے

شان حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے
تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہم نے

چھو کے دامن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات
لاجرم در پہ ترے سر کو جھکایا ہم نے

دلبرا مجھ کو قسم ہے تیری یکتائی کی
آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہم نے

بخدا دل سے مرے مٹ گئے سب غیروں کے نقش
جب سے دل میں یہ تیرا نقش جمایا ہم نے

دیکھ کر تجھ کو عجب نور کا جلوہ دیکھا
نور سے تیرے شیاطیں کو جلایا ہم نے

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا ☆ سب سے بڑھکر مقام احمدؐ ہے

آنحضرت ﷺ کے عشق میں ڈوبا ہوا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

زندگی بخش جام احمدؐ ہے
کیا ہی پیارا یہ نام احمدؐ ہے

لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا
سب سے بڑھ کر مقام احمدؐ ہے

باغ احمدؐ سے ہم نے پھل کھایا
میرا بستاں کلام احمدؐ ہے

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمدؐ ہے

وہ پیشوا ہمارا جس ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اک قمر ہے
اس پہ ہر اک نظر ہے بدر الدجیٰ یہی ہے

پہلے تو رہ میں ہارے پار اسنے ہیں اتارے
میں جاؤں اس کے وارے بس نا خدا یہی ہے

پردے جو تھے ہٹائے اندر کی رہ دکھائے
دل یار سے ملائے وہ آشنا یہی ہے

وہ یار لامکانی وہ دلبر نہانی
دیکھا ہے ہم نے اس سے بس رہنما یہی ہے

وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاج مرسلیں ہے
وہ طیب و امیں ہے اس کی ثناء یہی ہے

حق سے جو حکم آئے وہ اس نے کر دکھائے
جو راز تھے بتائے نعم العطا یہی ہے

آنکھ اسکی دور بیں ہے دل یار سے قریں ہے
ہاتھوں میں شمع دیں ہے عین الضیاء یہی ہے

جو راز دیں تھے بھارے اسنے بتائے سارے
دولت کا دینے والا فرمانروا یہی ہے

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

وہ دلبر یگانہ علموں کا ہے خزانہ
باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے

سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

ہم تھے دلوں کے اندھے سو سو دلوں میں پھندے
پھر کھولے جس نے جندے وہ مجتبیٰ یہی ہے

ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مخفی در مخفی تعلقات الٰہیہ کی وجہ سے اس بلند مقام تک پہنچ گئے تھے کہ آپ کے رتبہ کا سمجھنا ایک نہایت مشکل امر ہے

﴿ فرمودات سیدنا حضرت اقدس مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ﴾

سیدنا حضرت اقدس مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے آج سے 92سال قبل 1910ء میں دہلی سے شائع ہونے والے ماہنامہ "نظام المشائخ" کے رسول نما نمبر (ربیع الثانی 1329ھ) کے لئے بعنوان خاتم النبیین ایک نہایت جامع و مانع مضمون قلمبند فرمایا تھا۔ یہ رسالہ ان دنوں خواجہ حسن نظامی کی سرپرستی میں شائع ہوتا تھا مضمون سے قبل ایڈیٹر صاحب نے ایک نوٹ بھی لکھا ہے جو مضمون سے قبل ہم من و عن شائع کر رہے ہیں۔ ملاحظہ فرمائے۔ (ادارہ)

خاتم النبیین

نوٹ:: گزشتہ ربیع الاول 1329ھ میں جب ہمیں پہلی دفعہ رسول نما نمبر نکالنے کا خیال پیدا ہوا تو ہم نے مختلف مذاہب و مشارب کے پیشواؤں کو لکھا تھا کہ وہ براہ عنایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اپنے خیالات و آراء ظاہر فرمائیں۔ انہی میں صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلف جناب مرزا غلام احمد صاحب مرحوم قادیانی دعویدار مسیحیت بھی تھے لیکن افسوس کہ ان کا جواب وصول ہو کر ایسا گم ہوا کہ انتیس تو انتیس 1330ھ کے رسول نما میں بھی شائع نہ کیا جاسکا آج اتفاق سے پرانے کاغذات میں وہ یکا یک نظر پڑ گیا ہم صاحبزادہ صاحب سے معافی چاہتے ہیں اور دلی شکریہ کے ساتھ اسے ذیل میں درج کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیے۔ (ایڈیٹر)

ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مخفی در مخفی تعلقات الٰہیہ کی وجہ سے اس بلند مقام تک پہنچ گئے تھے کہ آپ کے رتبہ کا سمجھنا ایک نہایت مشکل امر ہے۔ بڑے بڑے عظیم الشان انسان دنیا میں گزرے ہیں جنہوں نے اپنے نفسوں ہی کو پاک نہیں کیا بلکہ قوموں کی قوموں کو سدھار دیا اور جو خدا کے احکام میں ایسے منہمک ہوئے کہ بس فنا ہی ہوگئے۔ لیکن جس مقام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قدم مارا اس تک کوئی نہیں پہنچ سکا انسانی زندگی کا کوئی سا پہلو بھی لے لیں۔ آپ بے نظیر ہی معلوم ہوتے ہیں۔ بچپن سے لیکر بڑھاپے تک اور بے کسی و بے بسی کی حالت سے لیکر ایک ملک کے بادشاہ ہونے تک کی مختلف حالتوں میں کوئی پہلو بھی ایسا نظر نہیں آتا کہ جس میں آپ کے طریق عمل پر کسی قسم کی حرف گیری کا موقع ملے۔ بلکہ جہاں تک غور کریں کمال ہی کمال نظر آتا ہے۔ اکثر لوگوں میں بادی النظر میں کامل سمجھا جاتا ہے غور کریں تو بہت سی کمزوریاں پائی جاتی ہیں لیکن یہ ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی ہی ذات ہے کہ نظر کو کتنا ہی باریک کرتے چلے جاؤ آپ کے کمال ہی کھلتے چلے جائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى۔ یعنی آپ کبھی بھی ہوائے نفس سے کلام نہیں کرتے تھے بلکہ منشائے الٰہی کے ماتحت ہی آپ کے سب کام تھے۔ پھر فرمایا کہ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى۔ یعنی آپ نے جو کچھ پھینکا وہ آپکا پھینکا ہوا نہ تھا بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکا تھا۔ اسی طرح ارشاد ہوا ہے کہ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ یعنی کہہ دو کہ میری نماز اور میری قربانیاں اور میری زندگی اور میری موت سب اللہ کے لئے ہے جو رب العالمین ہے۔ غرضکہ آپ نے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے منشاء کے آگے اس طرح ڈال دیا تھا کہ آپکی ساری زندگی میں ایک نمونہ بھی ایسا بھی نظر نہیں آتا کہ آپ نے کبھی اپنی بڑائی بھی چاہی ہو۔ چنانچہ اسی کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم النبیین کے مرتبہ پر قائم کر کے آپ پر ہر قسم کی نبوتوں کا خاتمہ کر دیا۔ اور آئندہ کے لئے خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے ایک ہی دروازہ کھلا رکھا گیا۔ اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا دروازہ ہے۔ ایک زمانہ تھا جبکہ مختلف ممالک میں مختلف قوموں کے لئے انبیاء آتے تھے۔ اور ایک کا دوسرے سے کچھ تعلق نہ تھا لیکن آپ کی بعثت کے بعد کوئی شخص مامور نہیں ہو سکتا جبتک کہ اسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے اتباع کی مہر نہ ہو۔

آپ کے کمالات اسی حد تک نہیں پہنچے کہ آپ کے بعد کوئی مامور من اللہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس پر آپ کے اتباع کی مہر نہ ہو۔ بلکہ ہمارا ایمان ہے کہ آپ کے کمالات اعلیٰ سے اعلیٰ ترقیات کی ان منازل تک پہنچ گئے کہ آپ کے اتباع سے ایسے ایسے لوگ پیدا ہو چکے ہیں کہ جو بڑے بڑے انبیاء کا مرتبہ رکھتے تھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل اور آپ کا فیض قیامت تک اسی طرح جاری رہیگا۔ کسی نبی کا سو سال کسی کا دو سو سال کسی کا ہزار سال کسی کا دو ہزار سال تک سلسلہ جاری رہا۔ اور اس کے بعد ان کا نور تاریک دلوں کو روشن نہ کر سکا لیکن آپ کا نور جبتک دنیا قائم ہے لاکھوں، کروڑوں انسانوں کے دلوں کو منور کرتے ہوئے سلوک کی اعلیٰ سے اعلیٰ راہوں کو طے کراتا رہے گا۔

آپ کو دوسرے انبیاء و رسل پر ہزاروں ہی فضیلتیں ہیں۔ مثلاً یہ کہ آپ کے لائے ہوئے دین کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِیْ اور یہ خصوصیت کسی اور مذاہب میں نہ تھی بلکہ وہ خاص خاص حالات کے ماتحت ہوتے تھے۔ پھر آپ کے نام کو کلمہ توحید کے ساتھ شامل کیا گیا جو فضیلت کسی اور نبی کو نہیں دی گئی۔ یہ بھی آپ کے ختم پر ایک دلیل ہے۔

آپ پر جس زبان میں کلام الٰہی اترا ہے وہ اب تک زندہ ہے اور قیامت تک زندہ رہے گی۔ یہ فضیلت بھی کسی اور مذہب کے بانی کو نہیں ملی موسیٰ، مسیح، زرتشت، بدھ، ویدوں کے رشی، کسی مدعی رسالت کی زبان اب تک محفوظ نہیں اور کسی ملک میں بھی نہیں بولی جاتی جس کی وجہ سے نہ معلوم ان کی کتب میں اب تک کیا کیا تغیر و تبدل ہو چکے ہیں۔

آپ کو وہ صحابہؓ ملے کہ کسی اور کو نہ ملے۔ جاں نثار سپاہی، فرماں بردار، مدبر، محتاط راوی، مخلص حافظ قرآن، پاک بیبیاں، نیک ذریت، کامل خلفاء، کوئی چیز بھی تو نہیں جس سے آپ محروم رہے ہوں۔ اور جو آپ کی تعلیم کے پھیلنے میں رکاوٹ کا باعث ہوئی ہو۔

انکی وجہ کہ آپ خاتم النبیین کیوں ہوئے یہ ہے کہ آپ کل صفات الٰہیہ کے مظہر تھے اور پہلے انبیاء و رسول ایسے نہ تھے۔ چنانچہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى یعنی آپ اللہ تعالیٰ سے ایسے قریب ہوئے کہ دو قوسین جب ملائی جائیں تو جو ان کے درمیان فاصلہ رہتا ہے اتنا فاصلہ آپ میں اور اللہ تعالیٰ میں رہ گیا۔ (یعنی کوئی فاصلہ نہ رہا) یہاں تک کہ وہ بھی نہ رہا۔ اور آپ اس سے بھی زیادہ قریب ہو گئے۔ یعنی آپ نے اپنی کمان رکھی ہی نہیں۔ خدا کی ہی کمان میں اپنی کمان کو داخل کر دیا۔ اور اس طرح جہاں خدا تعالیٰ کا تیر چلا وہیں آپ کا چلا۔ اور جسکی نہایت میں چلا آپ کا تیر بھی اسی کی نہایت میں چلا۔ تو گویا کل صفات الٰہیہ کے آپ مظہر ہو گئے۔ چنانچہ حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ اُوْتِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ یعنی ہر قسم کے کمالات مجھے دیئے گئے ہیں۔ جسکی تائید قرآن شریف کی اس آیت سے بھی ہوتی ہے۔ وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا۔

پس آپ اللہ تعالیٰ کے تمام ان صفات کے مظہر تھے جن کا تعلق انسان کی ترقیات سے ہے۔ اور قرآن شریف سے ثابت ہے کہ خاص خاص زمانوں میں خاص خاص قوموں اور خاص خاص ملکوں میں خدا تعالیٰ کی خاص خاص صفات کا ظہور ہوتا ہے۔ پس پہلے تو یہ ہوتا تھا کہ ایک خاص صفت الٰہی کے ظہور کیوقت اس زمانہ کے نبی کے کمالات اس کے متحمل نہیں ہو سکتے تھے۔ اس لئے ایک اور نبی بھیج دیا جاتا تھا۔ لیکن اب خواہ کسی زمانہ میں کسی ملک یا قوم پر کسی صفت الٰہیہ کا ظہور ہونا ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات اس صفت کو اخذ کر کے دنیا پر پھیلانے کے لئے موجود ہوتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے اب کسی اور نبی یا رسول کے بھیجے جانے کی ضرورت نہیں رہی جو آپ سے الگ ہو کر اپنا سلسلہ قائم کرے بلکہ جو کمالات بھی انسان حاصل کر سکتا ہے وہ آپ ہی کے اتباع سے کر سکتا ہے۔

لیکن باوجود ان کمالات کے جو آپ میں پائے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کی عبودیت کو ظاہر کرنے کیلئے فرماتا ہے کہ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ۔ تا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ کمزور فطرتیں جو آپ سے بہت ادنیٰ درجہ کے انسانوں کو بھی خدا یا خدا کا بیٹا قرار دیتی رہی ہیں آپ کی شان کو دیکھ کر آپ کو بھی کوئی ایسا ہی خطاب دے دیں۔

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک و سلم انک حمید مجید۔

مرسلہ: محترم سید جہانگیر علی صاحب حیدرآباد

خطبہ جمعہ

لوگوں میں سے قرآن والے اللہ کے عزیز اور اس کے بندے ہیں

مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جن سے خدا تعالیٰ نے روکا ہے

مختلف آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت عزیز کا تذکرہ اور قرآنی آیات میں مذکور اہم مضامین کی ضروری تشریحات

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۱۵/مارچ ۲۰۰۲ء بمطابق ۱۵/امان ۱۳۸۱ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

صفت عزیز پر جو خطبات کا سلسلہ جاری ہے وہ آج بھی اسی طرح جاری رہے گا۔

﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ . فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ . وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾(سورۃ ابراھیم :۵)

اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس کی قوم کی زبان میں تاکہ وہ انہیں خوب کھول کر سمجھا سکے۔ پس اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ ٹھہراتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو تمام انبیاء اور اہل سماء پر فضیلت بخشی ہے۔ اس پر لوگوں نے ابن عباسؓ سے پوچھا کہ اہل سماء پر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو کس طرح فضیلت بخشی ہے؟ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اہل سماء کے بارے میں فرمایا ہے:

﴿وَ مَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّىْ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ﴾۔ یعنی ان میں سے جو کہے کہ مَیں اس (یعنی اللہ) کے سوا معبود ہوں تو اُسے ہم جہنم کی جزا دیں گے۔ اسی طرح ہم ظالموں کو جزا دیا کرتے ہیں۔

جبکہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو (مخاطب کرکے) فرمایا:

﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحاً مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ﴾۔ یعنی یقیناً ہم نے تجھے کھلی کھلی فتح عطا کی ہے تاکہ اللہ تجھے تیری ہر سابقہ اور ہر آئندہ ہونے والی لغزش بخش دے۔

اس پر لوگوں نے ابن عباسؓ سے پوچھا کہ انبیاء پر آپؐ کی فضیلت کس طرح ہے؟ ابن عباسؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (دیگر انبیاء کے بارے میں) فرماتا ہے:

﴿وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ﴾۔ یعنی ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس کی قوم کی زبان میں تاکہ وہ انہیں خوب کھول کر سمجھا سکے۔

جبکہ اللہ تعالیٰ محمد ﷺ کو (مخاطب کرکے) فرماتا ہے: ﴿وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ﴾ یعنی ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام لوگوں کے لئے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے آپ کو سب جن و انس کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ (سنن الدارمی. کتاب المقدمة)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ بیان فرماتے ہیں:-

"لِيُبَيِّنَ لَهُمْ: معلوم ہوا کہ رسول کے نُوّاب کو بہت سی زبانیں سیکھنی چاہئیں تاکہ سب کو کھول کر دینِ حق سکھا سکیں"۔ (ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۔ ۱۳/جنوری ۱۹۱۰ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"بعض لوگ جہالت سے اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن شریف میں ہے کہ ہر ایک قوم کی زبان میں الہام ہونا چاہئے جیسے ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ﴾ تم کو عربی میں ہی کیوں ہوتے ہیں؟

تو ایک تو اس کا جواب یہ ہے کہ خدا سے پوچھو کہ کیوں ہوئے ہیں اور اس کا اصل سِرّ یہ ہے کہ صرف تعلق جتلانے کی غرض سے عربی میں الہامات ہوتے ہیں کیونکہ ہم تابع ہیں نبی کریم ﷺ کے جو کہ عربی تھے۔ ہمارا کاروبار سب ظلّی ہے اور خدا کے لئے ہے۔ پھر اگر اسی زبان میں الہام نہ ہو تو تعلق نہیں رہتا۔ اس لئے خدا تعالیٰ عظمت دینے کے لئے عربی میں الہام کرتا ہے اور اپنے دین کو محفوظ رکھنا چاہتا ہے۔ جس بات کو ہم ذوق کہتے ہیں اسی پر وہ لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اصل متبوع کی زبان کو نہیں چھوڑتا اور جس حال میں یہ سب کچھ اسی (آنحضرت ﷺ) کی خاطر ہے اور اسی کی تائید ہے تو پھر اس سے قطع تعلق کس طرح ہو اور بعض وقت انگریزی، اُردو و فارسی میں بھی الہام ہوتے ہیں تاکہ خدا تعالیٰ جتلا دیوے کہ وہ ہر ایک زبان سے واقف ہے۔ اسی طرح ایک دفعہ رسول ﷺ پر اعتراض ہوا تھا کہ کسی اَور زبان میں الہام کیوں نہیں ہوتا تو آپ کو اللہ تعالیٰ نے فارسی میں الہام کیا:-

"ایں مشت خاک را گر نہ بخشم چہ کنم"

(یہ خاک کی مٹھی ہے اگر مَیں اس کو بخشوں نہ تو پھر کیا کروں۔)

آخر کار خدا تعالیٰ کی رحمت کاروبار کرے گی۔"

(البدر. جلد اوّل. نمبر ۱۰. بتاریخ ۲/جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷۸)

آگے آیت ہے سورۃ النحل کی اکسٹھویں: ﴿لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ وَ لِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى . وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾۔ (سورۃ النحل :۶۱)

ان لوگوں کے لئے جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے بہت بُری مثال ہے اور سب سے عالی مثال اللہ ہی کے لئے ہے اور وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

پھر سورۃ الشعراء: ۲۱۸ تا ۲۲۱: ﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ. الَّذِىْ يَرٰكَ حِيْنَ تَقُوْمُ . وَتَقَلُّبَكَ فِى السّٰجِدِيْنَ . اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾(سورۃ الشعراء :۲۱۸ تا ۲۲۱)

اور کامل غلبہ والے (اور) بار بار رحم کرنے والے (اللہ) پر توکل کر۔ جو تجھے دیکھ رہا ہوتا ہے جب تو کھڑا ہوتا ہے۔ اور سجدہ کرنے والوں میں تیری بے قراری کو بھی۔ یقیناً وہی ہے جو بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"خدا پر توکل کر جو غالب اور رحم کرنے والا ہے۔ وہی خدا جو تجھے دیکھتا ہے جب تُو دعا اور دعوت کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ وہی خدا جو تجھے اس وقت دیکھتا تھا کہ جب تُو تخم کے طور پر راست بازوں کی پشتوں میں چلا آتا تھا۔ یہاں تک کہ اپنی بزرگ والدہ آمنہ معصومہ کے پیٹ میں پڑا۔"

(تریاق القلوب. صفحہ ۶۷)

اس کے بعد سورۃ النمل کی آیت ۹،۱۰: ﴿فَلَمَّا جَآءَ هَا نُوْدِيَ اَنْ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا . وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ . يٰمُوْسٰى اِنَّهٗ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾

(سورۃ النمل: ۹، ۱۰)

پس جب وہ اس کے پاس آیا تو ندا دی گئی کہ برکت دیا گیا ہے جو اس آگ میں ہے اور وہ بھی جو اس کے اردگرد ہے۔ اور پاک ہے اللہ تمام جہانوں کا ربّ۔ اے موسیٰ! یقیناً (یہ کلام کرنے والا) میں ہی اللہ ہوں، کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں:۔

"برکت دیا گیا ہے وہ شخص جو آگ کی طلب و جستجو میں ہے"۔ آگ کی طلب اور جستجو کا جو معنی ہے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کا یہ بہت عمدہ اور گہرے معنی رکھتا ہے۔ 'آگ میں ہے' نہیں۔ 'آگ کی طلب' میں ہے۔

"جب وہاں پہنچے، آواز دی گئی کہ جو شخص آگ کی طلب میں آیا ہے، اس کو برکت دی گئی اور جو اس کے اردگرد موجود ہیں۔ اور پاک ہے اللہ تعالیٰ پالنے والا جہانوں کا۔ یعنی حضرت موسیٰ ظاہری طور پر خیر خواہ بنا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو روحانی طور پر خیر خواہ بنادیا۔ وہ تھوڑوں کا بنا۔ ہم نے بہتوں کا بنادیا۔ وہ ظاہری روشنی کے لئے گیا۔ ہم نے اندر کی روشنی بھی عطا کر دی۔ ظاہری منزلِ مقصود کے طلب کرنے کے لئے گیا، ہم نے باطنی منزلِ مقصود بھی دکھادیا۔ سبحان اللہ۔ یعنی پاک ہے۔ مُہتدی کو مُہمل نہیں چھوڑتا۔ اب ہر بشارتیں دیتا ہے...... اے موسیٰ بات یہی ہے کہ میں ہی اللہ غالب حکمت والا ہوں۔ لاٹھی رکھ دے۔ یعنی تجھے عزت اور غلبہ دوں گا۔ یہ بشریٰ ہے۔"

(بدر ۲۰ جولائی اور ۲۶ جولائی ۱۹۰۵ء)

پھر فرماتا ہے: ﴿اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ . وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ . اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ . وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ﴾۔

(سورۃ النمل: ۷۷ تا ۷۹)

یقیناً یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے اکثر وہ باتیں بیان کرتا ہے جن میں وہ اختلاف رکھتے ہیں۔ اور یقیناً یہ مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ ضرور تیرا ربّ ان کے درمیان اپنی حکمت کے ساتھ فیصلہ کردے گا اور وہ کامل غلبہ والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے اللہ کے بھی عزیز ہوتے ہیں۔ عرض کیا گیا کہ اُن میں سے اللہ کے عزیز کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: قرآن والے اللہ کے عزیز اور اس کے خاص (بندے) ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل. باقی مسند المکثرین)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"قرآن شریف ایسے کمالات عالیہ رکھتا ہے جو اُس کی تیز شعاعوں اور شوخ کرنوں کے آگے تمام صحفِ سابقہ کی چمک کالعدم ہو رہی ہے کوئی ذہن ایسی صداقت نکال نہیں سکتا جو پہلے ہی سے اس نے پیش نہ کی ہو۔ کوئی تقریر ایسا قوی اثر کسی دل پر ڈال نہیں سکتی جیسے قوی اور پُر برکت اثر لاکھوں دلوں پر وہ ڈالتا آیا ہے۔ وہ بلاشبہ صفاتِ کمالیہ حق تعالیٰ کا ایک نہایت مصفا آئینہ ہے جس میں سے وہ سب کچھ ملتا ہے جو ایک سالک کو مدارجِ عالیہ معرفت تک پہنچنے کے لئے درکار ہے۔"

(سرمہ چشم آریہ، روحانی خزائن جلد ۲. حاشیہ صفحہ ۲۳،۲۲)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"جو شخص قرآن شریف کا پیرو ہو کر محبت اور صدق کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے وہ ظلّی طور پر خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہو جاتا ہے۔ یہ سب نتیجہ اس زبردست طاقت اور خاصیت کا ہوتا ہے جو خدا کے کلام قرآن شریف میں ہم مشاہدہ کرتے ہیں اور وہ زبردست طاقت اور خاصیت کسی اور کتاب میں نہیں جو کسی قوم کے نزدیک کتاب الہامی سمجھی جاتی ہے"۔

(چشمۂ معرفت. روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲۲۷)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام مزید بیان فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ قرآن شریف کی تعریف میں فرماتا ہے ﴿هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ﴾ قرآن بھی انہی لوگوں کی ہدایت کا موجب ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کریں۔ ابتداء میں قرآن کے دیکھنے والوں کا تقویٰ یہ ہے کہ جہالت اور حسد اور بخل سے قرآن شریف کو نہ دیکھیں بلکہ نورِ قلب کا تقویٰ ساتھ لے کر صدقِ نیت سے قرآن شریف کو پڑھیں"۔ (الحکم ۳۱ /اگست ۱۹۰۱ء)

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء میں فرمایا:

"جو شخص قرآن شریف کو چھوڑتا ہے سب کچھ چھوڑتا ہے۔ قرآن شریف میں سب باتیں موجود ہیں۔ اوّل آخر کے لوگوں کا اس میں ذکر موجود ہے۔ وہ معارف سے بھرا ہوا ہے اور عین اعتدال کا مذہب ہے۔ فطرت انسانی کی ہر ایک شاخ اور اس کے ہر ایک پہلو کا علاج اس میں درج ہے"۔

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء)

سورۃ العنکبوت: ﴿فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ . وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ . اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾۔

(سورۃ العنکبوت: ۲۷)

پس لوط اس (یعنی ابراہیم) پر ایمان لے آیا۔ اور اس نے کہا کہ یقیناً میں اپنے ربّ کی طرف ہجرت کر کے جانے والا ہوں۔ یقیناً وہی کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ مہاجر کون ہوتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جن سے خدا تعالیٰ نے روکا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل مسند المکثرین من الصحابہ)

حضرت سبرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابو فاکہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ شیطان، ابن آدم کے لئے اس کے بہت سے راستوں پر بیٹھا۔ وہ اس کے لئے اسلام کے راستے پر بیٹھا اور کہا (کیا) تو اسلام قبول کرے گا۔ (کیا) تو اپنا اور اپنے آباء واجداد کا دین چھوڑے گا۔ لیکن ابن آدم نے اس کی نافرمانی کی اور مسلمان ہو گیا۔ پھر شیطان اس کے لئے ہجرت کے راستے پر بیٹھا اور کہنے لگا (کیا) تو ہجرت کرے گا (کیا) تو اپنی زمین اور اپنا آسمان چھوڑ دے گا جبکہ مہاجر کی مثال تو اس گھوڑے کی سی ہے جو ایک لمبی رسی سے بندھا ہوا ہو۔ مگر ابن آدم نے اس کی بات نہ مانی اور ہجرت کی۔ پھر شیطان ابن آدم کے لئے جہاد کے راستے پر بیٹھا اور کہا: (کیا) تو جہاد کرے گا؟ جہاد تو نفس اور مال کو ہلاک کرنے کا نام ہے۔ اگر تو جنگ لڑے گا تو مارا جائے گا اور تیری بیوی کسی اور سے بیاہی جائے گی اور تیرا مال تقسیم کر دیا جائے گا۔ پھر بھی ابن آدم نے اس کی بات نہ مانی اور جہاد کیا۔

اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے یہ سب کچھ کیا اس کے بارہ میں خدا نے اپنے اوپر فرض کر چھوڑا ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ اور جو اس راہ میں مارا گیا اس کے بارہ میں بھی خدا نے فرض کر چھوڑا ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ اور اگر وہ ڈوب کر ہلاک ہو گیا تب بھی خدا تعالیٰ نے اپنے اوپر فرض کر چھوڑا ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور اگر اس کی سواری کا جانور اس کو روند کر مار ڈالے تب بھی خدا تعالیٰ نے فرض کر چھوڑا ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ (سنن النسائی۔ کتاب الجهاد)

آج کل تو ایسے مواقع کم ہوتے ہیں کہ سواری کا جانور روند دے۔ **لیکن ایسے واقعات کئی دفعہ سنے ہوئے ہیں اور دیکھنے میں آئے ہیں کہ ٹریکٹر سے گر کر آدمی ٹریکٹر کے پہیوں کے نیچے ہی کچلا گیا۔** تو اس کو بھی بشارت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ وہ خدا کی راہ میں ایک قسم کا شہید ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کے لئے مومن کو بہت کچھ چھوڑنا پڑتا ہے۔ بعض اوقات عقائد و رسومات کو، بعض اوقات مکان کو، خوراک کو، بعض اوقات احباب کو، اقرباء کو، بعض اوقات وطن کو"۔ یہ ساری چیزیں وہ ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد پر چھوڑ دی تھیں۔ "غرض تمام ایسی چیزیں جو ظلمات سے نُور کی طرف جانے یا آئندہ ترقیات میں مانع ہوں"۔ ان سب کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ (ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۱۸/ اگست ۱۹۱۱ء)

آگے سورۃ العنکبوت کی ۴۳ویں آیت ہے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ . وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾۔ (سورۃ العنکبوت: ۴۳)۔ یقیناً اللہ ہر اس چیز کو جانتا ہے جسے وہ اس کے سوا پکارتے ہیں۔ اور وہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی دعا بتائیں جسے مَیں بار بار پڑھتا رہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ کلمات پڑھا کرو:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا ۔ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ کَثِیْرًا ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ. لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ۔

یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اُس کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ تعریف اور بہت زیادہ تعریف اُسی کی ہے۔ اللہ پاک ہے جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے۔ کوئی حیلہ اور کوئی طاقت نہیں مگر اللہ کے فضل سے جو غالب اور حکمت والا ہے۔

اُس نے کہا کہ یہ تو سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہوئے، میرے لئے کیا ہوا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: یہ دعا پڑھا کرو:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔ یعنی اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔ (مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء)

سورۃ الروم کی ۲۸ویں آیت ہے: ﴿وَھُوَ الَّذِیْ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُہٗ وَھُوَ اَھْوَنُ عَلَیْہِ . وَلَہُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ﴾ (سورۃ الروم: ۲۸)

اور وہی ہے جو تخلیق کا آغاز کرتا ہے پھر اسے دہراتا ہے اور یہ اس پر بہت آسان ہے اور آسمانوں اور زمین میں اس کی مثال سب سے اعلیٰ ہے اور وہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

سورۃ لقمان کی دو آیات ہیں ۹ تا ۱۰: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَھُمْ جَنّٰتُ النَّعِیْمِ . خٰلِدِیْنَ فِیْھَا . وَعْدَاللّٰہِ حَقًّا . وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ﴾ (سورۃ لقمان: ۹۔۱۰)

یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے ان کے لئے نعمت والی جنتیں ہیں۔ وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ (یہ) اللہ کا سچا وعدہ ہے اور وہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب خدا تعالیٰ نے جنت اور دوزخ کو پیدا کیا تو جبریل کو (پہلے) جنت کی طرف بھیجا اور فرمایا: اس (جنت) کو دیکھو اور اُسے بھی جو میں نے اس میں اس کے باسیوں کے واسطے تیار کیا ہے۔ چنانچہ جبریلؑ آئے اور انہوں نے جنت کو اور اس کو جو اس کے رہنے والوں کے لئے خدا نے تیار کر چھوڑا ہے، دیکھا۔ پھر خدا کی طرف واپس گئے اور عرض کی: اے خدا تیری عزت کی قسم! یہ جنت تو ایسی ہے کہ جو بھی اس کے بارے میں سنے گا، وہ اس میں داخل ہو جائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت کے بارے میں حکم دیا چنانچہ اس کے گرد مصائب اور تکالیف کی باڑ لگادی گئی"۔ یعنی جنت بہت سے مصائب میں سے گزرنے کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ "پھر اللہ تعالیٰ نے جبریل کو فرمایا کہ اب جاؤ اور دیکھو کہ میں نے اہل جنت کے لئے کیا تیار کر چھوڑا ہے۔ جب جبریل گئے تو دیکھا کہ جنت مصائب و شدائد سے گھری ہوئی ہے۔ چنانچہ جبریلؑ واپس خدا تعالیٰ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: اے اللہ! تیری عزت کی قسم اب تو مجھے خدشہ ہے کہ اس میں کوئی بھی داخل نہ ہو سکے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اب دوزخ کی طرف جاؤ اور اسے اور اس میں رہنے والوں کے لئے جو کچھ میں نے تیار کر چھوڑا ہے، اسے دیکھو۔ جبریلؑ گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ دوزخ کے بعض حصے بعض حصوں پر چڑھے ہوئے ہیں۔ آپؑ لوٹ کر آئے اور خدا تعالیٰ کے حضور عرض کی: اے خدا! تیری عزت کی قسم اس میں داخل ہونا تو درکنار، کوئی اس کے بارے میں سننا بھی گوارا نہیں کرے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو حکم دیا تو اس کے گرد شہوات کا گھیرا ڈال دیا گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جبریلؑ کو فرمایا: اب جاؤ چنانچہ جبریلؑ گئے اور پھر واپس آکر عرض کی: اے خدا! تیری عزت کی قسم اب مجھے خدشہ ہے کہ اس میں کوئی بھی داخل ہونے سے بچ نہ سکے گا"۔

(ترمذی۔ کتاب صفۃ الجنۃ)

یہ سب تمثیلات ہیں حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں زمین و آسمان پر جنت و دوزخ دونوں پھیلے پڑے ہیں اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان کی کیا کیفیت ہے۔

﴿وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّ الْبَحْرُ یَمُدُّہٗ مِنْ بَعْدِہٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ کَلِمٰتُ اللّٰہِ . اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ﴾۔ (سورۃ لقمان ۲۸)

اور زمین میں جتنے درخت ہیں اگر سب قلمیں بن جائیں اور سمندر (روشنائی ہو جائے اور) اس کے علاوہ سات سمندر بھی اس کی مدد کریں تب بھی اللہ کے کلمات ختم نہیں ہوں گے۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

﴿قُلْ اَرُوْنِیَ الَّذِیْنَ اَلْحَقْتُمْ بِہٖ شُرَکَآءَ کَلَّا . بَلْ ھُوَ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ﴾

(سورۃ سبا: ۲۸)

تو کہہ دے کہ مجھے وہ دکھاؤ تو سہی جنہیں تم نے شرکاء کے طور پر اُس کے ساتھ ملا دیا ہے۔ ہرگز ایسا نہیں بلکہ وہی اللہ ہے جو کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے بڑے گناہ یہ ہیں: خدا کا شریک ٹھہرانا، کسی جان کا ناحق قتل کرنا، اور والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹ بولنا۔ راوی کہتے ہیں: یا آپؐ نے فرمایا: جھوٹی گواہی دینا۔ (بخاری. کتاب الدیات)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"مشرک لوگوں نے جیسا چاہئے تھا خدا کو شناخت نہیں کیا۔ وہ ایسا سمجھتے ہیں کہ گویا خدا کا کارخانہ بغیر دوسرے شرکاء کے چل نہیں سکتا حالانکہ خدا اپنی ذات میں صاحب قوت تامہ اور غلبہ کاملہ ہے"۔

(براہین احمدیہ بر چہار حصص، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۴۶۹ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

{اس موقع پر حضور نے فرمایا کہ مَیں ذرا تیز پڑھتا ہوں۔ اپنی طرف سے تو کوشش کرتا ہوں کہ آہستہ ہو جاؤں۔ خدا کرے ترجمہ کرنے والوں کو سمجھ آجائے۔}

﴿مَا یَفْتَحِ اللّٰہُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِکَ لَھَا . وَمَا یُمْسِکْ . فَلَا مُرْسِلَ لَہٗ مِنْۢ بَعْدِہٖ . وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ﴾ (سورۃ فاطر: ۳)

اللہ انسانوں کے لئے جو رحمت جاری کر دے اُسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو چیز وہ روک دے اُسے اُس کے (روکنے) کے بعد کوئی جاری کرنے والا نہیں۔ اور وہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

حضرت جندبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی آیا، اُس نے اپنی سواری کو بٹھایا پھر اُس کا گھٹنا باندھا۔ پھر اُس نے رسول کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ پھر جب رسول کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو اعرابی اپنی سواری کے پاس آیا اور اُس کا گھٹنا کھولا۔ پھر اُس پر سوار ہوا اور کہا: اے اللہ! مجھ پر اور محمد پر رحم فرما اور اپنی رحمت میں ہمارے دونوں کے علاوہ کسی اَور کو شریک نہ کر۔

اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے خیال میں یہ اعرابی زیادہ گمراہ ہے یا اس کا اونٹ؟ کیا تم نے سنا نہیں کہ اُس نے کیا کہا ہے؟۔ صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں، ہم نے سنا ہے۔

آپؐ نے (اعرابی سے) فرمایا: تُو نے خدا کی رحمت کو تنگ کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت تو بہت وسیع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو (۱۰۰) اجزاء پیدا کئے ہیں اور اُن میں سے صرف ایک حصہ ہی نازل فرمایا جس کی وجہ سے تمام مخلوقات جن و انس اور حیوانات آپس میں رحمت کا سلوک کرتے ہیں جبکہ اللہ کے پاس ننانوے حصے ہیں۔ (پھر آپؐ نے فرمایا) تمہارے خیال میں یہ زیادہ گمراہ ہے یا اس کا اونٹ؟۔ (مسند احمد بن حنبل. مسند الکوفیین)

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صلح حدیبیہ والے سال ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ نکلے تو ایک رات بارش برسی۔ رسول کریم ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے ربّ نے کیا فرمایا ہے؟۔ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آج صبح میرے بندوں میں سے کچھ تو مجھ پر ایمان لانے والے ہو گئے اور کچھ کافر۔ پس جس نے یہ کہا کہ ہم پر خدا کی

درخواست دعا

مکرم عقیل احمد صاحب سہارنپوری سرکل انچارج شعلہ پور مہاراشٹر اپنی اور اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی دینی و دنیوی ترقیات، بچوں کے روشن مستقبل اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔

(نصیر احمد خادم انسپکٹر وقف جدید)

ارشاد نبوی ﷺ
السَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ
بات کرنے سے پہلے سلام کر لیا کرو
طالب دعا
یکے از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 248-5222'248-1652'243-0794
رہائش: 237-0471'237-8468

رحمت اور عطا اور فضل کی بارش برسی ہے، وہ مجھ پر ایمان لایا اور اُس نے ستاروں کا انکار کیا۔ اور جس نے یہ کہا کہ فلاں ستارے کی بدولت ہم پر بارش برسی ہے تو وہ ستاروں پر ایمان لایا اور اُس نے میرا انکار کیا۔(بخاری. کتاب المغازی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کو بھی اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ کو بھی نہیں؟۔ آپؐ نے فرمایا: مجھے بھی نہیں، سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت مجھے ڈھانپ لے۔(مسلم. کتاب صفۃالجنۃ)

صفت عزیز کے متعلق بعض الہامات:

اِنِّیْ مُعِزُّكَ لَامَانِعَ لِمَا اُعْطِی۔(مکتوب مورخہ ۱۵/فروری ۱۸۸۳ء بنام میر عباس علی صاحب۔ مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۷۴ و تذکرہ صفحہ ۱۲۲ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

ترجمہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اےؓ:

"مَیں تجھے عزت اور غلبہ دوں گا۔ جو کچھ مَیں دوں گا اسے کوئی بند نہیں کر سکتا۔

ازالہ اوہام میں ایک لمبا الہام ہے۔

"قُلْ لَوْ كَانَ الْاَمْرُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدْتُمْ فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا. قُلْ لَوِ اتَّبَعَ اللّٰهُ اَهْوَآءَ كُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَبَطَلَتْ حِكْمَتُهٗ . وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا. قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا. قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا"۔(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳۹۔۱۴۰ حاشیہ)

کہہ اگر یہ معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتا بلکہ غیر اللہ کی بناوٹ ہوتا تو تم اس میں بہت اختلاف پاتے۔ کہہ کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے خیالات باطلہ کی پیروی کرتا تو آسمان و زمین اور ان کے اندر رہنے والی مخلوق میں فساد برپا ہو جاتا اور حکمت الٰہی باطل ہو جاتی۔ اور اللہ تعالیٰ غالب اور حکیم ہے۔ کہہ کہ اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لکھنے کے لئے روشنائی بن جاتے تو میرے ربّ کی باتوں کے ختم ہونے سے پہلے سمندر ختم ہو جاتے اگرچہ ہم اتنے ہی اور سمندر ان میں شامل کر کے انہیں بڑھاتے۔ کہہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور اللہ تعالیٰ بہت ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(تذکرہ صفحہ ۱۷۶۔۱۷۷ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

۱۸۹۳ء کا الہام ہے:

"يَرْفَعُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَضَعُ مَنْ يَّشَآءُ وَيُعِزُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيُذِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَجْتَبِیْ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ"۔

ترجمہ: وہ جسے چاہتا ہے بلند کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے گرا دیتا ہے جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے اپنی جناب کا برگزیدہ بنا لیتا ہے۔

(تذکرہ صفحہ ۲۱۷ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

آخر پر حضور انور نے فرمایا: اپنی طرف سے تو مَیں نے ذرا ٹھہر ٹھہر کر پڑھا ہے۔ آگے اللہ بہتر جانتا ہے کہ ترجمہ کرنے والوں کے نزدیک یہ ابھی بھی تیز ہے یا ہلکا ہے۔

خصوصی درخواست دعا

محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ، بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب تا حال حیدرآباد میں زیر علاج ہیں اور بفضلہٖ تعالیٰ روبصحت ہیں اور بغیر واکر کے انہیں چلایا جارہا ہے۔ اور تبدیل شدہ گھٹنہ کام کر رہا ہے۔ انشاء اللہ ماہ جون کے پہلے عشرے میں قادیان واپسی متوقع ہے۔ قارئین بدر سے درخواست ہے کہ ہر دو بزرگان کی صحت و تندرستی اور بخیریت قادیان مراجعت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ ....(ادارہ)

درخواست دعا

خاکسارہ کی بیٹی یاسمین بیگم، بیٹا عزیز معین الدین، بیٹی نسرین بیگم کی صحت و تندرستی، امتحانات میں نمایاں کامیابی اور روشن مستقبل کے لئے احباب سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (محمد نور الدین میکانک آف پالاکرتی آندھرا)

آپ کے خطوط......آپ کی رائے

'وہ نہیں باہر رہا اموات سے'

❁ گزشتہ دنوں عیسیٰ علیہ السلام کی سرینگر محلہ خانیار میں قبر کے متعلق اخبارات میں بہت چرچا رہی۔ حضرت مریمؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی مزاروں کے برصغیر ہندوستان میں موجود ہونے کے تحقیقی انکشاف کے بعد ہماری دردمندانہ اپیل ہے کہ سارا عالم انسانیت اور خصوصاً سارے عیسائی اور بہتر فرقوں کے مسلمان غور کریں کہ ایک صدی قبل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے اللہ جل شانہ سے علم پا کر قبر مسیح کے متعلق ساری دنیا میں جو اعلان بانگ دہل کیا تھا آج اس تحقیق کی طرف لوگوں کا رجحان کس قدر زور مار رہا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بات کس طرح آج سچ ثابت ہو رہی ہے۔ اب تو سارے انسان عالم پر لازم ہے کہ وہ بسرعت معلومات حاصل کر کے حلقہ بگوش احمدیت ہو جائیں۔ (محمد اسحاق احمد میسور کرناٹک)

جماعت احمدیہ کیرنگ (اڑیسہ) میں

ہفتہ تحریک جدید کا انعقاد

۲۸/مارچ ۲۰۰۲ تا ۳/اپریل تک جماعت احمدیہ کیرنگ نے ہفتہ تحریک جدید کا انعقاد کیا۔ مختلف اوقات میں درس و تدریس کے علاوہ ہر شام بعد نماز مغرب تربیتی اجلاسات کا انعقاد کیا گیا۔ جامع مسجد کے علاوہ ہر چار حلقوں میں تربیتی اجلاسات کے ذریعہ احباب جماعت کو تحریک جدید کی اہمیت و افادیت و برکات سے آگاہ کیا گیا۔ ان اجلاسات میں مکرم مولوی محمد وسیم خان صاحب انسپکٹر تحریک جدید، مکرم مولوی سید فضل نعیم صاحب معلم وقف جدید حلقہ محمود آباد، مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید کیرنگ، مکرم شیخ ابراہیم صاحب صدر جماعت، مکرم منور احمد خان صاحب نائب صدر جماعت، مکرم سیف الرحمٰن خان صاحب سیکرٹری مال کیرنگ اور خاکسار کی تقاریر ہوئیں۔ احباب جماعت کو مالی قربانیوں کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی گئی۔ (شیخ ہارون رشید مبلغ کیرنگ)

مسجد احمدیہ آسنور (کشمیر) میں واقفین نو کا جلسہ

۷/اپریل ۲۰۰۲ء بروز اتوار آسنور کے واقفین نو بچوں کا ایک پروگرام مسجد شریف آسنور میں زیر صدارت مکرم ناصر احمد صاحب ندیم خادم سلسلہ منعقد ہوا۔ مجلس خدام الاحمدیہ آسنور کی طرف سے پہلے ہی بچوں اور والدین کو اجلاس میں شرکت کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم باسط رسول صاحب استاد مدرسۃ المعلمین قادیان کی پہلی تقریر ہوئی۔ اس کے بعد مکرم فرید احمد صاحب ڈار نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد کچھ دیر سوال و جواب کی مجلس بھی لگی۔ پروگرام کے آخر پر صدر اجلاس نے صدارتی خطاب میں والدین کی ذمہ داریاں اور تربیت اولاد کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (منیب الرحمٰن قائد مجلس آسنور)

بھارت کی مختلف جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام

بھارت کی مختلف جماعتوں سے جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام کے انعقاد کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مبلغین، معلمین اور اِن جلسوں کے انعقاد میں حصہ لینے والوں کی مساعی میں برکت ڈالے اور ان جلسوں کے تبلیغی و تربیتی لحاظ سے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔ ذیل میں ان جماعتوں کے نام درج کئے جاتے ہیں جہاں سے جلسہ کے انعقاد کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔

سونگڑہ (اڑیسہ)......ننگلہ گھنو (یوپی)......تیماپور (کرناٹک)......پنکال (اڑیسہ)......گاندھی دھام (گجرات)......بہوہ (یوپی)......امروہہ (یوپی)......بھونیشور (اڑیسہ)......کوٹپلہ (اڑیسہ)......خانپور ملکی (بہار) دہلی......کیرنگ (اڑیسہ)......ممبئی......مونگیر (بہار)......سیتاپور (یوپی)......پردانہ (ہریانہ)......ریوٹن (کشمیر)......لون (ہریانہ)......سمین (ہریانہ)......کھروال (ہریانہ)......سنگھ پورہ (ہریانہ)......سکھ چین (ہریانہ)......سینگھو (ہریانہ)......بھوڈیا کھیڑہ (ہریانہ)......سورب (کرناٹک)......دیودرگ (کرناٹک)...... یادگیر (کرناٹک)......بنگلور (کرناٹک)......بھدرک (اڑیسہ)......کانپور (یوپی)......سرینگر (کشمیر)...... ہوشیارپور (پنجاب)......یاریپورہ (کشمیر)......نونہ مئی (کشمیر)......بھدرواہ (کشمیر) ☆☆

لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام:: شموگہ (کرناٹک)......دہلی......چنتہ کنٹہ (آندھرا)......محبوب نگر (آندھرا)......محمود آباد (اڑیسہ)......بھدرواہ (کشمیر)......کیرنگ (اڑیسہ)......بنگلور (کرناٹک)......سورب (کرناٹک)......ناصر آباد (کشمیر)......کانپور (یوپی)......قادیان......کوبھی (اڑیسہ)......دھواں ساہی، کٹک، مجی الدین پور، کیندرہ پاڑا، کرڈاپلی، پنکال، بھدرک (اڑیسہ)......اندورہ، سرینگر، چک ڈسنڈ، (کشمیر)...... شاہجہانپور، امروہہ، بنارس، راٹھ، (یوپی)......عثمان آباد (مہاراشٹر)......یادگیر، مرکرہ، ساگر، (کرناٹک)...... آرہ، مونگھیر (بہار)......سکندرآباد (اے پی)......شنکرن کوئل، کنورٹی (کیرلہ)......جے پور (راجستھان) ☆☆

خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں امت محمدیہ کے لئے دائمی خلافت کا وعدہ فرمایا ہے

"بعض صاحب آیت وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ کی عمومیت سے انکار کر کے کہتے ہیں کہ منکم سے صحابہؓ ہی مراد ہیں۔ اور خلافت راشدہ حقہ انہی کے زمانہ تک ختم ہوگئی اور پھر قیامت تک اسلام میں اس خلافت کا نام ونشان نہیں ہوگا۔ گویا ایک خواب وخیال کی طرح اس خلافت کا صرف تیس برس ہی دور تھا اور پھر ہمیشہ کے لئے اسلام ایک لازوال نحوست میں پڑ گیا۔"

"ان آیات کو اگر کوئی شخص تامل اور غور کی نظر سے دیکھے تو میں کیونکر کہوں کہ وہ اس بات کو سمجھ نہ جائے کہ خدا تعالیٰ اس امت کیلئے خلافت دائمی کا صاف وعدہ فرماتا ہے۔ اگر خلافت دائمی نہیں تھی تو شریعت موسوی کے خلیفوں سے تشبیہ دینا کیا معنی رکھتا تھا۔"

"چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف واولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کیلئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔ پس جو شخص خلافت کو صرف تیس برس تک مانتا ہے وہ اپنی نادانی سے خلافت کی علت غائی کو نظر انداز کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ خدا تعالیٰ کا یہ ارادہ تو ہرگز نہیں تھا کہ رسول کریم کی وفات کے بعد صرف تیس برس تک رسالت کی برکتوں کو خلیفوں کے لباس میں قائم رکھنا ضروری ہے۔" (روحانی خزائن جلد ۶ شہادت القرآن صفحہ ۳۴، ۵۷، ۵۸)

عشرہ مبشرہ کے چھ صحابہ (خلفاء راشدین کے علاوہ)

نمبر شمار	اسماء صحابہ	پیدائش، وفات، عمر	مولد و مدفن	قبول اسلام	عہد رسالت میں خدمات	خلافت راشدہ میں خدمات	متفرق امور
1	حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ عامر بن عبداللہ بن الجراح بن ہلال بن اھیب بن ضبہ بن الحارث بن فہر لقب: امین الامت	پیدائش: ۵ سال قبل نبوت۔ وفات: ۱۸ ہجری۔ عمر: ۵۸ سال	مولد: مکہ مدفن: شام	دارارقم سے قبل ابتدائی مسلمان تھے ۲۸ سال کی عمر میں حضرت ابوبکر کی تبلیغ سے مسلمان ہوئے	تمام غزوات میں شرکت، احد میں حضور کے رخسار مبارک سے خود کے حلقوں کو نکالا، معاہدہ حدیبیہ پر دستخط کئے، نجران کے عیسائیوں کے معلم بنائے گئے، فتح مکہ میں پیادہ فوج کے قائد تھے۔	زمانہ ابوبکر میں پہلے وزیر مال، خلافت شیخین میں فتوحات شام، عراق، فلسطین میں عساکر اسلامیہ کے سپہ سالار رہے فاتح شام۔ شیخین کے مشیر تھے۔	ہجرتین میں شامل ہوئے مدینہ میں سعد بن معاذ سے مؤاخات ہوئی۔
2	حضرت عبد الرحمن بن عوف بن عبد عوف بن عبد بن حارث بن زہرہ بن کلاب۔ کنیت: ابومحمد	پیدائش: ۳۰ سال قبل نبوت وفات ۳۲ ہجری۔ عمر ۷۵ سال	مولد: مکہ مدفن: مدینہ	دارارقم سے قبل ابتدائی مسلمان۔ حضرت ابوبکر کی تبلیغ سے پہلے آٹھ مسلمان میں سے تھے۔	تمام غزوات میں شرکت۔ قحط کے ایام میں ۲۰۰ اونٹ مع سامان وقف کئے۔ حضور نے ایک دفعہ آپ کی پیچھے نماز پڑھی۔	مجلس انتخاب خلافت کے ممبر۔ ۲۴ ہجری میں امیر الحاج۔	ہجرتین میں شامل ہوئے کامیاب تاجر۔ مدینہ میں سعد بن ربیع سے مؤاخات ہوئی۔
3	حضرت زبیر بن العوامؓ بن خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی۔ کنیت: ابو عبداللہ۔	پیدائش سال قبل نبوت وفات ۳۶ھ۔ عمر ۷۷ سال جنگ جمل میں شہادت	مولد: مکہ مدفن: بصرہ	چوتھے یا پانچویں مسلمان حضرت ابوبکر کی تبلیغ سے پندرہ سال کی عمر میں۔	تمام غزوات میں شرکت۔ پہلے مسلمان جنہوں نے راہ مولیٰ میں تلوار بے نیام کی۔ فداک ابی وامی کا اعزاز ملا۔	مجلس انتخاب خلافت کے ممبر تھے	ہجرتین میں شامل ہوئے رسول اللہ کے ہم زلف حواری کا خطاب۔ اسلام لانے کے بعد چچا نے سخت تکالیف دیں
4	حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ۔ کنیت: ابومحمد	پیدائش ۱۴ سال قبل نبوت وفات ۳۶ھ عمر ۶۴ سال جنگ جمل میں شہادت۔	مولد: مکہ مدفن: بصرہ	دارارقم سے قبل ابتدائی مسلمان حضرت ابوبکر کی تبلیغ سے۔	تمام غزوات میں شرکت۔ احد میں ہاتھ تیروں سے شل ہوگیا۔ غزوہ ذی قرد میں چشمہ خرید کر وقف کر دیا۔	مجلس انتخاب خلافت کے ممبر تھے	رسول اللہ کے ہم زلف۔ طلحۃ الخیر اور طلحۃ الفیاض کا لقب ملا حضور نے چلتا پھرتا شہید قرار دیا
5	حضرت سعید بن زیدؓ بن عمرو بن نفیل بن عبد العزیٰ بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن زراح بن عدی بن کعب، کنیت: ابوالاعور۔	پیدائش: ۱۴ سال قبل نبوت وفات: ۵۱ ہجری، عمر: ۷۸ سال	مولد: مکہ، مدفن: مدینہ	دارارقم سے قبل ابتدائی مسلمان تھے	تمام غزوات میں شرکت	جنگ فحل، دمشق اور یرموک میں شرکت۔ دمشق کے گورنر رہے	حضرت عمر کے بہنوئی تھے۔
6	حضرت سعد بن ابی وقاصؓ مالک بن اھیب بن عبد مناف۔	پیدائش: ۱۴ سال قبل نبوت وفات: ۵۵ ہجری۔ عمر: ۸۲ سال	مولد: مکہ مدفن: مدینہ	تیسرے یا چوتھے مسلمان خواب کے ذریعہ ۱۹ سال کی عمر میں ہوئے۔	تمام غزوات میں شرکت۔ احد میں ۱۰۰۰ تیر چلائے۔ اسلام کے پہلے تیر انداز۔ فداک ابی وامی کا اعزاز ملا۔	مجلس انتخاب خلافت کے ممبر تھے۔ فاتح ایران بانی کوفہ۔ مدائن کے گورنر	حضور ان کو ماموں کہتے تھے۔ عشرہ مبشرہ میں سب سے لمبی عمر پائی۔ کفن کے طور پر وصیت کے مطابق وہ جبہ پہنایا گیا جو جنگ بدر کے وقت پہنا ہوا تھا۔

نبیؐ کے صحابہ کا ثانی کہاں ہے ☆ زمینی ہو یا آسمانی کہاں ہے؟
ارادے جواں اور تڑپ غیر فانی ☆ یہ دیں کے لئے جاں فشانی کہاں ہے؟
فرشتوں کو بھی رشک آتا ہے جس پر ☆ عبادت کی وہ شادمانی کہاں ہے؟
کہاں ہے جو ہے آگ سینوں میں ان کے ☆ جو ہے آنکھ میں ان کے پانی کہاں ہے؟
محمدؐ کے شیدا و قرآں کے عاشق ☆ کسی اور میں یہ نشانی کہاں ہے؟
دلوں میں حقیقت کی مشعل فروزاں ☆ لبوں پہ یہ حق ترجمانی کہاں ہے؟

فیض چنگوی

شاعر رسولؐ حضرت حسّانؓ کا عدیم المثال کلام
اور
"آھنگ حجاز" میں اس کی مقدس جھلکیاں

دیکھی ہر ایک صنف سخن تو کھلا یہ راز ☆ صنف سخن تو اصل میں نعت رسولؐ ہے
اے رحمت تمام محبت کی اک نظر ☆ مدت ہوئی کہ آپ کا ثاقب ملول ہے

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت ربوہ

حضرت حسانؓ کا بلند پایہ کلام

شہنشاہ دو عالم مقصود کائنات، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے درباری شاعر کی حیثیت سے حضرت سیدنا حسان بن ثابت انصاریؓ (متوفی 40 ہجری مطابق 660-661ء) شعر وسخن کی عظیم ترین رفعتوں پر فائز تھے اور خصوصاً نعت رسولؐ کے باب میں اپنے عاشقانہ رنگ، جذبۂ فدائیت جدت استعارات، لطافت تخیل، تشبیہ کی خوبی، مضامین کی جامعیت اور والہانہ انداز بیان میں آپ کا کلام اپنی نظیر آپ ہے۔

سیرت خاتم النبیین کے شہرہ آفاق مؤلف حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ کی روایت ہے:

"ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اکیلے ٹہل رہے تھے اور آہستہ آہستہ کچھ گنگناتے جاتے تھے اور اس کے ساتھ ہی آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی تار بہتی چلی جارہی تھی۔ اس وقت ایک مخلص دوست نے باہر سے آکر سنا تو آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت حسان بن ثابتؓ کا ایک شعر پڑھ رہے تھے اور وہ شعر یہ ہے:

كنت السواد لناظرى فعمى عليك الناظر
من شاء بعدك فليمت فعليك كنت احاذر

(دیوان حسان بن ثابت الانصاریؓ صفحہ 44 مطبوعہ بیروت 1403ہجری/1983ء)

"یعنی اے خدا کے رسول تو میری آنکھ کی پتلی تھا جو آج تیری وفات کی وجہ سے اندھی ہوگئی ہے اب تیرے بعد جو چاہے مرے مجھے تو صرف تیری موت کا ڈر تھا جو واقع ہوگئی"۔

راوی کا بیان ہے کہ جب میں نے حضرت مسیح موعود کو اس طرح روتے ہوئے دیکھا اور اس وقت آپ مسجد میں بالکل اکیلے ٹہل رہے تھے تو میں نے گھبرا کر عرض کیا کہ حضرت یہ کیا معاملہ ہے اور حضور کو کیا صدمہ پہنچا ہے؟ حضرت بانئ جماعت احمدیہ نے فرمایا:

"میں اس وقت حسانؓ بن ثابت کا یہ شعر پڑھ رہا تھا اور میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہو رہی تھی کاش یہ شعر میری زبان سے نکلتا"

(چار تقریریں صفحہ 29 تا 31 ناشر شعبہ نشر واشاعت نظامت اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ پاکستان تقریر اپریل 1960ء)

عہد اسلام میں حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی شاعری 60 سال کے طویل عرصہ پر محیط ہے۔ آپ ان عظیم مجاہدوں میں سے تھے جنہوں نے خلیفہ ثالث سیدنا عثمانؓ کے زمانہ میں اٹھنے والے خوفناک سبائی فتنہ کی سرکوبی میں نمایاں حصہ لیا۔ اور اگرچہ آپ بڑھاپے میں بصیرت سے معمور تھے مگر بصارت سے محروم ہوگئے بایں ہمہ آپ نے لمبی عمر پائی اور آپ کا وصال خلیفہ رابع امیر المؤمنین شیر خدا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجھہ کے مبارک عہد خلافت میں ہوا۔

(اسد الغابہ از علامہ امام ابوالحسن علی الجزری ابن اثیر رحمہ اللہ علیہ)

جناب ثاقب مرحوم راغب مرادآبادی کی نظر میں

خلافت احمدیہ کے درباری شاعر جناب ثاقب زیروی مرحوم (ولادت 10 اپریل 1919ء وفات 13 جنوری 2002ء) نعت گوئی کے وصف میں یکتائے روزگار تھے۔ عشق محمدؐ آپ کا سرمایۂ حیات تھا یہی وجہ ہے کہ شمع حب نبویؐ آپ کے دل ودماغ میں پوری آب وتاب سے روشن تھی۔

آپ نے ایک بار اپنے حبیب آقا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اپنی عقیدت کے پھول پیش کرتے ہوئے عرض کیا۔

پرنور ہوئی تجھ سے عرب کی شب تاریک
تو چاند تھا اور تھے ترے اصحاب ستارے
ثاقب کو بھی دھن ہے یہی اے شاہ مدینہ
ان آنکھوں سے دیکھے کبھی بطحا کے نظارے

☆☆

جناب راغب مرادآبادی نے جنہیں پاکستان میں "حضرت حسان نعت ایوارڈ" (91-1990ء) دیا گیا! 22 نومبر 1994ء کو جناب ثاقب کی نعتیہ شاعری پر درج ذیل اشعار کہے:۔

مدح خوان سرور بطحا ہیں ثاقب زیروی
مستحق جنت الماویٰ ہیں ثاقب زیروی
نعت گوئی کی بحمد اللہ اس انداز سے
محفل سرکارؐ میں گویا ہیں ثاقب زیروی
شمع حب احمدؐ ہے دل میں ضو فگن
بے نیاز دولت دنیا ہیں ثاقب زیروی
جملہ اصناف سخن میں شعر گوئی کی مگر
نعت میں بھی مثل آپ اپنا ہیں ثاقب زیروی
نعت گوئی ہی کا اے راغب یہ اک اعجاز ہے
وارث فکر فلک پیما ہیں ثاقب زیروی

☆☆

(ہفت روزہ لاہور 26 جنوری 2002 صفحہ 5 ایڈیٹر یاسر زیروی)

جناب ثاقب زیروی کی نعتوں کا آخری مجموعہ "آہنگ حجاز" کے روح پرور اور دلکش نام سے 2002ء کے آغاز میں منظر عام پر آیا ہے۔ محترم راغب مرادآبادی نے جناب ثاقب زیروی کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے اس حسین اور دلربا گلدستہ نعت کی نسبت فرمایا کہ ۔

دولت سرمد ہے یہ مجموعہ نعت رسولؐ
فیض یاب ربی الاعلیٰ ہیں ثاقب زیروی

☆☆

ایک حیرت انگیز تاریخی توارد

قبل اس کے کہ حضرت سیدنا حسان بن ثابت کے عدیم النظیر نعتیہ اشعار کی آفاقی روشنی میں ریاض رسولؐ کے بلبل (ثاقب زیروی) کے اثر انگیز اور وجد آفریں سرمدی نغموں کے چند نمونے ہدیۂ قارئین ہوں اس حد درجہ حیرت افزا تاریخی توارد کا اجمالی تذکرہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ کہ جناب ثاقب زیروی کو 1996ء کے برین ہیمرج کے باوجود رب محمدؐ نے نعت نبوی میں فکر پیائی اور حضرت حسانؓ کے نقوش منزل کو رہنما بنانے کی برکت سے 82 سال کی طویل عمر سے نوازا۔ آپ کا ابتدائی کلام "ہمارے نغمے" 26 دسمبر 1941ء کو قادیان سے اشاعت پذیر ہوا۔ اس نقطہ نگاہ سے احمدیت میں آپ کی شاعری کی عمر کم وبیش 60 سال بنتی ہے۔ پھر خلافت ثالثہ کے زمانہ میں اٹھنے والے 1974ء کے قیامت خیز طوفان میں آپ نے جس طرح چوکھی ادبی وعلمی لڑائی لڑی وہ آپ کی زندگی کا ایک کھلا اور زریں ورق ہے اور عجیب تر بات یہ بھی ہے کہ حضرت حسانؓ کی طرح آپ کا انتقال بھی خلافت رابعہ ہی میں ہوا۔

اب قافلہ نعت رسولؐ کے قائد اور سالار

حضرت حسان بن ثابت کے بعض پر معارف اشعار کے حوالہ سے جناب ثاقب کے نعتیہ اشعار کے چند نمونے پیش کئے جاتے ہیں۔ یہ اشعار "آہنگ حجاز" کے مجموعہ کی زینت ہیں۔

حقانیت مصطفیٰ کی منادی

حضرت حسانؓ:

وقال الله: قد ارسلت عبدا
يقول الحق ان نفع البلاء
شهدت به فقوموا صدقوه
فقلتم: لا نقوم ولا نشاء

☆☆

ترجمہ: اور اللہ نے کہا کہ ہم نے ایک بندے کو بھیجا ہے، جو حق بات کہتا ہے، اگر آزمائش نفع بخش ہو (تو اس کی صداقت کو آزمالو)

ہم نے اس کی صداقت پر گواہی دی، تم بھی کھڑے ہوجاؤ اور اس کی صداقت پر گواہی دو۔ مگر تم نے یہی کہا کہ ہم ایسا نہ کریں گے اور نہ یہ چاہتے ہیں۔

جناب ثاقب:

شعور دے کے محمدؐ کے آستانے کا
مزاج بدلیں گے ہم اس نئے زمانے کا

☆☆

رسول پاک سے نسبت نہ تھی انہیں ثاقب
وہ قافلے جو بھٹکتے پھرے غباروں میں

☆☆

دل کی زباں سے نعت پیمبر سنائیں گے
ہم شب زدوں کو حرف منور سنائیں گے

☆☆

جو سرور کونین سے منسوب نہ ہوگا
وہ خالق کونین کو محبوب نہ ہوگا

☆☆

("آہنگ حجاز" صفحہ 34-20-41-48)

جذبۂ فدائیت نبوی

حضرت حسانؓ:

فان ابى و والده و عرضى
لعرض محمد منكم وقاء

☆☆

ترجمہ: میرا باپ اور باپ کا باپ اور میری عزت محمدؐ کی عزت کے لئے تمہارے مقابلہ میں ڈھال ہے۔

جناب ثاقب:

یہ جان و دل نثار، محمدؐ کی آن پر
اس راہ میں ہر ایک اذیت قبول ہے

☆☆

نہیں فکر ثاقب بے نوا، جو کہے زمانہ بُرا بھلا
تو اسی کا ہے تو اسی کا تھا، وہ جو رحمتوں کا قسیم ہے

☆☆

(آہنگ حجاز صفحہ 69-82)

شانِ ختم نبوت و مقام مظہر اتم الوہیت

حضرت حسانؓ:

اغر علیہ للنبوۃ خاتم
من اللہ مشہود، یلوح و یشھد
وضم الالہ اسم النبی الی اسمہ
اذ قال فی الخمس المؤذن اشھد
وشق لہ من اسمہ لیجلّہ
فذو العرش محمودٌ و ھذا محمد

☆☆

ترجمہ: آپ پر مہر نبوت درخشاں ہے، اللہ کی طرف سے وہ دلیل ہے، چمکتی ہے اور گواہی دیتی ہے۔
اللہ نے اپنے نبی کا نام اپنے نام سے مربوط کر دیا اس لئے مؤذن پانچوں وقت اذان میں اشھد ...... کہتا ہے
اللہ نے اپنے نام سے اپنے پیغمبر کا نام نکالا۔ عرش والا (خدا) محمود ہے اور یہ محمدؐ ہیں۔

جناب ثاقب:

تو حبیب رب کریم ہے تو عجیب دُرِ یتیم ہے
تیرے وصف کیسے بیاں کروں تو جہاں میں سب سے عظیم ہے
تو وجود حق کی دلیل ہے تو دعائے قلب خلیل ہے
تیری ذات خاتم انبیاء تیرا نور سب سے قدیم ہے

☆☆(صفحہ 81)

یہ محفل میلاد ہے اس ختم رسل کی
جس نے شب تاریک کو اشکوں سے نکھارا
جو نور ہوا پردۂ ہستی سے ہویدا
جس نور نے ہر نور نبوت کو سنوارا

☆☆(صفحہ 26)

ختم رسلؐ ہے تیری ذات فخر رسل ہے تیرا نام
وقف ہیں تجھ پہ عظمتیں ختم ہیں تجھ پہ برکتیں
ختم ہیں تجھ پہ خوبیاں ختم ہیں تجھ پہ مدحتیں
تجھ پہ سلام بار بار تجھ پر ہزار رحمتیں

☆☆(صفحہ 93)

ہمارے دل اسی محبوب کی امانت ہیں
ہے ختم جس پہ دو عالم کی خوبیوں کا کمال

☆☆(صفحہ 19)

تو ہی کتاب رسالت کا حرف آخر ہے
ترے مقام سے کمتر ہیں انبیاء سارے

☆☆(صفحہ 61)

ان سا کوئی ہوا نہ ہوگا جہاں میں
بعد از خدا بزرگ و مکرم وہی تو ہیں
سب انبیاء کو نور ملا ان کے نور سے
سب انبیاء سے افضل و اکرم وہی تو ہیں
احمد لقب ہے اور محمد ہے جن کا نام
کہتے ہیں جن کو رحمت عالم وہی تو ہیں
تا حشر اب انہی کی نبوت کا دور ہے
ہیں مرسلین حق کے جو خاتم وہی تو ہیں

☆☆(صفحہ 63)

معراج شہنشاہ رسالت

حضرت حسانؓ:

فامسی سراجاً مستنیراً و ھادیاً
یلوح کما لاح الصقیل المھند

☆☆

ترجمہ: یہ ایک روشن چراغ، روشنی دینے والے اور ہادی بن کر آئے، جن کی چمک ایسی ہے جیسے ہندی تلوار چمکتی ہے۔

جناب ثاقب:

یہ بات محمدؐ سے فلک نے کہی
ضیائے روئے محمدؐ ہے چاند تاروں میں

☆☆(صفحہ 40)

معراج مصطفیٰ سے ہوا ہے یہ انکشاف
یہ کہکشاں تو آپ کے قدموں کی دھول ہے

☆☆(صفحہ 70)

معراج میں حضرت کے قدم عرش پہ پہنچے
پس عرش ہے ہم پایۂ ایوان محمد

☆☆(صفحہ 45)

ماہ نبوت، مہر رسالت صلی اللہ علیہ وسلم
صبح ازل کے مطلع رحمت صلی اللہ علیہ وسلم
شافع محشر، ہادیٔ صادق، مظہر لطف و رحمت خالق
ساقیٔ کوثر، بحر سخاوت صلی اللہ علیہ وسلم
سورۂ والیل آپؐ کے گیسو معنی تو سین آپؐ کے ابرو
کس کو ملی ہے ایسی فضیلت صلی اللہ علیہ وسلم
مشعل ایماں نور صداقت، آپ کی صورت، آپ کی سیرت
حجت دیں، اتمام نبوت صلی الل علیہ وسلم
آپ ہی کا ہم کو ہے وسیلہ، آپ ہی کا ہم کو ہے سہارا
بہر خدا ہو چشم عنایت صلی اللہ علیہ وسلم

☆☆(صفحہ 22)

دنیا میں ہر قدم پہ ہے ثاقب کی رہنما
اس نور اُوَیس کے اشاروں کی روشنی

☆☆(صفحہ 47)

دامن محمد سے وابستگی کا تاریخی عہد

حضرت حسانؓ:

ان تترکوا فان ربی قادر
امسی یعود بفضلہ العواد
واللہ ربی لا نفارق امرہ
ما کان عیش یرتجی المعاد

☆☆

ترجمہ: اگر تم لوگ ان کو چھوڑ بھی دو گے تو میرا رب قادر ہے، وہ اپنے فضل و احسان سے پھر آپ کی طرف مائل ہے، اور اس کا فضل تو بار بار آنے والا ہے۔
بخدا ہم ان کے دین کو نہیں چھوڑیں گے ورنہ آخرت میں کسی طرح کی سلامتی کی امید نہ رہے گی۔

جناب ثاقب:

ہے کون بدنصیب جو باندھے گا غیر سے
عہد وفا، حضور کے عہد وفا کے بعد
یارب مجھے بنادے درِ مصطفیٰ کی خاک
مانگوں گا اب نہ کوئی دعا اس دعا کے بعد

☆☆(صفحہ 53-54)

میرے سفینۂ ہستی کے ناخدا ہیں حضور
مجھے نہیں کوئی اندیشہ ڈوب جانے کا
زمانہ جتنے ستم چاہے توڑ لے ثاقب
دلوں سے عشق محمد نہیں ہے جانے کا

☆☆(صفحہ 48-50)

مدینہ منورہ سے بے مثال محبت و شیفتگی

حضرت حسانؓ:

بطیبۃ رسم للرسول و معھد
منیر وقد تعفو لرسوم و تھمد
ولا تنمحی الایات من دار حرمۃ
بھا منبر الھادی الذی کان یصعد

☆☆

ترجمہ: طیبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانات ہیں اور آپ کا بصیرت افروز مرکز ہے، دنیا کے نشانات مٹتے رہتے اور پرانے ہوتے رہتے ہیں۔
لیکن نشانیاں حرم پاک کی نہیں مٹ سکتیں جہاں ہادی صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر ہے جس پر آپؐ چڑھا کرتے تھے۔

جناب ثاقب:

کس شوق سے لیں طور نشینوں نے بلائیں
جب سوئے مدینہ چلے مستان محمد

☆☆(صفحہ 44)

یہ میرا دل جسے دنیا بھی دل ہی کہتی ہے
یہ ایک جام ہے یثرب کے بادہ خانے کا

☆☆

گنبد خضریٰ کا پر کیف تصور اور ہدیہ درود و سلام۔

حضرت حسانؓ:

فبورکت یا قبر الرسول وبورکت
بلاد ثوی فیھا لارشید المسدد

☆☆

ترجمہ: اے قبر رسولؐ! تجھ پر برکتیں شب و روز نازل ہوں اور وہ حصۂ زمین بابرکت رہے جس میں ستودہ صفات توفیق بخش و توفیق یافتہ ذات کا جسم اطہر رکھا گیا ہے۔

جناب ثاقب:

پیش نظر ہو روضہ اطہر لکھتا رہوں بس نعت پیمبر
ہے یہی اپنی زیست کی غایت صلی اللہ علیہ وسلم

☆☆(صفحہ 23)

وہ روضۂ نبی کے نظاروں کی روشنی
اتری ہوئی زمین پہ ستاروں کی روشنی
ہوتی ہے چاندنی سے بھی بڑھ کر حسین تر
اس سرزمین کے راہ گزاروں کی روشنی
اس جوئے کہکشاں میں بڑی احتیاط سے
پھیلی ہوئی ہے نور کے دھاروں کی روشنی

☆☆(صفحہ 46-47)

بلالو ثاقب کو اپنے در پر
درود تم پر سلام تم پر

اس مختصر مقالہ کا اختتام جناب ثاقب مرحوم ہی کے قلم سے نکلے ہوئے درود و سلام پہ کیا جاتا ہے جس کا لفظ لفظ عشق رسول کے سانچہ میں ڈھلا ہوا اور سوز و گداز میں ڈوبا ہوا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے بارگاہ مصطفوی کا یہ جاں نثار خادم کس عجز و نیاز، انکسار، وارفتگی اور روح بصیرت سے اپنے محبوب ترین آقا کے حضور درود و سلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ (نور اللہ مرقدہ)

ہے نام نامی تمہارا لب پہ درود تم پر سلام تم پر
ادھر بھی ہو اک نگاہ سرور درود تم پر سلام تم پر
تمہی وہ شمع حریم داور، درود تم پر سلام تم پر
ہیں تم سے دونوں جہاں منور درود تم پر سلام تم پر
چمن چمن تذکرہ تمہارا، یہ کہکشاں راستہ تمہارا
تمہاری خوشبو گلوں کے اندر درود تم پر سلام تم پر
تمہارے نقش قدم سے پائی ہے خاک نے ایسی سربلندی
زمیں کو ہے فوق آسماں پر درود تم پر سلام تم پر
دہن ہے سرچشمہ صداقت، زباں ہے گنجینۂ فصاحت
لبوں پہ قربان موج کوثر، درود تم پر سلام تم پر
رہِ وفا سے ہٹائے گا کیا زمانہ اسکو مٹائے گا کیا
تمہاری سیرت ہو جس کی رہبر درود تم پر سلام تم پر
ہم اور اب کس کے در پہ جائیں کسے غم زندگی سنائیں
تمہی تو ہو بے کسوں کے یاور درود تم پر سلام تم پر
کبھی تو آئے گا وہ زمانہ، کبھی تو ہوگا مرا بھی جانا
کہوں گا روضہ پہ سر جھکا کر درود تم پر سلام تم پر
شب الم روکش سحر ہو، کرم کی آقا بس اک نظر ہو
بلالو ثاقب کو اپنے در پر، درود تم پر سلام تم پر

(صفحہ 67-68)

اللھم بارک علی محمد و علی ال محمد
کما بارکت علی ابراھیم و علی ال ابراھیم انک حمید مجید ☆☆☆

جماعت احمدیہ مبایعین اور غیر مبایعین کے استدلال کا حقیقت افروز تجزیہ

..... اور .....

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منصب و مقام

(قسط نمبر 2)

محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح و ارشاد قادیان

اب آیئے اس مضمون کا احادیث نبویؐ کی روشنی میں مزید جائزہ لیتے ہیں۔

1) آخرین میں مبعوث ہونے والے موعود کی نشاندہی:

۱)عَنْ اَبِی ہُرَیْرَ ۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا جُلُوْساً عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰـہُ عَلَیْـہِ وَ سَلَّمَ اِذْ نَزَلَتْ عَلَیْہِ سُوْرَۃُ الْجُمُعَۃِ فَلَمَّا قَرَءَ وَ اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ ، قَالَ رَجُلٌ مَنْ ھٰؤُلآءِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَلَمْ یُرَاجِعْہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰـہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ حتّٰی سَاءَ لَہٗ مَرَّۃً اَوْ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثاً قَالَ وَفِیْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ و سلم یَدَہٗ عَلٰی سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ : لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْداَ لثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رِجَالٌ مِنْ ھٰؤُلآءِ۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ جمعہ و مسلم کتاب الفضائل باب فضل فارس)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی جب آپ نے آیت و آخرین منھم کی تلاوت فرمائی جس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض دوسرے لوگوں میں بھی مبعوث فرمائے گا (جن کو آپ کتاب و حکمت سکھائیں گے اور پاک کریں گے) جن کا زمانہ صحابہ کے بعد ہے اس پر ایک شخص نے سوال کیا کہ اے خدا کے رسول یہ کون لوگ ہیں آپ نے کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ سائل نے دو تین مرتبہ یہ بات پوچھی۔ ابو ہریرۃؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے درمیان سلمان فارسیؓ موجود تھے۔ نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سلمان فارسیؓ پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریا ستارہ کی بلندی تک بھی چلا گیا تو ان لوگوں یعنی قوم سلمانؓ میں سے ایک مرد کامل یا کچھ لوگ اسے واپس لے آئیں گے۔

یہ مشہور حدیث ترمذی اور نسائی میں بھی موجود ہے۔

اس حدیث کے مصداق ہونے کا دعویٰ امت میں سے کسی نے نہیں کیا البتہ بعض لوگ حضرت امام ابو حنیفہ یا امام بخاری کو اس حدیث کا مصداق قرار دیتے ہیں۔ مگر اول تو خود ان بزرگوں نے ایسا کوئی دعویٰ نہیں فرمایا دوسرے ان کا زمانہ دوسری اور تیسری صدی ہے جسے نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر القرون یعنی بہترین زمانہ قرار دیا ہے۔ جب کہ رجل فارس کی آمد ایمان کے اٹھ جانے کے زمانہ میں بیان فرمائی گئی ہے۔

تیسرے سورۂ جمعہ کی پیشگوئی میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جس بروز کامل کی آخرین میں بعثت کی بشارت دی گئی ہے اس کا نبی ہونا جزو لازم ہے۔ ایک غیر نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز کامل قرار نہیں دیا جا سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر اس حدیث کا مصداق ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے فرمایا: ''براہین احمدیہ میں بار بار اس حدیث کا مصداق وحی الٰہی نے مجھے ٹھہرایا ہے اور بتصریح بیان فرمایا کہ وہ میرے حق میں ہے۔''

2۔ خلافت علیٰ منہاج نبوت کی عظیم الشان پیشگوئی:

عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰـہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ تَکُوْنُ **النُّبُوَّۃُ فِیْکُمْ** مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا **اِذَا شَآءَ** اَنْ یَرْفَعُھَا اللّٰـہُ تَعَالٰی ثُمَّ **تَکُوْنُ خِلَا** فَۃٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ فَتَکُوْنُ **مَا شَآءَ اللّٰہُ** اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا **اِذَا شَآءَ اللّٰـہُ** اَنْ یَرْفَعَھَا ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکاً **عَاضًا فَیَکُوْنُ** مَا شَاءَ اللّٰـہُ اَنْ یَکُوْنَ **ثُمَّ یَرْفَعُھَا** اِذَا شَآءَ اَنْ یَرْفَعَھَا اللّٰہُ تَعَالٰی **ثُمَّ تَکُوْنُ** مُلْکاً جَبْرِیَّۃً فَتَکُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اِذَا شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنْ یَّرْفَعَھَا ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ ثُم سَکَتَ۔

(مسند احمد جلد ۴ ص ۲۷۳ دار الفکر بیروت، مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)

ترجمہ: حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے اندر نبوت موجود رہے گی جب تک خدا چاہے گا پھر اللہ تعالیٰ اسے اٹھا لے گا۔ پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت ہوگی جب تک خدا چاہے گا پھر خدا تعالیٰ یہ نعمت بھی اٹھا لے گا پھر ایک طاقتور اور مضبوط بادشاہت کا دور آئے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ رہے گا پھر اسے بھی اٹھا لے گا اور ظالم و جابر حکومت کا زمانہ آجائے گا پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔ اس کے بعد حضور خاموش ہو گئے۔

☆ یہ حدیث دراصل سورۃ نور کی آیت استخلاف کی تفسیر ہے جس کا ذکر میں قرآن کریم کے دلائل کے ضمن میں کر چکا ہوں اس حدیث میں حضور رسول کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر اپنے معا بعد خلافت راشدہ کے قیام اور اس کے انقطاع کے بعد ملوکیت کے ادوار کی پیشگوئی فرمائی ہے اور بالآخر پھر ایک مرتبہ خلافت علیٰ منہاج نبوت کے قیام کی بشارت دی ہے۔

لیکن تیرہ سو سال کے لمبے انقطاع کے بعد خلافت کا خود بخود قائم ہو جانا یا ایسے مسلمانوں کا جو ایمان اور عمل صالح کی شرائط سے عاری ہوں ان کا آپس میں مل کر کسی کو خلیفۃ المسلمین بنا لینا ممکن ہی نہ تھا۔ چنانچہ مسلمانوں کی مختلف تنظیموں کی کوششوں کے باوجود آج تک ایسی خلافت کا قیام ممکن نہ ہو سکا جو خلافت راشدہ کے تسلسل کو پھر سے قائم کر سکے کیونکہ آخری دور میں خلافت راشدہ کا سلسلہ از سر نو شروع ہونے کیلئے اس نبی موعود کا آنا ضروری تھا جس کو مسیح اور مہدی کے نام سے یاد فرمایا گیا ہے۔ اگر آنحضرت ﷺ کے بعد کسی طرح کا کوئی نبی نہیں آسکتا تو یہ کس طرح ممکن ہے کہ آنحضور ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق آخری دور میں پھر سے خلافت علیٰ منہاج نبوت کا سلسلہ شروع ہو سکے۔

3 مسیح موعود امت محمدیہ کا ہی ایک فرد ہوگا:

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَ اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاَمَّکُمْ مِنْکُمْ۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ ابن مریم و مسلم کتاب الایمان)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہا کہ اے مسلمانو! تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تمہارے اندر نازل ہوں گے اور وہ تم میں سے تمہارے امام ہوں گے۔ ایک اور روایت میں یوں آیا ہے کہ تمہاری امامت کرنے والا امام تم ہی میں سے ہوگا۔

یہ حدیث بھی دراصل سورہ نور کی آیت استخلاف میں دیئے گئے وعدہ کی تشریح و تفسیر ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ وہ مسلمان کیسے خوش قسمت ہوں گے جن کے دور میں خلافت کا یہ الٰہی وعدہ پورا ہوگا اور ان کی نازک حالت کے وقت بنی اسرائیل کے تیرہویں اور موسوی سلسلہ کے آخری مسیح ابن مریم کا مثیل محمدیؐ سلسلہ کا خاتم الخلفاء مسلمانوں ہی میں سے پیدا ہوگا۔

یہ لطیف استعارہ ان لوگوں کیلئے جو قرآن اور حدیث کی روشنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کو تسلیم کرتے ہیں، سمجھنا کچھ مشکل نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تو اللہ نے الہاماً یہ حقیقت کھول دی ہے کہ:

''مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے وَکَانَ وَعْدُ اللّٰہِ مَفْعُوْلاً۔ (ازالہ اوہام ص ۲۳۲)

اور اس میں کیا شک ہے کہ مسیح ابن مریم اللہ کے نبی تھے پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ مثیل مسیح یعنی مسیح موعود جو آنحضرت ﷺ کی امت کا ایک فرد ہونا تھا نبوت کے انعام سے مرحوم کر دیا جاتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت و بلاغت کا یہ کمال ہے کہ مسیح اول اور مسیح ثانی یعنی مسیح موسوی اور مسیح محمدی کے مابین کامل مشابہت کی نشاندہی فرمانے کیلئے حروف تشبیہ بھی استعمال نہیں فرمائے اور مسیح موعود کیلئے ابن مریم کے ہی الفاظ استعمال فرمائے۔ پس یہ کہنا کہ آنے والا مسیح موعود نبی نہیں ہوگا صرف ایک امتی ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ حدیث کی منشاء کے بالکل برخلاف ہے۔

4 مسیح موعود کو چار مرتبہ نبی اللہ کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔

اب میں صحیح مسلم کی ایک حدیث پیش کرتا ہوں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح موعود کو ایک مرتبہ نہیں دو مرتبہ نہیں بلکہ بتفصیل ذیل چار مرتبہ نبی اللہ کے نام سے یاد فرمایا ہے۔

حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

''وَ یُحْصَرُ نَبِیُّ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَ اَصْحَابُہٗ..... فَیَرْغَبُ نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی وَاَصْحَابُہٗ..... ثُمَّ یَہْبِطُ نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاَصْحَابُہٗ اِلَی الْاَرْضِ..... فَیَرْغَبُ نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَ اَصْحَابُہٗ اِلَی اللّٰہِ.....''

(صحیح مسلم کتاب الفتن و اشراط الساعۃ ص 457 تا ص 461 مطبوعہ اعتقاد پبلشنگ ہاؤس سوئی والان دہلی ۲)

جیسا کہ میں قبل ازیں ذکر کر چکا ہوں کہ عام طور پر مسلمان یہ عقیدہ اپنائے ہوئے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں اور آخری زمانہ میں بجسد عنصری نازل ہوں گے۔ نبی ہونے کی حالت میں نہیں بلکہ امتی ہونے کی حالت میں۔ حالانکہ قرآن کریم سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نزول مسیح کی جو بشارت دی ہے اس سے مراد امت محمدیہ کا ہی ایک فرد ہے جو مثیل مسیح کے طور پر مبعوث ہوگا۔ لیکن وہ ہوگا نبی اللہ ہی۔

چنانچہ مذکورہ بالا حدیث میں حضرت نواس بن سمعانؓ کی ایک لمبی روایت درج ہوئی ہے جس میں حضرت رسول کریم ﷺ نے دجال اور یاجوج ماجوج کے ظہور اور ان کی کارستانیوں سے صحابہ کو خبردار کرتے

ہوئے یہ خوش خبری بھی عطا فرمائی تھی کہ اس نازک دور میں اللہ تعالیٰ مسیح موعود کو نازل فرمائے گا۔ اور چار نازک مواقع کا ذکر کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ کا نبی حضرت عیسیٰؑ اور آپ کے صحابہ گھر جائیں گے۔ پھر اللہ کا نبی حضرت عیسیٰؑ اور آپ کے صحابہ دعا کریں گے سو خدا تعالیٰ یاجوج ماجوج پر عذاب بھیجے گا پھر اللہ کے رسول عیسیٰؑ اور آپ کے ساتھی زمین پر اتریں گے تو زمین پر ایک بالشت برابر جگہ بھی سڑاند اور گندگی سے خالی نہ پائیں گے۔ پھر خدا کے نبی عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی خدا سے دعا کریں گے تو خدا تعالیٰ بڑے اونٹوں کی گردن کے برابر پرندوں کو بھیجے گا جو ان لاشوں کو اٹھا کر پھینک دیں گے۔ جہاں خدا کا حکم ہوگا وغیرہ وغیرہ۔

5 مسیح موعود و مہدی موعود کو خلیفۃ اللہ اور خلیفۃ الرسول قرار دے کر آنحضرت ﷺ نے اس کو سلام پہنچانے کی تاکید فرمائی:

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ مَنْ اَدْرَکَ مِنْکُمْ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ فَلْیَقْرَاہُ مِنِّی السَّلَامُ۔

(مستدرک حاکم کتاب الفتن باب ذکر نفخ الصور)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو عیسیٰ ابن مریم کو پائے گا وہ اسے میرا سلام پہنچائے۔ واضح رہے کہ امام حاکم نے یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح قرار دی ہے۔

(مستدرک حاکم جلد۴ ص۵۰۳ مطبع الحدیثیہ ریاض)

☆ ایک اور موقع پر فرمایا: اَلَا اِنَّہٗ خَلِیْفَتِیْ فِی اُمَّتِیْ کہ وہ مسیح موعود میری امت میں میرا خلیفہ ہوگا۔ پس تم میں سے جو بھی اسے پائے میرا اسلامتی کا پیغام پہنچائے۔

(المعجم الصغیر از علامہ طبرانی (۳۶۰ھ) جزو اول ص ۲۵۷ دار الفکر بیروت)

☆ سلام پہنچانے کی ہدایت کے ساتھ ساتھ اس مسیح موعود کو اللہ کا خلیفہ قرار دے کر اس کی بیعت کرنے کی بھی تاکید فرمائی چنانچہ فرمایا:

فَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَبَایِعُوْہُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَی الثَّلْجِ فَاِنَّہٗ خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ الْمَھْدِیُّ۔

(ابن ماجہ کتاب الفتن باب خروج المہدی)

کہ جب تم اس مہدی کو دیکھو تو اس کی بیعت کرنا خواہ گھٹنوں کے بل برف پر چل کر جانا پڑے۔ کیونکہ وہ خدا کا خلیفہ مہدی ہے پس جس خلیفۃ اللہ اور خلیفۃ الرسول ﷺ کی بیعت کرنا مسلمان پر فرض قرار دیا گیا ہو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ نبی نہ ہو وہ یقیناً نبوت کے مقام پر فائز ہوگا۔ ☆ یہاں یہ امر بھی قابل وضاحت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مسیح موعود کیلئے کہیں عیسیٰ ابن مریم کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں اور کہیں اماماً مہدیاً کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ یہ دو الگ وجود نہیں جیسا کہ حقیقت حال سے بے خبر مسلمان خیال کرتے ہیں کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوں گے اور امام مہدی خانہ کعبہ سے ظاہر ہوں گے اور دونوں ملکر غیر مسلموں کے خلاف جہاد کریں گے۔

جب کہ حقیقت یہ ہے کہ مسیح اور مہدی دونوں عہدے ایک ہی موعود کے حق میں بیان فرمائے گئے ہیں۔ چنانچہ خود آنحضرت ﷺ نے یہ وضاحت فرمادی ہے کہ لا المہدی الا عیسیٰ ابن مریم (ابن ماجہ کتاب الفتن باب شدۃ الزمان) یعنی عیسیٰ ابن کریم ہی مہدی ہیں۔

6 آنحضرت ﷺ اپنے بعد بھی نبی آنے کی بشارت دے رہے ہیں۔

۹ ہجری میں آنحضرت ﷺ کے صاحبزادہ ابراہیم کی وفات ہوئی اس موقع پر آپ نے فرمایا:

لَوْ عَاشَ اِبْرَاہِیْمُ لَکَانَ صِدِّیْقًا نَبِیًّا۔ (ابن ماجہ جلد ا کتاب الجنائز)

یعنی اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا تو ضرور صدیق نبی ہو جاتا۔ غور کرنے کا مقام ہے کہ آیت خاتم النبیین ۵ ہجری میں نازل ہوئی اور چار سال بعد آپ کے فرزند کی وفات ہو جاتی ہے تو آپ فرماتے ہیں کہ اگر وہ زندہ رہتا تو ضرور صدیق نبی ہو جاتا اگر خاتم النبیین سے آپ یہ سمجھتے ہوتے کہ آپ کے بعد ہر طرح کی نبوت بند ہو چکی ہے تو آپ ہرگز یہ نہ فرماتے۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں آپ فرماتے ہیں:

اَبُوْ بَکْرٍ اَفْضَلُ ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ نَبِیٌّ۔

(کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق ص۴)

یعنی ابو بکرؓ اس امت میں سب سے افضل ہیں۔ سوائے اس کے کہ کوئی نبی امت میں پیدا ہو جائے۔ آپ کا یہ قول اس پیشگوئی کے مدنظر ہے جس میں آپ نے امت میں ایک مسیح اور مہدی کے آنے کی بشارت دے رکھی ہے۔ اور اس کے نبی ہونے کے متعلق آپ کو ذرہ بھر بھی شک نہیں تھا۔ بلکہ ایک حدیث میں آپ فرماتے ہیں:

لَیْسَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَہٗ نَبِیٌّ وَ اِنَّہٗ نَازِلٌ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَاعْرِفُوْہُ۔

(ابو داؤد کتاب الملاحم)

یعنی میرے اور مسیح کے درمیان اور کوئی نبی نہیں اور مسیح آئندہ زمانہ میں نازل ہونے والا ہے۔ پس جب تم اسے دیکھو تو ضرور پہچان لینا۔ پس ان واضح ارشادات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود اللہ کا نبی ہے۔

7 حدیث لا نبی بعدی کی تشریح

اب ذیل میں دو ایسی احادیث پیش کی جاتی ہیں جن سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ کلی طور پر بند ہے جب کہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔

(الف): عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم...... وَاِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ وَ اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔

(ابوداؤد کتاب الفتن)

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا اور میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم فَاِنِّیْ اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدِیْ اٰخِرُ المساجد۔ (مسلم کتاب الحج باب فضل الصلوٰۃ بمسجدی مکۃ و مدینہ)

ترجمہ: ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے۔

تشریح: پہلی حدیث میں جو معین طور پر تیس جھوٹے نبوت کے دعویداروں کے آنے کا ذکر ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ سچے مدعی نبوت کے آنے کا بھی امکان موجود ہے ورنہ آنحضرت ﷺ اپنے بعد آنے والے تمام مدعیان نبوت کو جھوٹا گردانتے جہاں تک تیس جھوٹے مدعیان نبوت کی پیشگوئی کا تعلق ہے۔ امام عبداللہ (متوفی ۸۲۸ ہجری) لکھتے ہیں کہ اس حدیث کی سچائی ظاہر ہو چکی ہے اور رسول کریم ﷺ کے زمانہ سے اگر ایسے مدعیان نبوت کا شمار کیا جائے تو ان کی تعداد تیس پوری ہو جاتی ہے۔

(اکمال الاکمال شرح مسلم از علامہ ابو عبداللہ محمد بن خلفہ جز ۷ ص ۲۵۸ مطبع سعادۃ مصر و فتح المجید شرح کتاب التوحید ص ۲۷۵ از شیخ عبد الرحمان بن حسن متوفی (۱۲۵۸ھ) مطبع السنۃ المحمدیہ قاہرہ)

پھر اس حدیث میں خاتم النبیین اور دوسری حدیث میں خاتم الانبیاء کا لفظ بھی تشریح طلب ہے جس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ:

قُوْلُوْا اِنَّہٗ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ۔

(الدُّر المنثور از علّامہ سیوطی جلد ۵ ص ۲۰۴ دار المعرفہ للطباعہ والنشر بیروت)

کہ یہ تو کہو کہ محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ نیز خاتم کے انہیں معنی کی وضاحت اس حدیث سے بھی خوب ہوتی ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَ اَنْتَ یَا عَلِیُّ خَاتَمُ الْاَوْلِیَاءِ۔

(مناقب آل ابی طالب از علامہ ابو جعفر محمد بن علی شہر آشوب (متوفی ۵۵۸ھ) جلد ۳ ص ۲۶۱ مطبع علمیہ قم ایران)

کہ میں خاتم الانبیاء ہوں اور اے علی تو خاتم الاولیاء ہے۔ ظاہر ہے کہ اہل سنت و شیعہ میں سے کوئی بھی حضرت علیؓ کو ان معنوں میں آخری ولی نہیں قرار دیتا جن کے بعد کوئی ولی امت میں پیدا نہیں ہوا۔ اسی طرح اپنی مسجد نبوی کو آنحضرت ﷺ نے آخری مسجد قرار دیا ہے تو اس سے مراد یہ تو نہیں ہوسکتی کہ مسجد نبوی کے بعد کوئی اور مسجد تعمیر نہیں ہوئی۔ بلکہ مراد یہی ہے کہ نہ مسجد نبوی کے ہم مرتبہ کوئی مسجد آئندہ تعمیر ہوسکتی ہے اور نہ حضرت علیؓ کے ہم مرتبہ کوئی ولی آئندہ پیدا ہو سکتا ہے۔

اسی طرح لا نبی بعدی کی تشریح آنحضرت ﷺ کی اپنی ایک اور حدیث سے بھی بخوبی ہو جاتی ہے جس میں آپ فرماتے ہیں:

اِذَا ھَلَکَ کِسْرٰی فَلَا کِسْرٰی بَعْدَہٗ وَاِذَا ھَلَکَ قَیْصَرُ فَلَا قَیْصَرَ بَعْدَہٗ۔

(بخاری کتاب الایمان)

کہ جب یہ موجودہ کسریٰ یعنی شہنشاہ ایران مر جائے گا تو اس کے بعد اب کوئی اور کسریٰ نہ ہوگا جب یہ موجودہ قیصر یعنی شہنشاہ روم مر جائے گا تو اس کے بعد کوئی اور قیصر نہ ہوگا۔ اب اگر قیصر اور کسریٰ کے الفاظ مطلق صورت میں لئے جائیں اور ان میں کسی قسم کا استثناء نہ سمجھا جائے تو نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کی یہ پیشگوئی غلط ٹھہرتی ہے کیونکہ جس قیصر کے وقت میں آپ نے فرمایا تھا کہ اس کے بعد کوئی اور قیصر نہ ہوگا اس کے بعد کئی قیصر تخت نشین ہوئے اور سینکڑوں سال تک یہ سلسلہ جاری رہا پس لامحالہ اس جگہ قیصر و کسریٰ کے الفاظ کو مقید و محدود ماننا پڑے گا یعنی یہ معنی ہوں گے کہ موجودہ قیصر و کسریٰ کے بعد اس شان کے قیصر و کسریٰ نہیں ہوں گے لہذا مذکورہ بالا وضاحتوں کی روشنی میں روز روشن کی طرح یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ لا نبی بعدی کے یہ معنی نہیں ہیں کہ آپ کے بعد مطلقاً کسی قسم کا نبی نہیں آسکتا بلکہ اس سے صرف خاص قسم کے نبی کا نہیں آنا مراد ہے یعنی یہ کہ آپ کے بعد کوئی صاحب شریعت نبی نہیں آئے گا۔ اس لئے حضرت عائشہؓ نے مسلمانوں کو ایک غلط عقیدہ سے بچانے کی غرض سے یہ فرمادیا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تو ضرور کہا کرو لیکن لا نبی بعدہٗ نہ کہا کرو۔ کیونکہ خاتم النبیین کے معنی ہی یہی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آئندہ وہی نبی ہو کر آسکتا ہے جس پر آپ کی مہر تصدیق ثبت ہو۔ ورنہ اس کے علاوہ آپ کی غلامی سے آزاد مستقل اور شریعت والی نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ (باقی)

اعلان نکاح

مورخہ ۷/اپریل ۲۰۰۲ کو خاکسار کی بیٹی عزیزہ حور گلشن آف آسنور کا نکاح مکرم محمد انیس صاحب ملک ابن مکرم محمد یوسف صاحب ملک مرحوم آف آسنور کے ساتھ ساٹھ ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی ناصر احمد صاحب ندیم نے پڑھا۔ رشتہ کے ہر لحاظ سے کامیاب، بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔

(نعیم احمد ڈار آسنور کشمیر)

اسوۂ کامل اور اسلام کا پاکیزہ معاشرہ

سیرۃ النبیؐ کے آئینہ میں

مکرم مولوی محمد یوسف انور صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

ربیع الاول کا بابرکت مہینہ شروع ہو چکا ہے ہر سال کی طرح امسال بھی اکناف عالم میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پوری شان اور عظمت سے منایا جا رہا ہے اور ہر جگہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے اور سیرت کی کانفرنسیں منعقد کی جا رہی ہیں۔ اور پیارے رسول صلعم کی مطہر زندگی کے چیدہ چیدہ اور بے نظیر قابل تقلید واقعات اور عشق رسولؐ میں نعتیہ اور منظوم کلام پڑھے جا رہے ہیں۔

آنحضرت ﷺ کا بینظیر عالی مقام

ہر ایک انسان کا کوئی نہ کوئی محبوب ہوتا ہے مگر ایک سچے اور حقیقی مسلمان کے نزدیک سب سے محبوب ترین ہستی اس کی خالق و مالک رحمٰن و رحیم خدا کی ذات ہے۔ خدا تعالیٰ کے بعد ایک سچے اور حقیقی مسلمان کو سچی محبت اور دلی عشق اگر کسی انسان سے ہو سکتا ہے تو اللہ کے محبوب ترین رسولؐ خاتم النبیین نبیوں کے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقی اور سچی محبت ہوتی ہے۔ جسے اللہ نے تمام مرسلوں کا سرتاج بنایا ہے، اور جسے رحمۃ للعٰلمین اور رسول الی کافۃ الناس کا مقام عطا فرمایا ہے، اور روحانی فیض رسانی کے لحاظ سے تا قیامت ’’زندہ نبی‘‘ اور ’’زندہ رسول‘‘ قرار دیا ہے، جسکی شان اقدس میں جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ نے فرمایا ہے:

’’آپؐ مقامِ ختم نبوت یعنی مقام محمدیت کے لحاظ سے تمام رسولوں میں منفرد اور ممتاز ہیں۔ آپؐ صفات باری تعالیٰ کے مظہر اتم ہیں۔ آپؐ کا کلام خدا کا کلام، آپؐ کا ظہور خدا کا ظہور آپؐ کا آنا خدا کا آنا ہے۔ ہم علیٰ وجہ البصیرت یقین رکھتے ہیں کہ آپؐ آخری نبی ہیں۔ اس لئے کہ آپؐ ایسے مقام پر فائز ہیں جسکے بعد اور کوئی روحانی مقام نہیں۔

(شانِ محمدﷺ کی تفسیر خطبہ جمعہ 1973ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپکی شان میں تحریر فرمایا ہے:

’’ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلۂ نبوت میں اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر، تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ واحمد مجتبیٰ صلعم ہے جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو اس سے پہلے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی‘‘

(سراج منیر ص 82)

آپنے کیا خوب فرمایا ہے

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

خدا کی محبت کے بعد میں محمدؐ کے عشق میں ڈوبا ہوا ہوں۔ کسی کی نظر میں اگر یہ کفر ہے تو میں سب سے بڑا کافر ہوں۔

آنحضرت ﷺ کی بعثت اور عرب کی حالت زار

یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ آپؐ کی بعثت کے وقت کا نقشہ قرآن مجید نے یوں بیان کیا ہے ظہر الفساد فی البر والبحر، کہ کوئی بھی زمین کا یا سمندر کا ایسا چپہ نہ تھا جو فساد سے خالی ہو ہر طرف فساد ہی فساد تھا۔ عربوں میں مختلف قسم کی برائیاں موجود تھیں قمار بازی شراب خوری اور دیگر کئی قسم کی بُرائیوں میں وہ ملوث تھے لڑنا جھگڑنا اور عورتوں پر ظلم کرنا جاہلیت کی رسوم ادا کرنا اُن کا شیوہ تھا شرک میں اس قدر ڈوبے ہوئے تھے کہ خانہ کعبہ میں ۳۶۰ بت رکھے ہوئے تھے جن کی وہ پوجا کرتے تھے، حق و باطل حلال و حرام سچ جھوٹ کی اُن میں تمیز نہ تھی، نہایت ہی ابتر حالت تھی، ایسے میں آپ کی بعثت ہوئی ہے۔

آنحضرت ﷺ کی زندگی کے مختلف ادوار

آپؐ کی پاک زندگی میں مختلف ادوار آئے آپؐ نے ہر دور میں کامل اُسوہ حسنہ پیش کیا اور ثابت قدمی دکھائی آپ کا ہر پہلو ہر لحاظ سے کامل و مکمل تھا آپ کو زندگی میں جن حالات و واقعات سے گزرنا پڑا اور جن مشکلات و مصائب اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ آپؐ نے نہایت ہمت جوانمردی اور شجاعت سے کام لیا اور زندگی کے ہر میدان میں سینہ سپر ہو کر پیغام حق کو عوام الناس تک پہنچانے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی۔ آپنے یتیمی، غریبی، امیری کا زمانہ پایا، آپ کو جنگیں بھی کرنا پڑیں جن میں فتح بھی حاصل ہوئی۔ ایک وقت آپ اکیلے تھے اور ایک وقت آپ کے سامنے لاکھوں جانثار تھے۔ آپ نے مجردانہ زندگی بسر کی، آپ نے شادی بھی کی ایک وقت ایک شادی اور ایک وقت کئی شادیاں کیں۔ آپ صاحب اولاد ہوئے اور پیاری اولاد کا فوت ہونا بھی دیکھا۔ آپ کے لاکھوں دوست اور عشاق بھی ہوئے اور ناسمجھی سے بہت دشمن بھی ہوئے۔ آپؐ نے تجارت اور کاروبار میں حصہ بھی لیا۔ افراد اور قوموں سے معاہدات بھی کئے، آپ پر کسمپرسی اور گمنامی کا وقت بھی آیا، اور آپ مشہور اور معروف بھی ہوئے آپ نے بچپن جوانی ادھیڑ عمر اور بڑھاپا کی عمر بھی پائی شعب ابی طالب میں محصور بھی ہوئے، شدید مظالم سے دوچار بھی ہوئے۔ آپ کو ظلم کرنے کا موقع بھی ملا لیکن کبھی ظلم نہ کیا، آپ زخمی بھی ہوئے، آپنے نوکروں چاکروں اور غلاموں کو پایا مگر سب کو آزاد کیا اور اُن سے کمال حُسن سلوک کیا۔ آپ کو خدا نے بڑا کنبہ بھی عطا کیا جن سے آپؐ نے بہترین سلوک کیا۔ آپؐ کے ہمسایہ میں لوگ بھی رہے جن سے آپ نے کمال حُسن سلوک کیا۔ آپ کو وطن سے بے وطن ہونا پڑا۔ آپنے یتیموں اور بیوگان کی سرپرستی بھی کی آپ بیمار و علیل بھی ہوئے اور شفاء بھی پائی آپؐ نے سفر و حضر کی زندگی بھی پائی آپؐ نے ہجرت بھی کی آپ مُقنن اور قاضی بھی تھے آپ نے ۶۳ سالہ طویل پاک اور مطہر زندگی پائی اور نوع انسان کے لئے ایک بہترین نمونہ چھوڑا اور ایک پاک اسلامی معاشرہ کا قیام فرمایا۔

عرب کی کایا پلٹ دی

سوچنے اور غور کرنے والی بات یہ ہے کہ ملک عرب کے جن حالات میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے قدم رکھا اور تن تنہا ایک ایسی نئی بات پیش کی جو کہ ہر لحاظ سے ان کے اباؤ اجداد کے بھی خلاف تھی اور عقیدتاً بھی وہ اُن کے لئے عجوبہ اور نرالی تھی جس کو ماننا اور قبول کرنا نہایت ہی مشکل کام تھا۔

لیکن قربان جائیں ہم اس محبوبِ خدا پر جسنے محض خدا کی رضا کی خاطر پیغام خداوندی کو بلا خوف و خطر قوم کے سامنے پیش کیا اور اُنہیں ایک خدا کی طرف بُلایا اگرچہ ابتداء میں اس راہ میں آپ کو بہت ساری مشکلات بھی پیش آئیں لیکن آپ نے اپنے بلند اخلاق سے انہیں صراط مستقیم پر لانے کی ہر ممکن کوشش کی جس میں آپ کو عظیم الشان کامیابی بھی ملی اور واقعی ایک ایسا نظارہ دنیا نے دیکھا کہ ایک شخص نے عرب کے جاہل اور وحشی لوگوں کو پہلے انسان اور پھر باخدا انسان اور خدا نما انسان بنایا اُن کی کایا ہی پلٹ دی تاریخ گواہ ہے کہ وہ لوگ جو آپ کے خون کے پیاسے تھے آپ کے جانی دشمن تھے وہ ایمان لائے اور ایسے مطیع اور فرمانبردار ہو گئے کہ اُنہوں نے اپنی جان مال عزت سب کچھ آپ کے سامنے قربان کرنے کے لئے پیش کر دیا وہ بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کئے گئے مگر انہوں نے اُف تک نہ کی اُنہوں نے صبر و استقامت کا نمونہ دکھایا۔

اُسوہ کامل، اور حقیقی اسلام کا معاشرہ

انسان بالطبع نمونہ کا محتاج ہے اور نمونہ وہی ہو سکتا ہے جو زندگی کے تمام امور اور پہلوؤں میں کامل ہو۔ کامل نمونہ کے لئے تین امور ضروری ہیں۔ ایک یہ کہ اس کی زندگی معصیت کے داغ سے مبرّا ہو دوم یہ کہ اس کی زندگی کمالات اور پسندیدہ امور سے بھری ہوئی ہو اور زندگی کے ہر شعبے میں اس کے افعال قابل تقلید مثال پیش کرتے ہوں۔ سوم جو نیک باتیں کوئی کہے خود بھی اس پر عمل کرے۔ اس لحاظ سے تمام دنیا کے لئے کامل نمونہ اور بہترین نمونہ اگر کوئی شخص علیم و خبیر خدا تعالیٰ کی شہادت کی بناء پر ہے تو صرف وہ پاک وجود ہے جس کے بارے میں خود اللہ تعالیٰ نے شہادت دی ہے کہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ (احزاب)

آپکی پاک زندگی پر قرآن مجید کی گواہی

آنحضرت صلعم نے نبوت و رسالت سے قبل کی اپنی چالیس سالہ مطہر و پاک زندگی پیش کرتے ہوئے فرمایا فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ (سورہ یونس آیت ۱۷) تمام قوم نے بھی آپؐ کی سچائی اور راستبازی کا اقرار کرتے ہوئے آپ کو صدوق اور امین کا خطاب دیا اور کہا کہ ہم نے آپ کو ہمیشہ سچا اور راستباز پایا ہے دوسری دلیل یہ ہے کہ آپنے جو کچھ فرمایا ہے سب سے پہلے اس پر خود عمل کر کے دکھایا ہے۔ آج دنیا میں بہت سے لوگ ہیں جو دوسروں کو اچھی نصائح کرتے ہیں مگر خود عمل نہیں کرتے۔

اسلامی معاشرہ کیا ھے

آج سے چودہ سو سال قبل عرب کی سرزمین میں آنحضرت صلعم اور آپ کے صحابہ کے ذریعہ جو اسلامی معاشرہ وجود میں آیا وہ قرآن و حدیث پر مبنی ہے اس کی بنیاد مندرجہ ذیل دو امور پر ہے:

۱: مساوات ۲: بنی نوع انسان سے ہمدردی اور اخوت۔ یہی وجہ ہے کہ اُس وقت اسلامی معاشرہ دیگر تمام مذاہب پر غالب آیا اور اس کو اپنا کر وہ لوگ خدا کے مقرب اور برگزیدہ بندوں میں شامل ہو گئے۔ پس آج بھی اگر دنیا میں صلح و امن و آشتی کو قائم کرنا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ مساوات کو قائم کیا جائے اور ہر قسم کی تفریق کو ختم کیا جائے۔

رسول کریمؐ کی زندگی میں ایسی سینکڑوں مثالیں ہیں جس میں آپؐ کے فیض عام کا اظہار اور قرآن کریم کی اس تعلیم کی عملی تصویر نظر آتی ہے حجۃ الوداع کے موقعہ پر صحابہ کو مخاطب کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا:

ترجمہ: - اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک تھا۔ سُنو! کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی

فضیلت نہیں اور نہ کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت ہے اور نہ کسی سُرخ رنگ والے کو کسی سیاہ رنگ والے پر کوئی فضیلت ہے اور نہ کسی سیاہ فام کو سُرخ پر سوائے تقویٰ کی بنیاد کے۔ (مسند احمد بن حنبل)

آپ کا یہ خطاب ایک بنیادی حیثیت رکھتا ہے اور آپ کے اس فیضِ عام کی دلیل ہے جو رنگ و نسل ملک و قوم اور تہذیب و تمدن کے دائروں سے وسیع تر تھی۔

ایک مرتبہ قبیلہ بنی مخزوم کی ایک عورت چوری کے جرم میں پکڑی گئی اُسامہ بن زید جن سے حضورؐ بہت محبت رکھتے تھے کو بعض لوگوں نے حضورؐ کی خدمت میں اُس کی سفارش کے لئے بھجوایا آپ نے فرمایا۔ ترجمہ حدیث: ''اے اُسامہ! کیا تم حدودِ خداوندی میں سفارش کرتے ہو۔ پھر آپؐ کھڑے ہو گئے اور حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ تم سے پہلی اُمتیں اس لئے ہلاک اور گمراہ ہو گئیں کہ جب کوئی معزز آدمی کوئی جرم کرتا تو اس سے درگزر کرتے اور چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور اور بے سہارا جرم کرتا تو اُسے سزا دیتے۔ خدا کی قسم اگر محمدؐ کی بیٹی فاطمہ چوری کرتی تو میں اس کے ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔

(بخاری کتاب الحدود)

مسلمانوں کی اجتماعی زندگی میں مساوات

اسلام نے طبقاتی تقسیم کو بھی نظرِ استحسان سے نہیں دیکھا۔ رسول کریمؐ نے سختی سے اس امر سے منع فرمایا کہ دعوتوں پر صرف امراء یا صاحب حیثیت لوگوں کو بلایا جائے اور غرباء کو نظر انداز کیا جائے، پھر آپ نے اس امر سے بھی مسلمانوں کو منع فرمایا کہ اجتماعات کے موقع پر بظاہر کم حیثیت لوگوں کو کسی خاص جگہ سے اُٹھا کر صاحب حیثیت افراد کے لئے جگہ بنائی جائے۔ اسلامی مساجد میں اسلامی مساوات کا ایک ایسا روشن آئینہ ہے، جس کی چمک سے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ پہلے آنے والا پہلی صف میں بیٹھے گا بعد میں آنے والا خواہ وہ کوئی بھی ہو پچھلی صف میں بیٹھے گا۔

اس سلسلہ میں آنحضرتﷺ کی حیاتِ طیبہ میں بھی بہت سی مثالیں ملتی ہیں۔ ایک غزوہ کے موقع پر خوراک کی قلت محسوس کی گئی۔ بعض صحابہ نے ارادہ کیا کہ اپنی سواریوں کو ذبح کر کے ان کا گوشت خوراک کیلئے مہیا کریں اس پر حضور نے فرمایا کہ سب صحابہ ایک ہی جگہ میں اپنی رسد جمع کر دیں۔ چنانچہ ایسا کیا گیا پھر آپ نے جملہ رسد مساوی طریق پر سب کو تقسیم کر دی۔

ایک اور موقع پر جب حضورؐ سفر میں صحابہ کے ہمراہ تھے دوران سفر تمام صحابہ نے ملکر کھانے پینے کا سامان کیا۔ اور سب نے اپنا اپنا کام اپنے ذمہ بانٹ لیا۔ آپؐ نے لکڑی لانے کا کام اپنے ذمہ لیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کام ہم خود کرلیں گے فرمایا یہ ٹھیک ہے لیکن مجھے پسند نہیں کہ میں اپنے کو تم سے ممتاز کرلوں خدا اس بندہ کو پسند نہیں کرتا جو اپنے ساتھیوں میں ممتاز بنتا ہے۔ (زرقانی)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضور میرے مکان پر تشریف لائے اور پینے کیلئے پانی مانگا۔ میں نے بکری کا دودھ پیش کیا مجلس کی ترتیب یہ تھی کہ حضرت ابوبکرؓ بائیں جانب، حضرت عمرؓ سامنے، اور ایک بدو دائیں جانب تھا آپ نے جب دودھ نوش فرما لیا حضرت عمر نے حضرت ابوبکر کی طرف اشارہ کیا کہ بقیہ ان کو دے دیا جائے لیکن حضور نے اعرابی کو دے دیا۔ اور فرمایا کہ دائیں طرف والے کا حق مقدم ہے۔

بنی نوع انسان سے ہمدردی اور اخوت

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وما ارسلنک الا رحمة للعلمین۔ (الانبیاء) اور ہم نے تجھے دنیا کیلئے صرف رحمت بنا کر بھیجا ہے آپ کا وجود اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت کا کامل مظہر تھا۔ آپؐ رحمت تھے اپنوں کیلئے اور رحمت تھے مخالفوں کیلئے آپؐ رحمت تھے گزرے ہوئے زمانوں کیلئے اور رحمت تھے آنے والے زمانوں کیلئے جو قیامت تک ممتد ہے۔

آپ کا فیض عام ساری دنیا میں بسنے والوں کو اپنی رحمت کے پروں کے نیچے لئے ہوئے ہے آپ کی حیاتِ طیبہ میں اس کی جھلکیاں ملتی ہیں۔

ہجرت سے قبل مکہ میں مسلمانوں اور آنحضرتﷺ پر بہیم مظالم ہو رہے تھے۔ اس زمانہ میں آپ کو ایک صحابی حضرت خباب بن الارت نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ دشمنوں کے حق میں بددعا فرمایئے۔ یہ سن کر حضور کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ (بخاری بعث النبی صلعم)

ایک اور موقع پر چند صحابہ نے ملکر اسی قسم کی بات کی تو آپ نے فرمایا کہ میں دنیا کیلئے لعنت نہیں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ (مشکوٰۃ)

قریش نے آپؐ کو اور صحابہ کو تین سال تک شعب ابی طالب میں محصور رکھا اور آپ تک کچھ بھی غلہ وغیرہ پہنچانے کے حق میں نہیں تھے جب ان کی شرارتوں کی پاداش میں اللہ تعالیٰ نے مکہ میں قحط کا عذاب نازل فرمایا۔ یہاں تک کہ لوگ ہڈیاں اور مردار کھانے لگے تو ابو صفیان نے آنحضرتﷺ کی خدمت میں عرض کی محمد تمہاری قوم ہلاک ہو رہی ہے خدا سے دعا کرو کہ یہ مصیبت دور ہو۔ آپ نے فوراً دعا کیلئے ہاتھ اٹھا دیئے۔ اور آپ کی دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان کو اس مصیبت سے نجات دی۔ (بخاری تفسیر دخان)

جنگ احد میں دشمن نے آپؐ پر پتھر برسائے، تیر برسائے تلواروں سے حملے کئے، آپؐ کے دندان مبارک کو زخمی کیا آپ کی جبین مبارک لہولہان ہو گئی۔ لیکن ان حملوں کا وار آپ نے جس صبر پر روکا وہ صرف یہ دعا تھی اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون۔ اے میرے رب ان کو معاف کر دے اور انکو ہدایت بخش یہ جانتے نہیں۔

آپؐ کو طائف میں بھی بہت دکھ دیا گیا مگر آپ کی روز و شب کی یہی دعائیں تھیں کہ مخالف خدائی آواز پر لبیک کہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کو سمیٹ لیں اور اس کے غضب سے بچ جائیں۔ یہی درد اور سوز تھا جو آپ کی جان کو ہلکان کئے ہوئے تھا جس کو دیکھ کر خدا نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا لعلک باخع نفسک الا یکونوا مؤمنین۔ (الشعراء)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضور کی محبت و اخوت کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے: عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم۔ (التوبہ)

اس آیت میں مسلم اور غیر مسلم دونوں ہی مخاطب ہیں غیر مسلموں کو بتایا گیا ہے کہ تمہارا کسی تکلیف میں پڑنا ہمارے رسول کیلئے دکھ کا باعث ہوتا ہے اور مؤمنین کیلئے رؤف رحیم کے الفاظ زائد کر کے آپ کی اس پدری شفقت کا اظہار مقصود ہے۔ جو آپ کو اپنے متبعین کے ساتھ تھی۔ آپ کی ساری زندگی ہی اس آیت میں بیان فرمودہ حقیقت کی عملی تفسیر اور اس کی سچائی کی آئینہ دار ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ آنحضرتﷺ کی حیات طیبہ کا ایک ایک لمحہ اس بات کا گواہ ہے کہ آپ نے بذات خود ان امور کو نہایت احسن رنگ میں ادا کیا اور پھر آپ کے صحابہ نے آپ کے نقش قدم پر چل کر ان امور کو بجا لائے اور پھر دور حاضر میں بعثت ثانیہ میں آپ کے بروز اور ظل کامل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آقا کے نقش قدم پر چل کر ہو بہو انجام دیا اور بفضل اللہ تعالیٰ اس وقت جماعت احمدیہ خلافت رابعہ کے بابرکت دور میں حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت میں من وعن ان امور کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں ہر ممکن کوشش جاری ساری رکھے ہوئے ہے۔

حقیقی اور پرامن سچا دین مذہب اسلام آنحضرتﷺ نے عربوں کے سامنے پیش کیا جسکو لوگوں نے قبول کیا اور غیروں نے برملا آپ کی حیات طیبہ کے گن گائے اور اپنی کتابوں اور تحریروں میں تعریف کی آپ کو محسن انسانیت قرار دیا لیکن اس کے برعکس دور حاضر میں جس رنگ میں بعض نام نہاد علمائے سُو نے اسلام کی شکل اور تصویر پیش کی ہے اور جہاد کی تعریف کی اس کی وجہ سے نہ صرف ان ملاؤں نے اپنے ملک کو بدنام کیا بلکہ اسلام کو بھی بدنام کرنے کی کوشش کی۔ اور ان کی غلط پالیسیوں اور پروپیگنڈہ کی وجہ سے ساری دنیا میں ایک خوف وہراس کا ماحول پیدا ہو گیا ہے ہر ملک میں ایک دہشت پائی جاتی ہے بین الاقوامی طور پر حالات نے اچانک ایک نیا رخ لے لیا ہے اور لوگ اسلام کی امن پسند تعلیم سے بدظن ہو گئے ہیں اور اسے حقیقت سے بدل کر پیش کر رہے ہیں۔

ہم ببانگ دہل یہ اعلان کرتے ہیں اور ان تمام اقوام کے ذی شعور اور قابل قدر اشخاص نیز ذی مقدرت طاقتوں کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ کوئی اس غلط فہمی کا شکار نہ ہو کہ اسلام میں ایسی کوئی تعلیم ہے یا اس میں کوئی تبدیلی آئی ہے۔

اسلام امن و شانتی کا مذہب ھے

یہ بات ڈنکے کی چوٹ پہ کہی جاسکتی ہے کہ آج سے چودہ سو سال قبل آنحضرتﷺ نے مکہ میں جس دین اسلام کو پیش کیا تھا وہ آج بھی جوں کا توں ہے اس میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہ آئی ہے نہ آسکتی ہے نہ کوئی اس میں تبدیلی کرسکتا ہے یہ کامل اور مکمل دین ہے اور قیامت تک کے لئے ہے۔ اور حضورﷺ کا اسوہ حسنہ قیامت تک کیلئے مشعل راہ ہے۔ جہاں تک موجودہ صورتحال کا تقاضہ ہے ایسا ہونا بھی ضروری تھا کیونکہ آنحضرتﷺ نے قبل از وقت یہ فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں مذہب کے ٹھیکیدار ایسا کر کے خود ہی ذلیل و رسوا ہوں گے۔ وہ اسلام کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکیں گے فرمایا: قال رسول الله صلعم یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمه ولا من القرآن الا رسمه مساجدهم عامرة وهی خراب من الهدی علماءهم شر من تحت ادیم السماء من عندهم تخرج الفتنة وفیهم تعود۔ (رواہ مشکوٰۃ کتاب العلم)

ترجمہ: آنحضرتﷺ نے فرمایا عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ اس زمانہ کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر تو آباد ہوں گی لیکن ہدایات سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے ان ہی میں سے فتنے اٹھیں گے اور انہیں میں لوٹ کر جائیں گے۔ یعنی تمام خرابیوں کا وہی سرچشمہ ہوں گے۔ خدا تمام نوع انسان کو آفات سے بچائے اور دنیا میں امن و شانتی قائم ہو۔ آمین۔

ولادت

عاجزہ کے بیٹے عزیزم سجاد احمد کو خدا تعالیٰ نے پہلی بچی عطا فرمائی ہے بچی کے نیک خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۳۰ مارک اور ۱۰ یورو۔ (نصرت جہاں فیض۔ ہمبرگ، جرمنی)

درخواست دعا

عاجزہ کے پوتے سلمان فارس، پوتی زینب احمد، نواسی ثوبیہ، اسامہ خالد اور شائل احمد نے خدا تعالیٰ کے فضل سے قرآن کریم کا دور مکمل کرلیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں قرآن کریم کے نور سے منور کرے۔ سب بچوں کے لئے اور اپنی صحت کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۲۰ یورو۔ (امۃ القیوم والدہ طاہر احمد ہمبرگ، جرمنی)

معراج نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

مکرم چودھری خورشید احمد صاحب پربھاکر درویش ہندی قادیان

ویدوں میں بے حد قابل ستائش نراشنس (محمدؐ) مہرشی کے سفروں میں کام آنے والی سواریوں کا بیان اس طرح ہوا ہے کہ:

1 اس کی اپنی ذات اور اسکی فیملی کی سواریوں کے جانور بیس اُشٹرا (उष्ट्रा) ناقہ وشتر ہونگے۔

2 نراشنس کو دو خوبصورت ناقہ عطا ہوں گی، جو ایک نہایت اہم سفر میں نراشنس کی زندگی کا ایک ناقابل فراموش باب بن جائیں گی۔

3 نراشنس کو ایک نہایت اہم آسمانی سفر پیش آئے گا۔ جس میں اسے عطا ہونے والی ایک انوکھی نرالی برق رفتار اڑا کر لے جانے والی سواری ہوگی چنانچہ اتھروید میں رشی نے بیان کیا ہے:

उष्ट्रा यस्थ प्रवाह रों वधु मन्तो
द्विर्दश ।
वष्मा रथस्थ नि जिहीड ते
दिव ईषमारा उपस्पृश: ।।

لفظی معنی: دِوْ (दिव)، آسمان ،فضا (فضائے بسیط) پرم چندر کوش صفحہ 249 دِوْ (दिव) چمک Shine آسماں جنت Heaven سنسکرت انگلش ڈکشنری ورشا (वष्मा) بلندی اونچائی زیر لفظ वर्ष چوٹی صفحہ 435 چوٹی Top اونچائی بلندی वर्षन Hight صفحہ 272 جہیڈ تے جہیڈن (जहीडन) ہیڈن کرنا Wishing to take away دور لے جانے کی خواہش Wishing to bring لے آنے کی خواہش Caryy off or remove اٹھا کرلے جانا ایشماں اڑ جانا بھاگ جانا یعنی جلدی سے جیسے اڑ کر بھاگ جانا ایشماں ईष्मा جلدی سے ہٹ کر چلے جانا Move away (ص 103) اُپ سپرش उपस्पृश قریب ہو کر چھونا مس کرنا چھوتی ہوئی स्पृश

ہوم چندر کوش زیر لفظ स्पृश، اُپ سپرش उपस्पृश स्पृश

چھونا Touch مار Stroke مار سے متاثر ہونا To be appropriated صفحہ 367 رتھ रथ ایک قسم کی سواری جس سے لطف اندوز ہوتے ہیں بگھی Goer سنسکرت انگلش صفحہ 250

نراشنس محمد کی سواریوں کی تفصیل

اتھروید کانڈ ۲۰ سوکت ۱۲۷ نز ۲ کے لفظی معانی کے مطابق حضرت نراشنس (محمدؐ) مہرشی کو عطا ہونے والی سواریوں کی تفصیل کچھ اس طرح بیان ہوئی ہے:

1 نراشنس اور اسکی بارہ ازواج مطہرات کی سواری کے جانور بیس द्विर्दश ناقہ وشتر ہوں گے۔

2 حضرت کورم (محمدؐ) مہرشی کو دو خوبصورت द्विर्दश ناقہ عطا ہوں گی۔

3 نراشنس مہرشی کی ایک سواری کو رتھ یا بگھی کی مانند بتایا گیا ہے۔ اس سواری کی تفصیل کچھ اس طرح بیان کی گئی ہے:

۱ وہ سواری رتھ یا بگھی جیسا آرام اور لطف دینے والی ہوگی۔

۲ وہ سواری نراشنس مہاراج جی کو کسی اہم سفر میں اڑا کر آسمان کی چوٹی و بلندی پر لے جائے گی۔

۳ وہ سواری نہایت تیز گام برق رفتار اور اڑنے والی ہوگی۔

۴ کیونکہ پرماتما نے اس کے اندر برق رفتاری تیز روی سے دور لے جانے اور لے آنے کی خواہش اور قوت پیدا کی ہوئی ہے۔

۵ وہ سواری آسمانی فضا اور آسمانی بلندی کو قریب لے جا کر نزدیک سے چھوئے گی لیکن:

Fain the charists top bow escaping from the stroke of heaven (ترجمہ پروفیسر گرفتھ صاحب)

وہ آسمانی مار چمک کی تاب نہ لا کر اس کے اثر سے بچنے کیلئے اس تیز روی سے آسمان سے نیچے کو جھک جائے گی۔

(دیگر تراجم: اتھروید کانڈ ۲۰ سوکت ۱۲۷ منتر ۲)

اس نراشنس محمد کی اپنی اور اسکی بیویوں کی سواری کو بیس ناقہ وشتر چلانے والے ہیں اس کی مستقل سواری میں دو خوبصورت ناقہ ہیں اس کی آرام دہ سواری اسے اٹھا کر برق رفتاری سے اڑا کر آسمان کی چوٹی کو قریب سے چھوتی ہے آسمانی مار چمک کے اثر سے بچنے کیلئے نیچے کو جھک جاتی ہے۔

(ترجمہ راجارام پروفیسر ڈی اے وی کالج لاہور)

بیس اونٹ جس کی بیبیوں والی سواری کے چلانے والے ہیں جس کی سواری کی چوٹی نیچے کو جھکتی ہے آسمان کو چھونے سے بچاتی ہے۔"

(ترجمہ ماخوذ میثاق النبیین حصہ اول ص ۵۸)

ترجمہ پنڈت شری رام آچاریہ: جس کا دیہہ رتھ بیس اونٹ چلاتے ہیں وہ آسمان کو مس کرتے ہوئے ہیڈن کرتے ہیں۔

(اتھرو وید 20 : 127 : 2) حصہ اول 1061 مطبوعہ 1995ء

ترجمہ پروفیسر گرفتھ صاحب:

Fain would the charists top bow down escaping from the stroke of heaven.

معراج نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اتھرو وید (2:127:20) میں نراشنس (محمدؐ) مہرشی کی اس آسمانی سیر کا معین رنگ میں اجمالی ذکر کیا گیا ہے۔ جو مسلمانوں میں اسراء و معراج کے نام سے مشہور و معروف ہے۔ معراج شریف پر سینکڑوں کتب و رسائل لکھے گئے ہیں اور ہر سال اس کا تذکرہ ہوتا رہتا ہے۔

براق دلدل --- اشو جگھن

अशु जघन

معراج اور اسراء کی لمبی احادیث میں براق نام کی سواری کی تفصیل پائی جاتی ہے اسے دلدل بھی کہا جاتا ہے۔ سنسکرت میں ایسے جانور کا نام اشو جگھنا ملتا ہے۔ براق کو برق بجلی جیسی تیز گامی کے باعث براق مانا جاتا ہے۔ مسلمانوں میں براق دلدل کا ایسا تصور پایا جاتا ہے کہ گویا سواری کا وہ ایسا جانور تھا جس کا پچھلا حصہ خوبصورت گھوڑے گھوڑی جیسا تھا اور اگلا حصہ گردن چہرہ منہ وغیرہ نہایت خوبصورت عورت جیسا تھا مسلمانوں کے ہاں دلدل کے نہایت خوبصورت رنگین دستی فوٹو ملتے ہیں جس میں دلدل کے خوبصورت لمبے بال اور پر بھی دکھائے گئے ہیں اشو جگھنا ایسا جانور ہے جس کا شریر (جسم) گھوڑے کا اور گردن آدمی کی ہوتی ہے۔

(سنسکرت ہندی کوش ص 122 زیر لفظ اشو)

معراج کی تفصیل:

روایات کے مطابق حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سواری کیلئے براق لائے جس کا قد گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا وہ نہایت خوبصورت سفید رنگ اور لمبے بالوں والا تھا جب آپ براق پر سوار ہونے لگے تو وہ کچھ جھکا آپؐ براق پر سوار ہوئے اور بیت المقدس اور بعض روایات کے مطابق آسمانوں کی طرف روانہ ہوئے براق کا قدم اس تیزی کے ساتھ اٹھتا تھا کہ ہر قدم نگاہ کی انتہائی حد تک لے جاتا تھا" (بخاری مسلم بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح ص 526-527 مطبع کانپور زرقانی جلد 6 خاتم النبیین ص 261-262 بحث اسراء و معراج)

اسراء و معراج

مقام ارفع و اعلیٰ پہ اکثر انبیاء پہنچے
نہ پہنچا کوئی اس حد جہاں پہ مصطفیٰ پہنچے
نہ برق و باد ہی پہنچے نہ ساون کی گھٹا پہنچے
براق مصطفیٰ کی جس جگہ پہ گرد پا پہنچے

روایات کے مطابق حضرت محمد ﷺ برق رفتار تیز رو براق دلدل پر سوار ہو کر بہت جلد پہلے آسمان پر پہنچ گئے پھر ایک جگہ پر براق کو باندھ دیا کیونکہ اس نے آسمانی مار Stroke of heaven سے بچنے کیلئے اپنی بے بسی اور عجز کا اظہار کیا۔ اور جانے سے معذرت کی کیونکہ لگتا ہے وہ سواری اب اُپ سپرش To be appropriated آسمانی مار سے متاثر ہو چکی تھی۔

دوسرے آسمان سے لے کر ساتویں آسمان تک حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے ساتھ گئے۔ اور سدرۃ المنتہیٰ مقام پر پہنچ کر انہوں نے بھی یہ کہہ کر اپنی عاجزی اور بے بسی کا اظہار کیا کہ آگے جانے سے میرے پر جل جائیں گے۔ سدرۃ المنتہیٰ مقام پر آپ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو پورے طور پر دیکھا کہ ان کے چھ سو پر تھے۔

پھر آپ اکیلے ہی آگے تشریف لے گئے...... اور آخر کار خدا تعالیٰ سے بالمشافہ گفتگو کر کے واپس لوٹ آئے۔

(بخاری۔مسلم سیرت خاتم النبیین حصہ اول 260)

یہ سارا کشفی سفر برق رفتار اڑتی ہوئی تیز گام سواری پر چند لمحات میں طے ہوا۔ اور یہ تمام مناظر براق جنت وغیرہ کشفی طور پر تصویری زبان میں دکھائے گئے تھے۔

سو بے حد تعریف والے نراشنس محمد کی تیز رفتار اڑنے والی آسمانوں کو قریب جا کر چھونے والی اور پھر آسمانی مار سے بچنے کیلئے زمین کی طرف جھکنے والی جس سواری کا ویدک رشی نے اتھرو وید میں تذکرہ کیا ہے اس سواری سے مراد اسراء اور معراج کے سفروں میں کام آنے والی براق نامی سواری ہے جسے سنسکرت بھاشا میں اشو جگھنا کہا جا سکتا ہے۔

معراج روحانی یا جسمانی

ویدوں اور شاستروں کے مطابق حضرت محمد نراشنس، کورم ﷺ کے اسراء و معراج کو ایک نہایت لطیف و پاکیزہ کشف قرار دیا جا سکتا ہے جو کسی بھی صورت میں مادی نہ تھا قدیم زمانہ کے سنسکرت شاستروں کے مطابق کسی ٹھوس آسمان کا وجود ہی نہیں ہے۔ جسمانی معراج کے قائلین کو آچاریہ مہرشی کپلدیو کے سانکھیہ شاستر کا بغور مطالعہ کرنا چاہئے جس میں آسمانوں کی بحث بھی کی گئی ہے۔

معراج نبی ﷺ پر طائرانہ نظر

ویدک رشیوں کے متعلق ہندو علماء نے دعویٰ کیا ہے کہ:

"پرماتما سب کچھ جانتا ہے مکمل ہے اور عالم الغیب ہے۔ وہ تینوں زمانوں کو جاننے والا ہے۔ تو کیا ایشور آگے زمانہ مستقبل کی بات نہیں بتا سکتے جبکہ وہ پورے طور پر قادر مطلق اور عالم الغیب ہیں تو مکمل گیان وید میں تینوں زمانوں یعنی ماضی حال مستقبل کے واقعات کا ذکر آ جانا کوئی ناممکن بات نہیں ہے"۔

"ہندو رشی منی ہمیشہ ست وادی (صداقت شعار) رہے ہیں...... اس لئے وہ کسی کیلئے جھوٹ بول کر کیوں پاپی بنتے۔ انہوں نے اپنی روحانی آنکھوں سے جو کچھ دیکھا تھا صاف صاف لکھ دیا۔ اس پر اگر کوئی دنیا دار انکے سچ لکھے کو نہ سمجھ سکے تو یہ اس کے اپنے دماغ کی کمزوری ہے رشیوں کا قصور نہیں"۔

(کتابچہ ہندو دھرم 124,93,2 اردو مصنفہ شری لال چندر دھنتا جرنلسٹ و ڈبل گولڈ میڈلسٹ سناتن

دھرم پرچار منڈل امرتسر)

کشفی نظارے

اتھرو وید کے کچھ سوکتوں میں رہسیہ واد रहस्यवाद روحانی رموز و اسرار اور تخلیق عالم کے بارے میں بھی باتیں ملتی ہیں۔ بھارتیہ سنسکرتی کی روپ ریکھا ص 24 اتھروید 2:20:127 میں آنحضرت ﷺ کی تیسری قسم کی سواری اور آنحضرت ﷺ کا آسمانی سفر معراج ایک نہایت لطیف کشف تھا۔

سنسکرت گرائمر اشٹا دھیائی جو ویدوں سے مخصوص ہے اور ویدوں کی ڈکشنری نروکت निरुक्त دونوں کے اصولوں کے مطابق اتھرو وید کانڈ 20 کا کنتاپ سوکت حصہ نہایت لطیف کشوف پر مشتمل ہے جو ویدوں کے پرکاش کے بعد بہت دور کے آئندہ زمانے میں ظہور میں آنے والے تھے۔

اتھرو وید کانڈ 20 سوکت 127 منتر 1 کے پہلے لفظ پر علامت ادم इदं ایزاد کی گئی ہے۔ جبکہ منتر کے صیغے ست وشیتے स्तविष्यत پہلے ہی مستقبل کے ہیں اس طرح آگے بیان ہونے والے منتروں کا مضمون بہت دور کے زمانہ مستقبل سے مخصوص ہو گیا یہ قاعدہ لیٹ یعنی فعل مستقبل سے مخصوص ہے مزید تفصیل ملاحظہ ہو رگوید آدی بھاش بھومیکا 204 مرتبہ سوامی دیانند جی سرسوتی۔

لفظ ادم کے معانی

ادم इदं ایسی چیز کو جتلاتا ہے جو قریب ہو سامنے دکھائی دے رہی ہو ساکن و متحرک یعنی کشفی مناظر جنہیں آنکھ کشف میں اپنے نزدیک دیکھتی ہے۔
(پرم چندر کوش ص 99 لفظ ادم)

کشف

جو واقعات یا نظارے حالت نوم (نندرا وستھا نیند) حالت یقظہ (تندرا وستھا ہلکی نیند) निद्रावस्था بین الیقظہ و نوم، جاگومٹی عالم بیداری خفیف سی غنودگی کے مابین کی حالت میں آنکھوں کے سامنے پھرتے ہیں کشف کہلاتے ہیں۔ کشفی مناظر دیکھنے والا ایسے مناظر یا واقعات اپنی روحانی آنکھوں سے اپنے قریب چلتے پھرتے ساکن و متحرک دیکھ رہا ہوتا ہے چاہے وہ مناظر مکانی لحاظ سے لاکھوں میل دور ہوں چاہے زمانی لحاظ سے ان واقعات کے وقوع و ظہور میں ہزار ہا سالوں کا بعد و فاصلہ ہو۔ یہ بھی یاد رہے کہ رویاء، خواب اور کشوف تعبیر طلب ہوتے ہیں اس سے ظاہر ہے کہ اتھرووید کانڈ 20 سوکت 127 منتر 2 میں نراشنس (محمدؐ) مہرشی معراج کا جو تذکرہ پایا جاتا ہے وہ معانی کی رو سے گرائمر کی رو سے اور کشوف کی اقسام کی رو سے جاگومٹی کی تیسری قسم کا ایسا لطیف کشف تھا جو دنیا میں شاذ کے طور پر ہی وقوع پزیر ہوا کرتا ہے۔

معراج نبی ﷺ اور مسلمان

علمائے اسلام کے جدت پسندی کے شوق نے آنحضرت ﷺ کو بمعہ جسد عنصری آسمان (خلا) پر لے جانے کی ناکام کوشش کی۔ قرآن مجید، احادیث صحیحہ اور بزرگان امت کے نظریات بابت معراج نبوی کو یکسر نظر انداز کر دیا۔ حال کے بریلوی خیالات نے معراج کے مادی ہونے کو شہرت دے رکھی ہے۔

قرآن شریف نے معراج کو ایک لطیف کشفی نظارہ قرار دیا ہے فرمایا ما کذب الفواد ما رَاٰی (سورۃ نجم آیت 8 تا 10) کہ جو کچھ آنحضرت ﷺ کے دل نے دیکھا، وہ بالکل ٹھیک ٹھاک تھا۔

احادیث صحیحہ سے واضح طور پر یہ ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کو معراج کا نظارہ عالم بیداری اور خفیف سے غنودگی کی یعنی جاگومٹی کی حالت میں دکھایا گیا۔ (بخاری ابواب بدء الخلق باب ذکر الملائکہ)

معراج کا نظارہ دیکھنے کے بعد آپ بیدار ہو گئے (بخاری کتاب التوحید قولہ وکلم اللہ موسیٰ تکلیما)۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں ما فقدَ جسَدُہٗ۔ معراج کی رات آپ کا جسم مبارک غائب نہیں ہوا۔ اس کے بعد آپ بیدار ہو گئے۔ ثم استیقظ اس قول کے مدنظر مشہور مورخ ابن اسحاق لکھتے ہیں کہ معراج کی رات آنحضور ﷺ کا جسد مبارک غائب نہیں ہوا بلکہ سارا وقت اس مادی جسم کے ساتھ دنیا میں موجود رہا۔ (ابن ہشام ذکر الاسراء)

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں ”اگر تم میں سے کوئی شخص یہ کہے کہ معراج کی رات میں آنحضرت ﷺ نے خدا تعالیٰ کو ان ظاہری آنکھوں سے دیکھا تھا تو وہ جھوٹا ہے اس کی بات ہرگز نہ مانو۔
(بخاری کتاب التفسیر۔ باب تفسیر سورۃ نجم)

معراج نامہ از مولوی قادر بخش صاحب مرحوم (1802-1893ء)

انیسویں صدی عیسوی کے ایک مشہور پنجابی شاعر مولوی قادر بخش صاحب نے اپنے منظوم کلام میں کہا تھا جو معراج نامہ کے پرانے نسخوں میں آج تک موجود ہے کہ:

چپ محمد حرف نہ کیتا ستا نال غمی دے
دھانہ روح جنابے خوابوں بت مکان زمین تے

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی روح خواب کے اندر جناب الٰہی کے حضور گئی لیکن آپ کا جسد اطہر (بت) زمین پر ہی مکان میں رہا۔

سو وید مقدس قرآن مجید احادیث ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ اور اولیاء امت کے مطابق ثابت ہے کہ معراج رسول ایک روحانی امر تھا جو خاص مصالح کے ماتحت آنحضرت ﷺ کو دکھایا گیا۔

معراج انقطاع تام

بانی جماعت احمدیہ حضرت امام مہدی علیہ السلام نے معراج شریف کے ایک پہلو پر روشنی ڈالی ہے کہ:

”ماحصل اس معراج کا یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ خیر الاولین والآخرین ہیں۔ معراج جو مسجد الحرام سے شروع ہوا تھا اس میں اشارہ یہ ہے کہ صفی اللہ آدم کے تمام کمالات اور ابراہیم خلیل اللہ کے تمام کمالات آنحضرت ﷺ میں موجود تھے۔ اور پھر قدم اس جگہ سے آنحضرت ﷺ کا مکانی سیر کے طور پر بیت المقدس کی طرف گیا اس میں یہ اشارہ تھا کہ آنحضرت ﷺ میں تمام اسرائیلی نبیوں کے کمالات بھی موجود ہیں۔

پھر قدم آنحضرت ﷺ کا آسمانی سیر کے طور پر اوپر خدا کی طرف گیا اور مرتبہ قاب قوسین کا پایا یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ آنحضرت ﷺ مظہر صفات الٰہیہ اتم اور اکمل طور پر تھے۔ غرض آنحضرت ﷺ کا اس قسم کا معراج یعنی مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک جو زمانی اور مکانی دونوں رنگ کی سیر تھی اور نیز خدا تعالیٰ کی طرف ایک سیر تھی جو مکان اور زمان دونوں رنگ سے پاک تھا۔ اس جدید طرز کی معراج سے غرض یہ تھی کہ آنحضرت ﷺ خیر الاولین و خیر الآخرین ہیں اور نیز خدا تعالیٰ کی طرف سیران کا اس نقطہ ارتقاع پر ہے کہ اس سے بڑھ کر کسی انسان کو کوئی گنجائش نہیں۔“
(خطبہ الہامیہ)

معراج انقطاع تام تھا اور سِرّ اس میں یہ تھا کہ آنحضرت ﷺ کے نقطہ نفس کو ظاہر کیا جائے آسمان پر ہر ایک روح کیلئے ایک نقطہ ہوتا ہے اس سے آگے وہ نہیں جاتی۔ رسول اللہ ﷺ کا نقطہ نفس عرش تھا اور رفیق اعلیٰ کے معنی بھی خدا ہی کے ہیں پس رسول کریم ﷺ سے بڑھ کر اور کوئی مکرم و معزز نہیں۔
(الحکم 17 فروری 1901ء)

”ہمارے سید و مولیٰ ﷺ سب سے اعلیٰ مرتبہ پر آسمان میں جس سے بڑھ کر اور کوئی مرتبہ نہیں، تشریف فرما ہیں عند سدرۃ المنتہیٰ بالرفیق الاعلیٰ“
(ازالہ اوہام)

☆☆☆

جلسہ سالانہ برطانیہ 2002 میں

شرکت کے خواہشمند احباب سے درخواست

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال چھتیسواں جلسہ سالانہ یو کے مورخہ 26-27-28 کی تاریخوں میں اسلام آباد ٹلفورڈ لندن میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس میں شرکت کے خواہشمند احباب و خواتین اپنے کوائف Letter of Identity کے مطابق مکمل کر کے مکرم صدر صاحب/امیر صاحب/امیر صاحب صوبائی کے توسط سے اپنی درخواست دفتر امور خارجہ کو 28-5-02 تک بھجوا دیں تا انہیں حصول ویزہ کیلئے دعوت نامے (Sponsorship) بھجوائے جا سکیں۔ Letter of Identity کے نمونے اور ضروری ہدایات امراء صاحبان صوبہ جات جماعتہائے احمدیہ بھارت بذریعہ ڈاک بھجوائے جا چکے ہیں۔ اس جلسہ کی عظیم الشان کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ایڈیشنل ناظر برائے امور خارجہ)

111 واں جلسہ سالانہ قادیان 2002ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 111 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2002 کے انعقاد کے لئے مورخہ 26-27 اور 28 بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ اور 14 ویں مجلس مشاورت بھارت کے لئے 29 دسمبر بروز اتوار کی تاریخوں کی منظوری از راہ شفقت فرما دی ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور جلسہ سالانہ قادیان و مجلس مشاورت بھارت 2002 کی ہر لحاظ سے کامیابی کے لئے دعاؤں کے ساتھ ساتھ...... زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک جلسہ میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ .... (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
: SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236- 2096, 236 -4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

خلافت رابعہ کا مبارک دور

مکرم محمد عظمت اللہ صاحب قریشی سیکرٹری تبلیغ بنگلور

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اللہ تعالیٰ سے الہام پا کر پیش گوئی کرتے ہوئے فرماتے ہیں تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لیے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک اور شخص کھڑا کیا جائے گا۔ (تحفہ گولڑویہ ۱۸۱۔۱۸۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیش گوئی کو لے کر ہمارے پیارے آقا و مولیٰ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''میری عاجزانہ درخواست یہ ہیکہ میرے لیے دعا کریں خدا مجھے ہی وہ مبارک وجود بنا دے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل سے ہے اور فرمایا یہ وعدہ ہے کہ تیری نسل سے ایک شخص کھڑا کیا جائے گا اس دعا نے مجھے بہت دردناک کر دیا ہے۔ اور میں اسی درد کے ساتھ آپ سے التجا کرتا ہوں کہ میرے لیے دعا کریں۔''

(جلسہ سالانہ لندن جولائی ۲۰۰۰ء بدر ۲ نومبر ۲۰۰۰ء)

سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہی موعود مبارک پوتے ہیں جن کی آمد وظہور کا ذکر مذکورہ بالا پیشگوئی میں موجود ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پسر موعود سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی مقدس زوجہ مطہرہ سیدہ حضرت مریم بیگم صاحبہ کے فرزند و صاحبزادے ہیں اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی جس میں فرمایا گیا ہے کہ اس ابن مریم کو بھی یاد کرو جو میرے بعد آئے گا'' حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ان دنوں حلیہ مبارک بھی ہو بہو حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسا ہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماموریت کا پہلا الہام ۲۶ مارچ ۱۸۸۲ء میں ہوا تھا۔ اسکے ٹھیک ایک سو سال بعد دس جون ۱۹۸۲ء کو ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ مسند خلافت احمدیہ پر متمکن ہوئے ہیں۔ آپ کی آمد سے اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور کی تاریخ دوہرا رہا ہے۔ انہیں واقعات و نشانات کو دکھا رہا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں آپ کو پیش آئے تھے۔ اس کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک رؤیا بھی ہے۔ تاریخ اپنے آپ کو دوہرا رہی ہے۔

آپ مسیح ابن مریم ہیں۔ کیونکہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ہی وہ مبارک وجود ہے جو عیسائیوں اور مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق آسمانوں سے نزول فرما کر دنیا کے ہر گھر کو اپنی برکتوں سے بھر رہا ہے۔ اس لحاظ سے آپ ایدہ اللہ تعالیٰ ابن مریم بھی ہیں۔

آپ ذوالقرنین ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ظہور احمدیت کی پہلی صدی کے آخر میں ہوا اور اب آپ ایدہ اللہ تعالیٰ احمدیت کی دوسری صدی میں گیارہ سال کا سفر طے فرما چکے ہیں اس طرح سے آپ دونوں صدیوں کو ملانے والے ٹھرے اور ذوالقرنین کہلائے۔

آپ نے سنت ابراہیمی کو زندہ کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سنت ابراہیمی کو زندہ کرتے ہوئے اپنے مبارک دور میں تحریک ''وقف نو'' کا آغاز فرمایا اور اس اعتبار سے آپ مثیل ابراہیم بھی ہیں۔

آپ مثیل موسیٰ ہیں۔ قرآن مجید میں آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں اس بات کا ذکر ملتا ہے کہ آئندہ امت محمدیہ میں کسی وقت دوبارہ حضرت موسیٰؑ اور فرعون و گوسالہ سامری کے حالات پیش آئیں گے۔ اور اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں ایسے حالات یا واقعات و نشانات کسی اسلامی خلیفہ یا مجدد کے زمانہ میں پیش نہیں آئے اور نہ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں پیش آئے۔ اور نہ آپ کے بعد آپ کے تین خلفاء کے زمانہ میں پیش آئے۔ اور اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نیابت میں ہمارے دور میں ہمارے برگزیدہ و پرنور مبارک وجود خلیفہ برحق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دور پرنور میں مخصوص طور پر رونما ہوئے۔ جس کے نتیجہ میں حضور انور کو پاکستان سے ہجرت کرنی پڑی بعد میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی چیلنج مباہلہ کی دعا کی زد میں آکر وقت کا گوسالہ سامری فرعون زمانہ پاکستان کا ظالم فوجی حکمران جنرل ضیاء الحق بروز چہار شنبہ مورخہ 88-8-17 کو اپنے لاؤ لشکر سمیت ہوا میں جل کر ریزہ ریزہ ہو کر بکھر گیا۔ حضرت علیؓ کی روایت کے مطابق پہلا فرعون چہار شنبہ کے دن غرقاب ہوا تھا۔ اس فرعون زمانہ کی عبرت ناک موت سے پہلے خاکسار کو ایک خواب آئی تھی۔ اس خواب کی تعبیر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رقم فرمایا تھا کہ آپ کی خواب دشمن کی ذلت پر دلالت کرتی ہے جب وہ گوسالہ سامری کی طرح ہوا میں آگ کے شعلوں میں جل کر خاکستر ہوا تو فوراً بعد خاکسار نے اسی خواب اور حضور انور کی تعبیر کی نقل کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال کیا تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ:

'' آپ کی خوابیں جماعت کیلئے بڑی مبارک ہیں۔ ساتھ ان میں تنبیہ بھی ہے۔ مٹی میں تیل کا نشان جو دیکھا ہے یہ ضیاء کی موت کے بعد بدحالت اور پھر مٹی میں تیل کے نشان کی طرح رہ جانے کی طرف اشارہ ہے۔ اس کے تابوت میں جو کچھ ڈالا گیا ہے وہ دراصل مٹی کے ڈھیلے ہی تھے جو تیل وغیرہ سے جلے ہیں۔ یہ صداقت احمدیت کا عظیم الشان نشان ہے۔ اللہ اپنے فضل سے نو بہ نو مزید تائیدی نشان ظاہر فرمائے...... ''

(لنڈن 10-28 D 1576/14-11-88 1367/1988)

آج پاکستان کی جو بدحالت ہے آج خدا تعالیٰ جو تائیدی نشان دکھا رہا ہے اس سے کس کو انکار ہو سکتا ہے۔

جب خاکسار نے ضیاء کی موت کی خبر T.V پر سنی تو فوراً حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مبارک خدمت میں لکھا کہ پیارے حضور اس دشمن کی موت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام بعد 11 انشاء اللہ تعالیٰ بھی پورا ہوا ہے۔ تو بعد میں پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے خط آیا کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں آپکا خط موصول ہوا اور بعد ملاحظہ فرمایا جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

'' ہمیں کسی کی موت سے خوشی نہیں ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرمان یومئذ یفرح المومنون بنصر اللہ کے مطابق اس کی نصرت اور تائیدی نشان پر خوش ہیں۔ دعوت مباہلہ کے بعد اس عبرتناک واقعہ کے ظہور سے بعد 11 انشاء اللہ تعالیٰ کا الہام ایک نئی شان سے پورا ہوا ہے۔ فالحمد للہ کہ خدا کی بات پوری ہوئی فسبحان الذی اخزی الاعادی۔

خدا تعالیٰ نے پہلے اوجڑی کیمپ کی قیامت خیز تباہی سے وارننگ دی پھر مولوی اسلم قریشی کے ڈرامہ کا بھانڈہ پھوڑ کر مخالفین احمدیت کو ذلیل اور رسوا کیا۔ اور اب یہ عظیم الشان نشان ظاہر فرما کر احمدیت کی صداقت کو روز روشن کی طرح ثابت کیا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ قوم کو سمجھ دے اور وہ ان نشانوں سے سبق سیکھیں۔ اللہ ہماری زندگیوں میں اسلام اور احمدیت کو عالمگیر غلبہ عطا فرمائے۔ (23-9-88 1174/5)

پس حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مثیل موسیٰ ہیں۔ حضرت خواجہ غلام فرید صاحبؒ فرماتے ہیں:-

'' حضرت آدم سے لے کر خاتم الولایت امام مہدی تک حضور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بارز ہیں۔ پہلی بار آپ نے حضرت آدم علیہ السلام میں بروز کیا...... اس کے بعد دوسرے مشائخ عظام میں نوبت بنوبت بروز کیا اور کرتے رہیں گے۔ حتی کہ امام مہدی میں بروز فرمائیں گے۔ پس حضرت آدم سے امام مہدی تک جتنے انبیاء اور اولیاء قطب مدار ہوئے تمام روح محمدی ﷺ کے مظاہر ہیں۔''

(مقابیس المجالس ص 419 ارشادات خواجہ غلام فریدؒ)

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں:-

''یعنی آنے والے موعود کا یہ حق ہے کہ اس میں سید المرسلین ﷺ کے انوار کا انعکاس ہو۔ عامتہ الناس یہ گمان کرتے ہیں جب وہ موعود دنیا میں تشریف لائے گا تو اس کی حیثیت محض ایک امتی کی ہوگی۔ ایسا ہرگز نہیں بلکہ وہ تو اسم جامع محمدی کی ہی پوری تشریح ہوگا اور اسی کا دوسرا نسخہ (True Copy) ہوگا۔ اس کے اور ایک عام امتی کے درمیان بہت بڑا فرق ہوگا۔'' (الخیر الکثیر ص 73)

حضرت امام باقرؒ فرماتے ہیں:-

''یعنی جب امام مہدی آئے گا تو اعلان کرے گا کہ اے لوگو اگر تم میں سے کوئی ابراہیم اور اسماعیل کو دیکھنا چاہتا ہے تو سن لے کہ میں ہی ابراہیم اور اسماعیل ہوں اور اگر تم میں سے کوئی موسیٰ اور یوشع کو دیکھنا چاہتا ہے تو سن لے کہ میں ہی موسیٰ اور یوشع ہوں اور اگر تم میں سے کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا چاہتا ہے تو سن لے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور امیر المومنین میں ہی ہوں۔ (بحار الانوار جلد 13 ص 202)

عارف ربانی سید عبدالکریم جیلانی فرماتے ہیں:-

''اس (امام مہدی ناقل) سے مراد وہ شخص ہے جو صاحب مقام محمدی ہے اور ہر کمال کی بلندی میں کامل اعتدال رکھتا ہے'' (انسان کامل اردو باب 61 مہدی علیہ السلام کا ذکر ص 375 نفیس اکیڈمی کراچی)

خاکسار کو جلسہ سالانہ 26 دسمبر 1983 کی افتتاحی تقریر کا وہ حصہ اچھی طرح یاد ہے جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس خطاب میں حضرت ابو طالب کا واقعہ پیش کرنے لگے تو آنحضرت ﷺ کے خطاب کی یاد تازہ ہوگئی۔ آپ نے فرمایا:

''وہ واقعہ یاد کریں جب ابو طالب نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو ایک دن کہا کہ اے محمد اب تو قوم تنگ آ چکی ہے۔ تم نے اس دعوت کی وجہ سے قوم کو بہت دکھ دئے ہیں۔ ان کے صبر کے پیمانے اب لبریز ہو چکے ہیں۔ اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں سمجھا کر کسی طریق سے آمادہ کریں کہ جو کچھ تم پسند کرتے ہو اسے قبول کر لو۔ اگر تم بادشاہت چاہتے ہو تو سارے عرب کی بادشاہت کی باگ ڈور تمہارے ہاتھ میں دی جائے گی۔ اگر تم مال و دولت کی تمنا رکھتے ہو تو سارے عرب کی دولتیں سمیٹ کر تمہارے قدموں میں نچھاور کر دی جائیں گی۔ اگر تم حسین عورتوں کی خواہش رکھتے ہو تو سارے عرب میں سے حسین عورتیں تمہارے حرم میں داخل کر دی جائیں گی۔ صرف ایک شرط یہ ہے کہ تم دعوت الی اللہ سے باز آ جاؤ۔

جانتے ہو کہ ہمارے آقا و مولیٰ سرور دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے کیا جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا: '' اے بچا! معلوم ہوتا ہے کہ آپ تھک گئے ہیں۔ آپ میں میرا ساتھ دینے کی مزید سکت نہیں رہی۔ لیکن میں ایک غلط فہمی دور کر دینا چاہتا ہوں۔ اگر آپ کو یہ خیال ہو کہ آپ کی حفاظت کی وجہ سے میں دعوت الی اللہ کر رہا ہوں اگر آپ کو یہ خیال ہو کہ آپ کی وجہ سے عرب مجھ سے رکے ہوئے ہیں تو آج اپنی حفاظت واپس لے لیجئے۔ مجھے اس حفاظت کی کوڑی بھر بھی پرواہ نہیں۔ میں خدا کا ہوں اور خدا کی حفاظت میں رہوں گا۔''

پھر آپ نے فرمایا:-

''یہ کیا لالچیں دیتے ہیں۔ خدا کی قسم اگر سورج کو میرے دائیں ہاتھ پر لا کر رکھ دیں اور چاند کو میرے

بائیں ہاتھ پر لاکر رکھ دیں تب بھی میں خدا کی طرف بلانے سے باز نہیں آؤں گا‘‘

(خطاب جلسہ سالانہ ربوہ 1983)

چنانچہ اس خطاب کے چند ماہ بعد کے حالات وا واقعات وحادثات نے ثابت کردیا کہ آج سے چودہ سو سال پہلے مکہ مدینہ میں جو حالات وواقعات وحادثات گزرے تھے ان حالات وواقعات وحادثات کو دوبارہ دہرا کر دکھایا جارہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ میں دعوت الی اللہ کا وہی جذبہ وہی روح کارفرما ہے جو تاریخوں میں آنحضرت ﷺ اور صحابہ میں پاتے ہیں۔

آج سے 17 سال پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک اجتماع میں پر جلال الفاظ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا:

’’اٹھو اور دنیا میں پھیل جاؤ خدا کی محبت کی بنسی بجاؤ جو مسیح موعودؑ نے تمہیں عطا کی ہے۔ اب شیطان کی بنسی کے دن گنے جاچکے ہیں۔

اٹھو تم سے دنیا کی تقدیر وابستہ ہے۔ جاؤ فتح اور نصرت تمہارے قدم چومے گی کوئی نہیں جو اس تقدیر کو بدل سکے۔ اسلام کا غلبہ بہت نزدیک ہے۔ میں خدا کی قسم کھا کر آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اسلام کی فتح کے قدموں کی چاپ سن رہا ہوں۔‘‘

(الفضل 26 اکتوبر 1983)

اور آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ حضور انور کے مبارک فرمودات پیشگوئیوں کا رنگ اختیار کرتے چلے جارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کی برکت سے ہر سال گذشتہ سال سے دوگنے سے زیادہ لوگ لاکھوں میں نہیں بلکہ کروڑوں میں احمدیت کو قبول کر کے جماعت میں داخل ہوتے چلے جارہے ہیں اور تقل بڑی بڑی جماعتوں کا نظارہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ یہ ایسا بابرکت دور ہے نہ آنخضرت ﷺ سے پہلے کسی نبی کی امت کو نصیب ہوا اور نہ آنخضرت ﷺ کے بعد ایسے فتوحات اور غلبوں کا دور کسی بزرگ وبرگزیدہ وجود کو نصیب ہوا۔ یہ دور صرف اور صرف ہمارے آقا و مولیٰ ہمارے محبوب ومقدس وپرنور موعود خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کو ہی عطا ہونا تھا کیونکہ آپ سے پہلے کے تمام اولین وآخرین کی دعائیں اس دور میں شامل ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے تمام آسمانی برکات کا تاج آپ کے سر پر رکھا۔ تمام زینتوں سے آراستہ کر کے شان وشوکت کے ساتھ آپ کا نزول فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا آنخضرت ﷺ سے وعدہ تھا کہ تیرے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں سے اس آخری جنگ میں شیطان کو پیس کر رکھ دوں گا۔ چنانچہ آپ کے مبارک پوتے آپؑ کے موعود جانشین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کو اس خدمت کیلئے چنا۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنخضرت ﷺ کے حسن واحسان میں نظیر تھے۔ اور سیدنا خلیفۃ المسیح الرابع اس دور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حسن واحسان میں نظیر ہیں۔ اس لئے اس دور میں آپ کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کو عظیم الشان فتوحات حاصل ہو رہی ہیں۔ مذاہب عالم کی تاریخ ان عظیم الشان فتوحات کا عشر عشیر بھی پیش نہیں کرسکتی۔

علاوہ ازیں صلحائے امت کی مذکورہ بالا پیشگوئیوں سے بھی پتا چلتا ہے کہ گزشتہ صلحائے امت کی آنکھوں نے آسمانوں پر اس دور کی تیاریوں کو دیکھ لیا تھا جو امام مہدی علیہ السلام کے لئے مقدر کیا جارہا تھا۔ اور امام مہدی علیہ السلام کے اس مبارک موعود خلیفہ کو بھی جس کے استقبال کیلئے مشارق ومغارب کی روحیں تیاری کر رہی تھیں۔ ان پیشگوئیوں میں سے چند نقل کی جاچکی ہیں اور چند ذیل میں درج ہیں:

حضرت امام باقر رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں:

’’امام مہدی کے نام پر ایک منادی کرنے والا آسمان سے منادی کرے گا۔ اس کی آواز مشرق میں بسنے والوں کو بھی پہنچے گی اور مغرب میں رہنے والوں کو بھی یہاں تک کہ ہر سونے والا جاگ اٹھے گا۔‘‘

(المہدی الموعود المنظر عند علماء اہل السنۃ والامیہ صفحہ 284)

’’مومن امام مہدی کے زمانہ میں مشرق میں ہوگا اور اپنے اس بھائی کو دیکھ لے گا جو مغرب میں ہے اور جو مغرب میں ہوگا وہ اپنے اس بھائی کو دیکھ لے گا جو مشرق میں ہے۔‘‘

(النجم الثاقب جلد 1 ص 101)

انوار نعمانیہ کے مصنف لکھتے ہیں:

’’امام مہدی کے زمانہ میں اس کے ماننے والوں کی قوت سامعہ اور باصرہ اتنی تیز کردی جائے گی کہ اگر اس کے متبعین ایک ملک میں ہوں گے اور امام دوسرے ملک میں تو وہ امام کو دیکھ لیں گے اور اس کا کلام سن سکیں گے اور اس سے آزادی سے بات چیت کرسکیں گے۔‘‘ (تحذیر المسلمین ص 70)

حضرت شاہ رفیع الدین صاحب فرماتے ہیں:

’’بیعت کے وقت آسمان سے ان الفاظ میں آواز آئے گی کہ یہ اللہ کا خلیفہ مہدہ ہے اس کی بات غور سے سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ یہ آواز اس جگہ تمام خاص وعام سنیں گے۔‘‘ (ترجمہ قیامت نامہ ص 4)

پس صلحائے امت نے اپنی روحانی آنکھوں سے آسمانوں پر جس پرنور مبارک وجود کو دیکھا وہ آج ہمارے درمیان اپنی تمام شان وشوکت کے ساتھ رونق افروز ہے ہم اس پر کتنا ہی ناز کریں، کتنا ہی فخر کریں، خدا تعالیٰ کی کتنی ہی شکر گزاری کریں، کم ہے۔ آج زمین پر افراد جماعت احمدیہ سے بڑھ کر کوئی خوش قسمت نہیں ہوسکتا اور آج منکرین احمدیت سے بڑھ کر کوئی بدقسمت وبدبخت نہیں ہوسکتا۔

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ مبارک الہام بھی ذیل میں درج کر رہا ہوں جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک وجود سے تعلق رکھتا ہے:

جری اللہ فی حلل الانبیاء

یہ اللہ کا پہلوان ہے نبیوں کے پیرایہ میں

آپ ایدہ اللہ تعالیٰ آنے والے آئندہ جو شروع ہو رہے ہیں ہزار سال کے سر پر کھڑے ہیں۔ اس لحاظ سے آپ آدم بھی ہیں۔

حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام اپنے وطن سے ہجرت کر کے ہزاروں میل دور شمال مشرق علاقہ میں تشریف لے گئے تھے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے وطن سے اسی طرح ہجرت کر کے ہزاروں میل دور مخالف سمت شمال مغربی علاقہ میں تشریف فرما ہیں اور دونوں علاقوں کے کم وبیش موسم بھی ایک ہیں۔

بہرحال جس مبارک وجود کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کیلئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک اور شخص کھڑا کیا جائے گا، وہ مبارک وجود ہمارے آقا ومولیٰ صاحبزادہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہی ہیں ایک ذرہ بھر بھی اس میں شک کی گنجائش نہیں ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے جان ودل سے پیارے آقا ومولا کو طاقت وقوت صحت وتندرستی وسلامتی عطا فرمائے۔

کچھ باتیں یاد آگئیں ان کا ذکر کردینا بھی ضروری ہے۔ وہ یہ کہ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ یہ زمانہ یہ تاریخیں یہ وقت یہ سب وہی ہیں جن میں گزشتہ سو سال پہلے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام موجود تھے لہٰذا آئندہ کے چھ سال جو 26 مئی 2008 کو ختم ہوں گے جماعت کیلئے نہایت اہم اور انتہائی بابرکت ہوں گے۔ اگر جماعت میں بیعت کر کے آنے والوں کی رفتار آئندہ بھی اسی طرح کی ہی رہی جیسا کہ اب ہے تو یقیناً جماعت کی تعداد ایک ہزار کروڑ سے تجاوز کر جائے گی۔ جبکہ دنیا کی آبادی اتنی نہیں ہے نہ آئندہ اس وقت ہوگی اس پر مجھے یاد آیا کہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثالثؒ نے ایک مرتبہ یورپ کی ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ آپ لوگ ضربیں لگا کر دیکھ لیں آج سے ایک سو سال پہلے ایک اکیلا شخص ایک سو سال میں ایک سے ایک کروڑ بن گیا ہے تو آئندہ سو سال میں اس ایک کروڑ میں سے ہر ایک شخص ایک ایک کروڑ بن جائیگا۔ آپؒ نے فرمایا تھا کہ آپ ہنس رہے ہوں گے لیکن میرے نزدیک یہ ایک کھلی حقیقت ہے۔ پھر اسی طرح آپ نے 1974 کے انقلاب انگیز جلسہ سالانہ کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ دوست میری بات یاد رکھیں یہ صدیوں کی بات نہیں درجنوں سالوں کی بات ہے کہ اشتراکی نظام بھی پیچھے چلا جائیگا اور پھر دوسری طاقتیں آگے آجائیں گی اور ایک وقت میں وہ بھی پیچھے چلی جائیں گی پھر خدا اور اسکا نام لینے والی جماعت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرف منسوب ہونے والی جماعت قرآن کریم کے احکام کا سکہ دنیا میں قائم کرنے والی جماعت اور اسلام کا جھنڈہ دنیا کے گھر گھر میں گاڑنے والی جماعت آگے آئے گی اور پھر اس دنیا میں اخروی جنت سے ملتی جلتی ایک اور جنت پیدا ہوگی اور ہر انسان کی خوشی کے سامان پیدا کئے جائیں گے اور تلخیاں دور کردی جائیں گی اور مشرق ومغرب اور شمال وجنوب کا انسان اپنی زندگی کی شاہراہ پر خدا تعالیٰ کے قرب اور اس کے پیار کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرتا چلا جائے گا اور اس طرح وہ اپنی زندگی کے آخر میں اپنی منزل اپنے مقدر یعنی خاتمہ بالخیر تک پہنچ جائے گا۔ یہ عمل نسلاً بعد نسل رونما ہوگا اور پھر قیامت آجائے گی۔‘‘

(تقریر جلسہ سالانہ 1974)

خدا تعالیٰ کے فضل واحسان سے ہم اسی زمانے سے گزر رہے ہیں اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ عالم ہے کہ صرف بیس پچیس سالوں میں حضرت خلیفۃ المسیح ثالثؒ کی پیشگوئیوں کو ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حقیقت کا جامہ پہنا رہے ہیں اور پھر سورۃ جمعہ میں جہاں امام مہدی علیہ السلام کی بعثت کا ذکر ہے وہیں تزکیہ نفس کتاب وحکمت سیکھنے سکھانے کا بھی ذکر ہے اور یہ صفات باری تعالیٰ کے کامل مظہر کے بغیر حاصل ہونے والی چیز نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اشتہار 4 مارچ 1889ء میں بطور پیشگوئی جماعت احمدیہ کے قیام کی اغراض مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا تھا کہ:

’’وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں یتیموں کیلئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کیلئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کیلئے تیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کیلئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور رحمت الٰہی اور ہمدردی بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر ایک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے‘‘

پس مذکورہ بالا پیشگوئیوں کو پورا کرنے کیلئے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی موعود تاریخوں اور گھڑیوں میں ظہور فرما ہوئے ہیں اور آپ کے مبارک سینہ سے جو انتشار نور ہو رہا ہے اسے ہم نے اپنے سینہ اور دل میں جذب کر کے دنیا کو منور کرنا ہے۔ ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے سیاہ اندھیروں کو دور کرنا ہے۔

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۹ر اپریل ۲۰۰۲ کو بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام حضور انور نے قیصر احمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود محمد احمد صاحب درویش مرحوم کا پوتا اور مکرم عباس ایوب صاحب آف بھاگلپور کا نواسہ ہے۔ احباب کی خدمت میں بچے کے نیک صالح خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(رفیع احمد نسیم قادیان)

خلافت سے محرومی ـــــ ایک حسرت

مکرم سید فہیم احمد صاحب مبلغ انچارج گینٹوک (سکم)

اسلام کے جملہ احکام کا محور و اساس مسئلہ توحید ہے اور یہ توحید عقائد و اعمال کی ہر شاخ اور ہر شکل میں اسلام کا اصل الاصول ہے۔اسلام مسلمانوں میں ان تمام باتوں میں جو اجتماع سے تعلق رکھتی ہیں ایک کامل توحیدی علامت پیدا کرنا چاہتا ہے اسلام نے مسلمانوں کیلئے ان کی تمام چیزیں ایک قرار دی تھیں۔ان کی شریعت، ان کا قانون ،ان کی کتاب ،ان کی قومیت ،انکا کعبہ اور انکا مرکز اجتماع اسی طرح انکی حکومت بھی ایک قرار دی تھی۔یعنی کرہ ارض پر مسلمانوں کا صرف ایک خلیفہ اور ایک امام ہو۔

چنانچہ خلفائے راشدین کے بعد صرف بنو امیہ کے ابتدائی دور تک مسلمانوں میں وحدت اور یگانگت کی معمولی سی جھلک نظر آتی ہے اس کے بعد کوئی ایسا دور نظر نہیں آتا جب تمام اسلامی سلطنت ایک طاقت پر اکٹھی رہی ہو۔مختلف وقتوں میں مختلف دعویدار اٹھے جس کا بیر جم گیا خود مختارانہ ڈکٹیٹر شپ جاری کرنے لگا تو مسلمان تفرقہ و انتشار کا شکار ہونے لگے۔نتیجتاً مسلمانوں کے دلوں سے خلافت اور امامت کی قدر بھی جاتی رہی۔

جب مسلمانوں نے اس بابرکت نعمت کی ناقدری کی تو جادہ انحطاط کی طرف گامزن ہو گئے۔اقبال کی جگہ ادبار بلندی کی جگہ پستی ترقی کی جگہ تنزل عظمت کی جگہ ذلت حکومت کی جگہ محکومی بالآخر زندگی کی جگہ موت ان پر چھا گئی اس لئے وہ ان برکات سے محروم ہو گئے جو خلافت راشدہ سے وابستہ تھیں۔ایسے تفرقہ و انتشار کے زمانہ کیلئے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے امت محمدیہ کیلئے یہی علاج تجویز فرمایا تھا کہ:

تَلْزِمْ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ اِمَامَهُمْ قُلْتُ فَاِنْ لَم يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا اِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى ذَالِكَ۔

(بخاری کتاب الفتن باب کیف الامر اذالم تکن جماعة)

یعنی جب مسلمانوں کے بہت سے فرقے ہو جائیں گے تو اس وقت ایک فرقہ ایسا ہوگا جو جماعت کہلائے گا۔ان کا ایک واجب الاطاعت امام ہوگا اس جماعت کو لازم پکڑنا اور اس کے ساتھ شامل ہو جانا اور جن کا کوئی امام اور جماعت نہیں وہ پراگندہ لوگ ہوں گے ان تمام فرقوں کو چھوڑ کر جنگل میں نکل جانا۔خواہ وہاں تجھے بھوکا رہ کر مرتے دم تک درخت کی جڑیں چبانا پڑے۔وہیں رہنا یہ تیرے حق میں بہتر ہوگا بہ نسبت اسکے کہ ان پراگندہ فرقوں سے تیرا تعلق ہو۔

چنانچہ الٰہی وعدہ اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانہ میں جماعت احمدیہ ہی وہ واحد جماعت ہے جسمیں یہ بابرکت روحانی نظام قائم ہے۔ لہذا آج ہم ببانگ دہل یہ کہہ سکتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ہی آیت استخلاف کی مصداق ہے۔اور جماعت احمدیہ جملہ روحانی برکات سے مالا مال ہو رہی ہے۔جو خلافت سے وابستہ ہونے کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہیں۔

خلافت احمدیہ کا مستقبل:

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔جماعت اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے۔کوئی بدخواہ...... اب خلافت احمدیہ کا بال بیکا نہیں کر سکتا۔اور جماعت اسی شان سے ترقی کرے گی۔خدا کا یہ وعدہ پورا ہوگا کہ کم از کم ایک ہزار سال تک جماعت میں خلافت قائم رہے گی۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ جون 1982ء)

ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے نعمت خلافت سے نوازا ہے اس نعمت سے محروم لوگوں کا واویلا ملاحظہ فرمائیں:

فروری 1974ء میں لاہور مسلم سربراہان کانفرنس کے موقع پر مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی ایڈیٹر صدق جدید نے ''خلافت کے بغیر اندھیرا'' عنوان کے تحت لکھا:

اتنے تفرق و تشتت کے باوجود کبھی کسی کا ذہن اس طرف نہیں جاتا کہ عراق کا منہ کدھر شام کا رخ کس طرف ہے مصر کدھر اور حجاز اور یمن کی منزل کون سی ہے۔اور لیبیا کی کون سی؟

ایک خلافت اسلامیہ آج ہوتی تو اتنی چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں آج مملکت اسلامیہ کیوں تقسیم در تقسیم ہوتی۔ایک اسرائیل کے مقابلہ پر سب کی الگ الگ فوجیں کیوں لانا پڑتیں۔ترک اور دوسرے فرمانروا آج تک تنسیخ خلافت کی سزا بھگت رہے ہیں۔اور خلافت کو چھوڑ کر قومیتوں کا جو فسون شیطان نے کان میں پھونک دیا ہے وہ دماغوں سے نہیں نکلتا۔

(صدق جدید یکم مارچ 1974ء)

قارئین کرام! خلافت راشدہ کی اہمیت اور ضرورت سے کون انکار کر سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ بعض مخالفین نے بھی اس کا نظارہ کرنے کی تمنا کی ہے۔

مدیر تنظیم اہل حدیث لاہور نے 12 ستمبر 1969ء کو نہایت حسرت سے تحریر فرمایا:

''اگر زندگی کے ان آخری لحات میں ایک دفعہ بھی خلافت علیٰ منہاج نبوت کا نظارہ نصیب ہو گیا تو ہو سکتا ہے کہ ملت اسلامیہ کی بگڑی سنور جائے اور یہ روٹھا ہوا خدا پھر سے من جائے اور بھنور میں گھر ہوئی ملت اسلامیہ کی یہ ناؤ کسی طرح اس نرغہ سے نکل کر ساحل عافیت سے ہمکنار ہو جائے۔''

اخبار وکیل 15 جنوری 1927ء میں لکھا ہے:

''اس مرض کا حدوث آج سے نہیں بلکہ آج سے بہت پہلے شروع ہو چکا ہے مسلمانوں نے پہلے انفرادی زندگی میں یہود نصاریٰ کی اتباع کی اور اب اجتماعی زندگی میں کرنے لگے ہیں اس کا نتیجہ تنسیخ خلافت ہے''

اسی طرح مشہور اخبار الجمعیت دہلی 14 اپریل 1926ء میں لکھتا ہے:

''دفعتاً پردہ اٹھ گیا دنیا کو صاف نظر آ گیا کہ امت مسلمہ اگر کسی شیرازہ اور بندھی ہوئی تسبیح کا نام ہے تو آج صحیح معنوں میں امت مسلمہ ہی موجود نہیں بلکہ منتشر اوراق ہیں چند بکھرے ہوئے دانے ہیں۔چند بھٹکی ہوئی بھیڑیں ہیں جنکا نہ کوئی ریوڑ ہے نہ گلہ بان۔

مولانا ابوالحسن ندوی نے لکھا ہے:

''اس وقت عالم اسلام خلافت کے اس ضروری ادارے اور اس مبارک نظام سے محروم ہے جس کے قیام کے مسلمان مکلف بنائے گئے ہیں اور جس سے محرومی کا جرمانہ وہ مختلف شکلوں میں ادا کر رہے ہیں۔

(تعمیر حیات لکھنؤ)

اسی طرح شاعر مشرق علامہ اقبال نے خلافت کو دوبارہ واپس لانے کی تمنا ان الفاظ میں کی ہے:

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

پاکستان کا ایک ریٹائرڈ جج A . R CHENGIGE بعنوان ایک ریٹائرڈ جج ملزم کے کٹہرے میں لکھتا ہے:

''تم نے پاکستان کے قیام کی جدوجہد کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ پاکستان میں تم اپنی زندگی قرآن وسنت کے مطابق گزارو گے اور خلافت قائم کرو گے۔مگر پاکستان کے بنتے ہی تم نے اس عہد کو فراموش کر دیا۔اور آج تک نظام خلافت قائم نہیں کیا''

(نوائے وقت 31 اکتوبر 1977ء)

قارئین کتنی عجیب بات ہے کہ خدا کی قائم کردہ خلافت سے آنکھیں موند کر یہ لوگ حسرت سے آہیں بھر رہے ہیں۔ان کی قسمت میں سوائے محرومی اور ناکامی کے کچھ نہیں۔

موجودہ پر آشوب دور میں مسلمانوں کی مختلف خود ساختہ تنظیموں کی طرف سے قعر مذلت میں گھرے ہوئے مسلمانوں کو بچانے اور تنزل و پستی سے باہر نکالنے کیلئے آئے دن مختلف قسم کی تجاویز اور تدابیر پیش کی جا رہی ہیں۔مگر نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات۔ کیونکہ یہ کام خود ساختہ انجمنوں اور قائدین کے بس کا روگ نہیں ہے۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نہایت تحدی سے فرمایا ہے:

''سارا عالم اسلام مل کر زور لگا لے اور خلیفہ بنا کر دکھا دے وہ نہیں بنا سکتا کیونکہ خلافت کا تعلق خدا کی پسند سے ہے اور خدا کی پسند اس شخص پر خود انگلی رکھتی ہے جسے وہ صاحب تقویٰ سمجھتا ہے۔اس کے بعد پھر وہ متقیوں کا ایک گروہ اپنے اندر پیدا کرتا ہے''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2 اپریل 1993ء)

آخر میں دعا ہے کہ:

اللہ ہمیشہ ہی خلافت رہے قائم
احمد کی جماعت میں یہ نعمت رہے قائم
ہر دور میں یہ نور نبوت رہے قائم
یہ فضل تیرا تا بقیامت رہے قائم

❁ ❁ ❁

آپ کے خطوط...... آپ کی رائے

خدا کے واسطے اتحاد کرلیں!!

❁ مسلکی تفرقہ بندی مسلمانوں کو اس قدر تباہ و تاراج کر رہی ہے کہ آنے والی نسلیں ان مسلم جماعتوں و مسلکی علماؤں کو لعنت و ملامت کریں گی اور کر بھی رہی ہیں۔جنہوں نے اسلام میں تفرقہ بازی اور مسلک کی بناء پر اتفاق و اتحاد کو نابود کیا ہے۔جبکہ مسجد کے معنی سجدہ کرنے کی جگہ ہے۔یہ اپنی الگ الگ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا کر مسلمانوں میں پھوٹ ڈال رہے ہیں۔اسی لئے تو اب غیر مسلمین کے نظریے میں مساجد اکھاڑے اور فرقہ بندی و دہشت پسندی کی علامت بن گئی ہیں۔گجرات کا ٹاؤن داؤد کی مسجدوں کا احوال پڑھ کر بے حد رنج و افسوس ہوا کاش میں زندہ نہ رہتا تو اچھا تھا۔

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں ☆ کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

خدا کے واسطے تمام مسلک کے علماء اور مسلم جماعتیں فوری طور پر اتحاد کر لیں نہیں تو 'تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں'۔اردو اخباروں میں پڑھتے آئے ہیں اب تک کہ اس ملک میں ہندو مسلم فرقہ وارانہ فسادات اس ملک کی شناخت ہیں اور اس کے بعد مسلمانوں کی دوبارہ معاشی حالت و زندہ رہنے کیلئے مسلمان ہی کئی شہروں سے چندہ وصول کرتے ہیں اور مسلمان چندہ دے کر اپنا نام اخبار میں شائع کر کے فخر کرتا ہے۔اور ایسا ہو رہا ہے۔اب گجرات کے ٹاؤن میں جو مسلکی فساد ہوا، ایک ہی کلمہ پڑھنے والے آپس میں ان علماؤں کی وجہ سے توڑ پھوڑ جو نقصان ہوا اس کے لئے کون سے مسلک کے مسلمان چندہ دیں۔تعجب ہوتا ہے۔اتر پردیش کا ٹاؤن مبارک پور میں کیا ہوا قارئین اچھی طرح جانتے ہیں۔اللہ کے نزدیک ہم کونسا ایسا کام کر رہے ہیں جس سے اللہ خوش ہو رہا ہے۔خدا ہمیں عقل سلیم دے۔آج پوری دنیا مسلمانوں کو عیب دار و دہشت پسند محسوس کر رہی ہے۔اسلام کی غلط تصویر یہ مسلم جماعتیں اور علماء ہی پیش کر رہے ہیں۔

یوں تو سید بھی مرزا بھی ہو افغان بھی ہو ☆ تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

(محمد سمیع اللہ خان باز صدر اردو ملاپ سوسائٹی شموگہ کرناٹک)

چاوا گھاٹ (کیرلہ) میں

عالیشان اور خوبصورت مسجد ''مسجد نور'' کا افتتاح

تائید و نصرت الٰہی کے ایمان افروز واقعات ☆ افتتاح کے موقع پر جلسہ عام کا انعقاد

﴿رپورٹ:: مکرم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ﴾

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کیرلہ میں ایک اور مسجد احمدیہ کا اضافہ ہوا۔ چاوا گھاٹ میں 1980 میں جماعت قائم ہوئی تھی۔ اس جماعت کو خدا تعالیٰ نے نہایت عالی شان، خوبصورت، دو منزلہ مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

مکرم اے پی کنجا موصاحب امیر جماعت احمدیہ کیرلہ نے مورخہ ۱۴؍اپریل ۲۰۰۲ء بروز اتوار قبل از نماز ظہر اجتماعی دعا کے ساتھ مسجد کا افتتاح فرمایا۔ اس مسجد میں پہلی نماز خاکسار نے پڑھائی۔

شام ساڑھے چار بجے مسجد احمدیہ کے نزدیک کھلے گراؤنڈ میں مکرم عبد الرحمٰن صاحب تنگل صدر جماعت احمدیہ چاوا گھاٹ کی زیر جلسہ عام منعقد ہوا۔ مکرم مولوی ٹی ایم محمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اس کے بعد مکرم حمزہ صاحب نے اپنے استقبالیہ خطاب میں تعمیر مسجد کے سلسلہ میں پیش آمدہ مختلف رکاوٹوں اور پھر اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت کا ذکر کیا۔ مکرم صوبائی امیر صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں مسجد کے آداب اور ہر مسجد کی تعمیر کے پیچھے جو افضال الٰہی نازل ہوتے رہے ہیں ان کا ذکر کیا۔

مکرم امیر صاحب کے خطاب کے بعد مکرم پروفیسر عبد الجلیل صاحب امیر جماعت احمدیہ کرونا گا پلی، خاکسار محمد عمر، مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب مبلغ کوچین، مکرم مولوی محمود احمد صاحب مبلغ پتہ پیریم نے تقاریر کیں۔ مکرم محمد شریف صاحب نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔ مکرم امیر صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح یہ بابرکت تقریب حسن و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

اس تقریب میں شمولیت کے لئے سینکڑوں کی تعداد میں کیرلہ کے طول و عرض سے احباب تشریف لائے۔

اس مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کے نزول رحمت کے نشان بھی نہایت ایمان افروز ہیں۔ یہاں مسجد بنانے کے لئے مکرم محی الدین کنجو صاحب آف کرونا گاپلی کی اہلیہ محترمہ رابعہ بی صاحبہ نے حضور انور کی منظوری سے اخراجات ادا کرنے کی پیشکش فرمائی

فجزاھا اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ۔

اس کے بعد مناسب جگہ پر ایک قطعہ زمین خریدنے کی کوشش کی گئی۔ احمدیوں کو جگہ فروخت کرنے کے لئے کوئی مسلمان تیار نہیں ہو رہا تھا۔ بالآخر ایک شخص مکرم پی محمد علی صاحب لب سڑک اپنا قطعہ زمین فروخت کرنے پر آمادہ ہوئے۔ اس پر انہیں شدید مخالفت اور بہت ساری دھمکیوں کا سامنا کرنا پڑا کئی قسم کے مقدمے ان پر دائر کئے گئے۔ جو سب کے سب خارج ہوئے اور مخالفوں کو خود ہی شرمندہ ہونا پڑا موصوف حج کا ارادہ رکھتے تھے۔ اور حج کو روانگی سے قبل انہوں نے بیعت بھی کر لی۔ حج کے بعد ارض مقدسہ میں ہی اللہ کی طرف سے انہیں بلاوا آ گیا اور وہیں محفوظ مقام پر ان کی تدفین ہوئی۔

مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں ملاؤں نے بہت مخالفت کی۔ ایک ملانے ایک جلسہ عام میں برملا کہا کہ میں اب اجمیر جا رہا ہوں دو ہفتہ میں ہی واپس آؤنگا۔ اس کے بعد مسجد کو منہدم کر کے ہی دم لوں گا۔ لیکن خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ چند دن کے بعد اس ملاں کے فوت ہو جانے کی خبر اخباروں کے ذریعہ ملی اس طرح اس کے مسجد کے انہدام کا منصوبہ قبر میں جا پڑا۔

کئی اخباروں نے مسجد کی تصویر کے ساتھ اس کے افتتاح کی خبر دی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو نہایت بابرکت اور احمدیت کی ترقی کا موجب بناوے

☆☆☆

دیونکل، سرکل دیودرگ (کرناٹک) میں مسجد احمدیہ کا افتتاح

دیونکل ایک نئی جماعت ہے۔ یہاں اللہ کے فضل سے سبھی احمدی ہیں۔ یہاں مسجد نہیں تھی۔ اس گاؤں کے ایک مخلص احمدی نے مسجد کیلئے مفت جگہ دی جہاں پر الحمد للہ ایک خوبصورت مسجد بنائی گئی۔ یہ جماعت یعنی دیونکل اس علاقہ کے ارد گرد پھیلی ہوئی بیس نئی جماعتوں کے لئے بطور مرکز کے ہے۔

اس مسجد کا افتتاح مکرم مولوی محمد نسیم خان صاحب نگران دعوت الی اللہ صوبہ کرناٹک و صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے نماز عشاء پڑھا کر کیا۔ اس تقریب میں جماعتی عہدیداروں کے علاوہ مضافات سے کئی جماعتوں کے نمائندگان بھی تشریف لائے۔ اس موقع پر ایک مختصر جلسہ بھی رکھا گیا۔ جس میں نو مبائعین نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

(حفیظ احمد الہ دین مبلغ سلسلہ)

تقریب رخصتانہ

میرے بڑے بیٹے عزیز مجیب الرحمٰن خان معلم کی رخصتانہ کی تقریب ۲۱؍اپریل ۲۰۰۲ کو ہمراہ عزیزہ انوارہ بیگم صاحبہ بنت مکرم جناب اکبر خان صاحب آف کیرنگ (اڑیسہ) عمل میں آئی۔ اس رشتہ کے جانبین کے لئے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ایوب الرحمٰن خان، پنکال، اڑیسہ)

جالندھر (پنجاب) میں رام چندر جی کی یوم پیدائش پر وسیع جلسہ کا انعقاد

مرکز سلسلہ قادیان سے احمدیہ وفد کو شمولیت کی دعوت

۳۱؍مارچ ۲۰۰۲ بروز اتوار شری رام چندر جی کی یوم پیدائش کے سلسلہ میں جالندھر شہر میں جناب وجے کمار چوپڑہ چیف ایڈیٹر ہند سماچار گروپ کی صدارت میں 'رام نومی اتسو کمیٹی' کی طرف سے ایک جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ اس جلسہ میں جہاں دیگر مذاہب کے نمائندگان کو مدعو کیا گیا تھا وہاں جناب وجے چوپڑہ جی نے جماعت احمدیہ کو بھی خصوصی دعوت دی تھی۔ اس جلسہ میں بہت سے مذہبی بزرگوں کے علاوہ علاقہ کے ایم ایل اے اور ایم پی اور معززین شامل ہوئے۔

مرکز کی طرف سے مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نگران دعوت الی اللہ پنجاب و ہماچل، مکرم مولوی محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ، مکرم چوہدری عبد الواسع صاحب نائب ناظر امور عامہ، مکرم مولوی نصر الحق صاحب معلم ہوشیار پور اور خاکسار پر مشتمل وفد اس جلسہ میں شامل ہوا۔

اسلام کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے نمائندہ مکرم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نگران دعوت الی اللہ پنجاب و ہماچل نے نہایت پر زور خطاب فرمایا۔ آپ نے اسلام کی امن بخش وزریں تعلیمات کو اتنے حسین انداز اور دلربا پیرایہ میں بیان فرمایا کہ حاضرین جلسہ نے نہایت خاموشی سے آپ کے لیکچر کو سنا۔ آپ کے خطاب کو ذی علم احباب نے بہت پسند کیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کے بڑھ چڑھ کر نتائج ظاہر فرمائے اور جو غلط فہمیاں اسلام جیسے حسین مذہب کے تئیں غیروں کے دلوں میں جم گئی ہیں ان کو دور کرے آمین۔

(شمس الدین امروہی مبلغ سلسلہ جالندھر)

داخلہ مدرسہ احمدیہ قادیان

مدرسہ احمدیہ کا تعلیمی سال یکم اگست ۲۰۰۲ سے شروع ہو رہا ہے۔ خواہشمند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ درخواستیں مطلوبہ فارم پر نظارت کو ارسال کریں۔ داخلہ فارم نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

(ناظر تعلیم)

شرائط داخلہ::

(۱)...درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کے لئے تیار ہو۔ (۲)...جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو (۳)...تعلیم کم از کم میٹرک ہو (۴)...قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔ (۵)...عمر سترہ سال سے زائد نہ ہو۔ استثنائی صورت میں چھوٹ دئے جانے کے بارہ میں غور ہو سکیگا۔ (۶) امیر جماعت / صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلہ کے لئے موزوں ہے۔

درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر جماعت / صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ مع دو عدد فوٹو گراف پاسپورٹ سائز ۱۰؍جولائی ۲۰۰۲ تک ارسال کریں۔ اس کے بعد موصول ہونے والے فارم داخلہ قابل تسلیم نہ ہونگے۔

تحریری ٹیسٹ و انٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلباء کو ہی مدرسہ احمدیہ میں داخل کیا جائیگا۔

دفتر کی طرف سے باقاعدہ آپ کا داخلہ فارم ملنے پر کوائف کا جائزہ لیکر امیدوار کو قادیان آنے کی اطلاع ملنے پر ہی داخلہ کے لئے آئیں۔

امیدوار کو سفر کے آمد و رفت کے اخراجات خود برداشت کرنے ہونگے۔ داخلہ ٹیسٹ میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے تمام اخراجات خود کرنے ہونگے۔

طلباء آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم سرد کپڑے رضائی بستر وغیرہ ہمراہ لیکر آئیں۔

نصاب داخلہ::

تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہوگا۔

اردو:: ایک مضمون۔ ایک درخواست۔ گرامر۔ نیز تحریری پرچہ میں دینی معلومات پر سوالات اسلام اور احمدیت کے متعلق شامل ہونگے۔

انگلش:: مضمون، درخواست، اردو سے انگریزی، انگریزی سے اردو، گرامر۔

انٹرویو:: اسلامیات، جنرل نالج، انگلش ریڈنگ، اردو ریڈنگ، قرآن کریم ناظرہ۔

حفظ کلاس::

داخلہ کے لئے عمر دس بارہ سال سے زائد نہ ہو۔ امیدوار کو قرآن کریم ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھنا آنا ضروری ہے۔

درخواست دعا

مکرم امام خان صاحب آف کیرنگ پولیس کی ٹریننگ کیلئے 'کوراپوٹ' جا رہے ہیں۔ ان کی کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۲۰۰ روپے۔

(مینیجر بدر)

صوبہ کیرلہ میں تبلیغی مساعی

وسیع پیمانے پر پبلک جلسوں کا انعقاد

{رپورٹ: مکرم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ}

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی منشاء مبارک کے مطابق کیرلہ کے طول و عرض میں دعوت الی اللہ کے فرائض نہایت احسن رنگ میں سرانجام پا رہے ہیں۔ کیرلہ کی اکثر جماعتوں کے زیر اہتمام پبلک جلسے، تبادلہ خیالات، تقسیم لٹریچرز وغیرہ نہایت کامیابی سے جاری و ساری ہیں۔

جماعت احمدیہ کالیکٹ کے زیر اہتمام کالیکٹ شہر اور اس کے مضافات میں پبلک جلسوں کا جال بچھایا گیا۔ اس طرح ہزاروں افراد تک پیغام حق پہنچانے کی توفیق ملی۔ ایک ماہ کے اندر ۱۳ مقامات پر ۲۴ پبلک جلسے ہوئے۔ ہر جلسہ کی صدارت مکرم اے پی کنجا مو صاحب صوبائی امیر کیرلہ نے فرمائی۔ آپ کے علاوہ ہر جلسہ کو خاکسار محمد عمر، مکرم اے ایم محمد سلیم صاحب ایڈیٹر ستیہ دوتن نے خطاب کیا۔ بعض جلسوں میں مکرم مولوی ایم علی کنجو صاحب اور مکرم ایم ایچ ثنا احمد صاحب کی بھی تقاریر ہوئیں۔ مقررین نے وفات مسیح، حقیقت ختم نبوت، ظہور و علامات امام مہدی، صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام وغیرہ موضوعات پر تقاریر کیں۔

اللہ کے فضل سے ہر جلسہ میں غیر احمدی احباب غیر معمولی طور پر شریک ہوتے رہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ اللہ تعالیٰ انہیں حق و صداقت کو شناخت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ☆☆☆

صوبہ ہماچل کی ڈائری

☆ کھجن ضلع کانگڑہ میں جلسہ مذاہب عالم کا انعقاد ☆ شملہ میں تبلیغی مساعی

{مکرم محمد یوسف انور صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان}

ہماچل پردیش کے ضلع کانگڑہ موضع کھجن میں جماعت احمدیہ کا پانچواں مذاہب عالم کانفرنس 28 اپریل 2002ء کو منعقد ہوا۔

اس سلسلہ میں خاکسار نے ریاست کے اعلیٰ حکام کو جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی۔ خاکسار نے شملہ میں راج بھون پہنچکر گورنر ہماچل کو جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی۔ سیکریٹریٹ پہنچکر چیف منسٹر ہماچل پردیش کو دعوت نامہ دیا۔ علاوہ ازیں آکاشوانی اور دور درشن کو بھی جلسہ کے انعقاد کے بارہ میں بتایا گیا جس پر انہوں نے جلسہ کے انعقاد کی خبریں نشر کیں۔ مورخہ 26-4-2002 کو ڈائرکٹر جنرل پولیس اے کے پوری سے ان کے دفتر میں ملاقات کی اس موقعہ پر آئی جی اور ڈی آئی جی سے بھی ملاقات کا موقع ملا۔ خاکسار نے جلسہ کے انعقاد کے بارہ میں انہیں بتاتے ہوئے شمولیت کی دعوت دی۔ اسی طرح یونیورسٹی کے پروفیسر صاحبان۔ وائس چانسلر۔ ڈپٹی کمشنر شملہ، سابق چیف منسٹر ویر بھدر سنگھ اور دیگر معززین سے ملاقات کر کے ان کو جلسہ کے بارہ میں بتایا اور شمولیت کی دعوت دی۔

ہماچل پردیش کے لوگ بہت ملنسار ہیں جملہ افسران اور ان کے کارندے خندہ پیشانی سے پیش آتے ہیں۔ جب بھی اعلیٰ حکام سے ملاقات کی کوشش کی گئی تو فوراً اس کی اجازت دے دی جاتی۔ ہماچل پردیش بہت ہی خوبصورت صوبہ ہے۔ اس کو پنجاب، جموں کشمیر، ہریانہ، یوپی کے صوبہ جات کی سرحدیں لگتی ہیں۔ نیز چین کی سرحد بھی لگتی ہے۔ یہاں کانگڑہ، دھرم شالہ، ڈلہوزی، کلو، منالی وغیرہ کئی مقامات قابل دید ہیں۔ یہ صوبہ بہت امن و شانتی والا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس صوبہ میں ہمیشہ امن و سلامتی قائم رکھے۔ ☆☆☆

دعائے مغفرت

افسوس میری والدہ، محترمہ آمنہ بیگم سولجہ صاحبہ ۱۱ فروری ۲۰۰۲ کو صبح چھ بجے ۷۳ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جن دنوں والد صاحب نے بیعت کی تھی انہیں دنوں مجھ سے بڑے بھائی مظفر عالم سولجہ پانچ برس کی عمر میں اوپر کی منزل سے گر کر وفات پاگئے۔ میری امی نے بڑے صبر کے ساتھ اس صدمہ کو برداشت کیا۔ لوگوں نے تمسخر کیا کہ قادیانی ہونے کی وجہ سے یہ حادثہ ہوا ہے۔ امی جان اپنے خاندان میں اکیلی احمدی تھیں اور انہوں نے بہت مخالفت برداشت کی۔ لیکن کبھی بھی آپ کے پائے ثبات میں ادنیٰ سی لغزش بھی نہیں آئی اور حق کی خاطر اپنے بہت بڑے کنبہ کو چھوڑ دیا۔ آپ بارہ سال کانپور کی صدر لجنہ رہیں۔

میری والدہ تہجد گزار، صوم و صلوٰۃ کی پابند، بہت مہمان نواز، خوش اخلاق، بہت شفقت کرنے والی، صابرہ خاتون تھیں۔ مورخہ ۱۲ تاریخ کو آپ کا جنازہ چھوٹے بھائی اور بہنوئی کانپور سے قادیان لائے۔ عاجزہ بھی دہلی سے اپنی بچی کے ہمراہ قادیان پہنچی اور اس طرح ہمیں بھی چہرہ دیکھنا نصیب ہوا۔ بعد نماز عشاء محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین عمل میں آئی۔ احباب سے والدہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(شہناز بانو مقیم دہلی)

حیدرآباد کی ڈائری

جلسہ مسیح موعودؑ ☆ خدمت خلق ☆ بک سٹال ☆ تربیتی جلسہ ☆ وقار عمل ☆ تعلیمی کلاسز

{مکرم مولوی سید طفیل احمد شہباز صاحب مبلغ حیدرآباد}

جلسہ یوم مسیح موعود

۲۴ مارچ بروز اتوار مسجد احمدیہ مومن منزل میں مکرم امیر صاحب حیدرآباد کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود کا انعقاد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم فضل العابد صاحب، مکرم شیخ ابراہیم صاحب، مکرم حمید احمد صاحب غوری، مکرم خواجہ حمید احمد صاحب انصاری، مکرم ڈاکٹر صالح محمد صاحب الہ دین، ان مقررین نے سیرت مسیح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

آخر میں مکرم امیر صاحب حیدرآباد نے اپنے صدارتی خطاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہونے والے اعتراضات کا جواب دیا بعدہ اجتماعی دعا کرائی اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں سکندرآباد کے احباب بھی شامل ہوئے۔

خدمت خلق

ایم ٹی اے کو گھر گھر تک پہنچانے کے سلسلہ میں خدام نے دو حلقوں میں خاص طور پر کام کیا۔ فلک نما میں مکرم حمید احمد صاحب غوری کے گھر سے ۱۲ گھروں میں کنکشن دئے گئے جبکہ حلقہ جلال کوچہ میں پانچ گھروں میں۔

فلک نما، حلقہ سنتوش نگر اور حلقہ جلال کوچہ میں 3 ہومیوپیتھی ڈسپنسری کا قیام عمل میں آیا ہے۔ مکرم حمید احمد صاحب غوری مکرم بشیر احمد صاحب RTC اور مکرم عبدالقیوم صاحب علی الترتیب ہر سہ ڈسپنسریوں میں مریضوں کا روزانہ علاج کر رہے ہیں۔

بک سٹالز

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیدرآباد میں دو بک سٹالز مسلسل کام کر رہے ہیں۔ ایک بک سٹال روزانہ لگایا جاتا ہے جبکہ دوسرا ہفتہ میں ایک بار۔ ہر روز لگایا جانے والا بک سٹال "احمدیہ بک سٹال" کے نام سے مسجد احمدیہ جوبلی ہال کے نیچے لگایا جاتا ہے۔ ہر دو بک سٹال کے ذریعہ اللہ کے فضل سے تبلیغ اور پیغام حق پہنچانے کے اچھے مواقع میسر آتے ہیں۔ اسی طرح تبلیغی خطوط بھی بکثرت لکھے جاتے ہیں۔

تربیتی جلسہ

مکرم شیراز احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی آمد پر ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم شجاعت حسین صاحب ناظم تبلیغ حیدرآباد نے پہلی تقریر کی اور خدام کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ اس کے بعد مکرم شیراز احمد صاحب نے خطاب فرمایا اور خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ نیز آپ نے ایم ٹی اے دیکھنے اور حضور انور کی کتابوں کے مطالعہ کی طرف خدام کی توجہ کو مبذول کیا۔ صدارتی خطاب سے قبل مکرم عظمت اللہ صاحب صوبائی قائد آندھرا نے بھی حاضرین سے خطاب فرمایا۔

وقار عمل

3 مارچ بروز اتوار مسجد احمدیہ جوبلی ہال میں وقار عمل کیا گیا جس میں انیس خدام و اطفال نے حصہ لیا۔ 23 مارچ جلسہ یوم مسیح موعودؑ کے موقع پر مسجد احمدیہ مومن منزل میں ۱۲ خدام و اطفال نے وقار عمل کیا۔ اسی طرح ۳۰ مارچ کو بھی جلسہ کے انعقاد کے پیش نظر مسجد احمدیہ مومن منزل میں وقار عمل کیا گیا۔

تعلیمی کلاسز

مکرم مظاہر احمد صاحب فلک نما میں قریباً ۳۵ خدام و اطفال و ناصرات کی روزانہ اردو عربی کلاس لیتے ہیں۔ بہت محنت سے کام کر رہے ہیں۔ سنتوش نگر میں مکرم مصور احمد صاحب خدام اطفال و ناصرات کی کلاس لے رہے ہیں۔ ☆☆☆

ریوٹن، آسنور (کشمیر) کی نئی مسجد میں جلسہ عام

مورخہ ۲۴ مارچ کو جماعت احمدیہ آسنور سے ملحق بستی ریوٹن میں نئی تعمیر شدہ مسجد احمدیہ میں پہلا جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت خاکسار نے کی۔ عزیز منتظر مطیع نے نظامت کے فرائض انجام دئے۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم سعید احمد صاحب زعیم حلقہ اور مکرم عبدالمجید صاحب بٹ سکریٹری وقف جدید جماعت احمدیہ آسنور نے صداقت مسیح موعودؑ اور آداب مسجد پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ان کے بعد عزیز منتظر مطیع نے موعود اقوام عالم کی سیرت و سوانح بیان کی۔

آخر پر خاکسار نے اپنی صدارتی تقریر میں احباب جماعت کو اس نو تعمیر شدہ مسجد شریف کو آباد رکھنے کی تلقین کرتے ہوئے موجودہ دور میں جماعت احمدیہ کی خدمت انسانیت پر روشنی ڈالی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ بابرکت اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(سید ناصر احمد ندیم خادم سلسلہ آسنور)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے عاجزہ کی بیٹی امۃ القدوس اہلیہ طارق ولید ٹرنسٹر کو بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام فریحہ نصرت جہاں ہے جو وقف نو کی مجاہدہ ہے۔ بچی کے نیک صالح متقی خادم دین اور والدین کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۵ یورو۔

(امۃ القیوم والدہ طاہر احمد ہمبرگ، جرمنی)

آئینۂ پاکستان

پاکستان میں شیعہ فرقہ کے اجتماع میں بم دھماکہ

موصولہ اطلاعات کے مطابق 25 اپریل کو آدھی رات وسطی پاکستان کی ایک مسجد میں زبردست بم دھماکہ میں بارہ عورتیں اور بچے ہلاک ہوئے۔ جہاں ہزاروں شیعہ مسلمان اکٹھے ہوئے تھے۔ جس میں پنجاب قصبہ بکھر کی مسجد میں 23 اشخاص بھی زخمی ہوئے۔ لیکن لوگوں کا کہنا ہے کہ اس بم دھماکہ کے لیے شیعہ اور سنی مسلمانوں میں چناؤ ذمہ دار ہے ایک پولیس افسر نے بکھر میں بم دھماکہ کے بعد بتایا کہ آٹھ یا نو اشخاص مارے گئے۔ اور بیشتر زخمیوں میں عورتیں شامل ہیں۔ تاہم ہسپتال کے حکام نے بعد ازاں بتایا کہ نو عورتیں اور دو بچے مارے گئے۔ اور آٹھ اشخاص کو جنہیں معمولی زخم آئے تھے ہسپتال سے ڈسچارج کر دیا گیا۔ شیعوں کے سالانہ مذہبی اجتماع کیلئے ہزاروں شیعہ مسجد میں جمع تھے۔ شیعہ اور سنی فرقہ میں تشدد میں پچھلی ایک دہائی کے دوران پاکستان میں سینکڑوں لوگ مارے جا چکے ہیں پاکستان کی چودہ کروڑ کی آبادی میں پندرہ فیصد شیعہ مسلمان ہیں۔ دونوں فرقوں میں تناؤ 1979ء میں پڑوسی ایران میں اسلامی انقلاب کے بعد پیدا ہوا۔ اسلام فرقہ کے دو شاخوں کے لوگ اکٹھے کھاتے پیتے اور کام کرتے ہیں۔ لیکن ان میں سے ایک دوسرے فرقے میں شادیاں شاذ ہی ہوتی ہیں۔ پاکستان کے صدر جنرل پرویز مشرف نے جنوری میں اپنی تقریر میں فرقہ وارانہ انتہا پسندی کو ختم کرنے کا حلف لیا تھا اور سینکڑوں سنی اور شیعہ انتہا پسندوں کو گرفتار کر لیا تھا لیکن ثبوت نہ ملنے کی وجہ سے ان میں سے بیشتر کو رہا کر دیا گیا ہے۔ مقامی پولیس افسر محمد الطاف نے کہا ہے کہ پولیس کو شبہ ہے کہ یہ ٹائم بم کا دھماکہ تھا دھماکہ بہت زوردار تھا انسانی جسم فضا میں اڑ گئے اور ہر جگہ خون ہی خون بکھرا ہوا تھا۔ یہ دھماکہ سنی اور شیعہ فرقوں میں چلی آ رہی رقابت کا نتیجہ ہے۔

پاکستان کے قبائلی علاقوں میں خانہ جنگی جیسی حالت پیدا ہو گئی

افغانستان کی سرحد پر واقع پاکستان کے قبائلی علاقوں میں امریکہ اور پاکستان کی طرف سے القاعدہ اور طالبان عناصر کے خلاف مشترکہ کاروائی سے خطہ میں دھماکہ خیز صورت حال پیدا ہو گئی ہے اور میڈیا کی خبروں میں بتایا گیا ہے کہ اسلام آباد ان علاقوں میں امریکن فوجوں کو کاروائی کی اجازت دینے کی پالیسی پر نظر ثانی کر سکتا ہے۔ فرائڈے ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق اسلام آباد قبائلی علاقوں میں امریکن فوجوں کو کاروائی کی اجازت دینے کی پالیسی پر نظر ثانی شاید کرنے پر مجبور ہو جائے میڈیا کی خبروں میں بتایا گیا ہے کہ افغانستان کی سرحد پر واقع پاکستانی قبائلی علاقوں میں خانہ جنگی جیسے حالات ہیں اس لیے پاکستان اپنی پالیسی پر نظر ثانی کر رہا ہے سینئر سرکاری افسروں کے حوالہ سے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ شمالی وزیرستان ایجنسی میں القاعدہ اور طالبان ممبروں کی تلاش کیلئے امن و انتظام کی سنگین صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ فرائڈے ٹائمز نے لکھا ہے کہ 26 اپریل کو میران شاہ قصبہ کے قریب مذہبی درسگاہ کے باہر چند امریکن نظر آئے جبکہ پاکستانی فوج کے کمانڈوز نے اندر تلاشی لی۔ فرائڈے ٹائمز نے لکھا ہے کہ صورت حال فی الحقیقت کشیدہ ہے اور چھاپہ کے بعد فرائڈے ٹائمز کے نامہ نگار نے چند بڑے مذہبی مدرسوں کی حفاظت کیلئے سینکڑوں والنٹیئرز کو مورچہ سنبھالے ہوئے دیکھا۔ بلوچستان پوسٹ میں حال ہی میں ایک خبر شائع ہوئی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ 30 اپریل کے ریفرنڈم میں جیت کے باوجود صدر پرویز مشرف کو افغانستان سرحد سے ملنے والے قبائلی علاقوں میں خانہ جنگی کے امکان کا سامنا ہے جس سے خطہ میں مخدوش حالت پیدا ہو گئی ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ اگر کوئی یہ خیال کرتا ہے کہ جنگ قبائلی علاقوں تک ہی محدود رہے گی تو وہ غلطی پر ہے۔ یہ بات یقینی ہے کہ قبائلی جنگ بالآخر اسلام آباد اور لاہور جیسے شہروں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔ کوئٹہ اور پشاور جیسے شہروں کا تو کہنا ہی کیا۔ یہاں پہلے ہی بہت زیادہ قبائلی اثر و رسوخ ہے۔ اس نے پوچھا ہے کہ آیا مسعود یوسف زئی آفریدی یا وزیر قبائلی دیوالیہ چیف آف آرمی سٹاف کے حکام کی تعمیل کرتے رہیں گے یا اپنے بھائیوں کے خلاف لڑیں گے اخبار نے کہا ہے کہ قبائلی عملہ کی طرف سے حکم عدولی کا مطلب خانہ جنگی ہو گا اور جنرل کیلئے یہ شروع کرنا تو آسان ہو گا لیکن ملک کیلئے اس سے نجات پانا زیادہ مشکل ہو گا فرائڈے ٹائمز نے کہا ہے کہ گذشتہ سوموار شمالی وزیرستان ایجنسی کی سپین وان تحصیل میں جرگہ ہوا جس میں مختلف قبیلوں سے کہا گیا کہ وہ مذہبی درسگاہوں پر مزید حملوں کے خلاف حفاظت کیلئے مسلح والنٹرز بھرتی کریں۔ قبائلی لیڈروں نے 250 والینٹرز بھرتی کیئے جنہیں کہ موت کے سکواڈ کہا جاتا ہے ہفتہ وار نے سرکاری افسروں کے حوالہ سے کہا ہے کہ ان کی تعداد دس ہزار تک پہنچ سکتی ہے کیونکہ دوسرے قبیلے بھی اس پر عمل کریں گے۔

ایران میں زلزلہ کے جھٹکے

ایران کے مغربی حصے میں 25 اپریل کی رات زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے اس زلزلہ میں ایک شخص ہلاک اور 40 دیگر زخمی ہو گئے ہیں ایرانی خبر رساں ایجنسی ارنا کے مطابق زلزلہ کی شدت ریکٹر پیمانہ پر 4.8 ناپی گئی ہے زلزلہ کی وجہ سے عراق سرحد کے نزدیک سونگھور شہر اور اس کے آس پاس میں کچھ عمارتیں منہدم ہو گئیں۔ زلزلہ مقامی وقت کے مطابق رات دو بج کر بیس منٹ پر محسوس کیا گیا اس کے بعد دوبار پھر جھٹکے محسوس کئے گئے اور لوگ گھبراہٹ میں سڑکوں پر نکل آئے۔

پادریوں کی بدکاریاں اور پوپ کی پریشانیاں

رومن کیتھولک پادریوں کے خلاف بڑھتی ہوئی شکایتیں پوپ کو پریشان کر رہی ہیں کہ وہ عیسائیت کے نظریات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے سکولوں کے بچوں کو اپنی جنسی ہوس کیلئے استعمال کرتے ہیں صرف بچے ہی نہیں بلکہ بڑی عمر کے نوجوان بھی پادریوں کی طرف سے قابو کر لئے جاتے ہیں۔ اور پادری اک طرف گرجوں میں نیک چلنی کا پرچار کرتے ہیں اور دوسری طرف بچوں اور نوجوانوں سے بدکاری کرتے ہیں۔ عیسائیت میں شراب پینا منع نہیں ہے بلکہ کئی مذہبی رسموں میں شراب کا استعمال کیا جاتا ہے لیکن پادریوں اور مذہب کا پرچار کرنے والی عورتوں کو تمام عمر کنواری رہنا پڑتا ہے اس کیلئے سبھی حلف لیتے ہیں لیکن اس حلف کی خلاف ورزی کرنے کے واقعات بڑھتے جا رہے ہیں امریکہ کی ایک یونیورسٹی نے اس معاملہ کی جانچ کرنے کے بعد لکھا ہے گزشتہ کئی برسوں میں کئی بڑے پادریوں نے پریشان ہو کر مانگ کی ہے کہ اس بدکاری کے معاملوں کی باقاعدہ طور پر جانچ کروائی جائے تو بڑے پادریوں نے یہ مانگ ٹھکرا دی اور کہا کہ ہم نہیں چاہتے کہ جانچ کی جائے اور چرچ بدنام ہو جائے ایک چرچ نے لکھا ہے کہ چرچ نے آج تک اس بات کا ریکارڈ ہی نہیں رکھا کہ کتنے پادریوں نے بچوں کو اپنی جنسی ہوس کا نشانہ بنایا اور کتنے پادریوں کو سزا دی گئی البتہ جن نوجوانوں اور بچوں کو پادریوں نے اپنی جنسی ہوس کا نشانہ بنایا انکی شکایتوں پر کچھ لوگوں نے جانچ کی فلاڈلفیا کے ایک چرچ نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ 35 پادریوں نے جنسی ہوس کیلئے عیسائیت کے نظریات کی خلاف ورزی کی۔ ڈیلاس میں پیڑتوں کے وکیلوں سلویا ڈیمرسٹ نے سینٹ پال گرجے سے تعلق رکھتے ہوئے وکیل جیفری انڈرسن نے اپنی رپورٹ میں بتایا کہ ان کے مطابق امریکہ میں ایک ہزار سے زیادہ پادریوں نے یہ کرتوت کی۔ ان کی فہرست میں ان پادریوں کے نام درج ہیں۔ یہ نہیں بتایا گیا کہ ان میں سے کتنے بعد میں بے گناہ قرار دئے گئے یا انہیں الگ کر دیا گیا۔ ایک رپورٹ کے مطابق امریکہ میں 4625 پادری اس طرح کی حرکتیں کرنے کیلئے بدنام ہیں۔ کچھ سائنس دانوں نے جانچ کے بعد لکھا ہے کہ ایک تو کئی پادری بچوں کو اپنی جنسی ہوس کیلئے استعمال کرتے ہیں اور دوسرے کچھ ایسے پادری بھی ہیں جو دوسروں کو اپنے آپ سے بدفعلی کرنے کی دعوت دیتے ہیں جانچ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ قصوروار پادری بالغ نوجوانوں سے بھی عیاشی کرتے ہیں اور انکی تعداد بڑھ رہی ہے ایک ڈاکٹر نے کہا ہے کہ جانچ سے معلوم ہوا کہ جن پادریوں نے رنگ رلیاں منائی ہیں ان میں بڑی تعداد نوجوانوں کی ہے ہاپکنز یونی ورسٹی کے ایک پروفیسر ڈاکٹر پریڈ برلن کا کہنا ہے کہ اس برے کام کا خاتمہ کرنا مشکل ہے۔

مدرسہ مظاہر علوم جدید کے مدرس مفتی اسرار پر پوٹو کا نفاذ

سہارنپور 27 مارچ (سہارا خبر) پاکستانی انتہا پسند تنظیم حرکت الجہاد الاسلامی سے تعلق رکھنے کے الزام میں قید مدرسہ مظاہر علوم جدید کے مدرس مفتی اسرار پر پوٹو قانون نافذ کئے جانے کی خبر ہے۔ مفتی اسرار گذشتہ ڈیڑھ ماہ سے یہاں ضلع جیل میں بند ہیں اب ان کو یہاں سے دہلی منتقل کر دیا گیا ہے۔

ضلع جیل حکام کے حوالہ سے دی گئی خبر کے مطابق ضلع جیل حکام کو پوٹو قانون کے تحت معاملوں کی سماعت کرنے والی خصوصی عدالت سے احکامات ملے تھے کہ مفتی محمد اسرار کو دہلی منتقل کر دیا جائے، ان احکامات کی تعمیل کر دی گئی ہے۔

غور طلب ہے کہ سہارنپور پولیس نے مفتی اسرار کو ان کے آبائی گاؤں علی پورہ ضلع سہارنپور سے 15 فروری کو گرفتار کیا تھا اور 16 فروری کو مبینہ طور پر مفتی اسرار کی نشان دہی پر مدرسہ مظاہر العلوم جدید سے پولیس کاروائی کے دوران ایک غیر ملکی ساخت کا پستول برآمد کیا گیا تھا اور پولیس نے مفتی اسرار کو دفع 1208-121 اور 121-A کے تحت مقدمہ قائم کیا تھا اور ان کو جیل بھیج دیا گیا تھا دریں اثناء پولیس نے مفتی اسرار کو ریمانڈ پر لینے کی بھی کوشش کی تھی جس میں اس کو ناکام ہونا پڑا تھا۔ علاوہ ازیں چیف جیوڈیشل مجسٹریٹ کامنی پاٹھک کی عدالت نے مفتی اسرار کی ضمانت کی عرضی خارج کر دی تھی۔ اس کے ساتھ مفتی اسرار کی رہائی کے مطالبہ کو لے کر ضلع و شہر میں مختلف احتجاجی میٹنگیں بھی کی گئیں اور مفتی اسرار پر لگائے گئے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے صدر جمہوریہ سے ان کی رہائی کی مانگ کی گئی تھی جس کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا اور مفتی اسرار کو گزشتہ شام یہاں چیف جیوڈیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں پیشی کے بعد پوٹو قانون کے معاملات کی سماعت کرنے والی خصوصی عدالت کے حکم پر دہلی منتقل کیا گیا ہے۔ یہ قدم ایسے وقت میں اٹھایا گیا ہے جب پارلیمنٹ میں پوٹو آرڈیننس کو قانونی شکل دئے جانے کیلئے بحث جاری تھی۔ سہارنپور کمشنری میں پوٹو کے نفاذ کا یہ پہلا معاملہ ہے۔ اس سے قبل جماعت اسلامی کے سابق ضلع ناظم مولانا عطاء الرحمٰن وجدی کو دہلی سے حراست میں لے کر سورت گجرات میں 23 افراد کے ساتھ ان کی گرفتاری دکھائی گئی تھی۔ ان سب گرفتار شدگان پر ملک دشمنی کے الزامات عائد کئے گئے تھے۔ (روزنامہ راشٹریہ سہارا دہلی 28 مارچ 2002)

(محمد ذاکر خان بمیالوی سہارنپور۔ یوپی)

درخواست دعا

علاقہ بنارس میں شجر احمدیت کو پھولتے پھلتے دیکھ کر علماء سوء جل رہے ہیں اور فتنہ پر فتنہ کھڑا کر رہے ہیں قارئین سے احباب جماعت کے ہر شر سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (سید قیام الدین برق مبلغ بنارس)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702

Vol:51 Wednesday 15-22 May 2002 Issue. No. 21-20

اللہ تعالیٰ کی محبت کو پانے کے لئے لازم ہے کہ

.... محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کی جائے ....

...... حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ سے اقتباس ......

سب سے پہلے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر غور اور فکر کی ضرورت ہے۔اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مطالعہ کی ضرورت ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سننے کی ضرورت ہے۔کیوں کہ اگر یہ مطالعہ سچا ہو اور فرضی وجود نہ ہو جس کو علماء پیش کرتے ہیں یعنی بڑھا چڑھا کر کرشموں کی صورت میں دکھاتے ہیں، ایک حقیقی انسان دکھائی دینے لگے آپ کو جو آپ کی طرح رہتا ہے اور اعلان کرتا ہے قل انما انا بشر مثلکم کہ دیکھو میں تم جیسا ہی انسان، تمہارے جیسا ہی بشر ہوں پھر مجھے کیا ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنے بڑے مقامات کے لئے چن لیا یہ مضمون جب تک سمجھ نہ آئے اس وقت تک آنحضرت ﷺ سے وہ محبت نہیں پیدا ہو سکتی جو گناہوں سے نجات بخش سکتی ہے یا نیکیوں میں آپ کا ہاتھ پکڑ کر آگے لے جا سکتی ہے۔آنحضرت ﷺ کی بشریت ہمارے درمیان قدر مشترک ہے اور بشریت کے مضمون پر آپ غور کریں اور پھر دیکھیں کہ کن کن مواقع پر آپ کے سامنے کون سے دو امکانات پیدا ہوئے تھے اور کن کن مقامات پر آپ نے ایک امکان کو ترک کیا اور دوسرے کو لے لیا۔پھر اس کو آپ اپنی زندگیوں پہ اطلاق کر کے دیکھیں تو اس وقت آپ کو سمجھ آئے گی کہ کتنا مشکل مضمون ہے۔اتنے مشکل چوائسز (Choices) تھے، آنحضرت ﷺ کے۔انگریزی میں کہتے ہیں چوائسز مشکل۔مطلب ہے ترجیحات۔جب بھی کوئی ترجیح کی ہے وہ مشکل کی طرف ترجیح کی ہے۔آسانی کی طرف نہیں کی اپنی ذات کے لئے۔یہاں تک کہ اللہ نے فرمایا "ظلوما جھولا" یہ شریعت کا بار اٹھانے والا کامل انسان تو اپنی ذات پر حد سے زیادہ ظلم کرنے والا ہے۔یہاں تک فرمایا "فلعلک باخع نفسک" اے میرے بندے تو اپنی جان کو ہلاک کرلے گا اتنا ظلم کر رہا ہے اپنے اوپر۔یہ ظلم کیسے کیا اپنی ذات پر، سوائے محبت کے یہ ظلم ہو ہی نہیں سکتا۔پس آنحضرت ﷺ کی ذات کے سمجھنے کا آخری نکتہ، جیسا کائنات کو سمجھنے کا آخری نکتہ کشش ثقل ہے آنحضرت ﷺ کی کائنات کو سمجھنے کا آخری نکتہ اللہ سے آپ کی محبت ہے اور وہ محبت کس طرح جلوہ گر ہوئی ہے، کس طرح اس محبت نے آپ کی کایا پلٹ دی ہے یہ جب تک نصیب نہ ہو یا اس کے لئے کوشش نہ کی جائے کیسے ممکن ہے کہ وہ غلامی نصیب ہو جو تمام گناہوں کی بخشش کا اعلان کر رہی ہو۔

پس آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مطالعہ سے، اگر آپ گہری نظر سے وہ مطالعہ کریں آپ کے اندر ایسی ایسی پاک تبدیلیاں ہونگی کہ آپ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔لیکن اس نقطہ نگاہ سے سمجھیں، ٹھہر ٹھہر کر موازنے کریں کہ آپ نے یہ کیا، یہ کیا۔میں جب صبح اٹھتا ہوں تو یہ کرتا ہوں اور وہ کرتا ہوں کہ نہیں کرتا۔میں یہ یہ قربانیاں خدا کی خاطر کر سکتا ہوں کہ نہیں۔یہ مضمون جتنا سمجھ آتا چلا جائے گا اتنا مشکل بھی ہوتا جائے گا، ایک اور مشکل یعنی اس مضمون کے سمجھنے میں بھی مشکلات ہیں۔اور سمجھانے میں بھی مشکلات ہیں۔کیونکہ بعض دفعہ ایک انسان جب یہ دیکھتا ہے کہ کوئی آدمی میری حد سے بہت آگے نکل چکا ہے تو وہاں اس کی ہمت ٹوٹ جایا کرتی ہے اور ہمت ٹوٹ کے پھر وہ آگے بڑھ نہیں سکتا۔آنحضرت ﷺ بشر ہیں۔مگر وہ وہ کام کر دکھائے جو بشر کی طاقت سے باہر نکلتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔یوں لگتا ہے کہ بشر کی طاقت سے بالا طاقتیں ہیں۔یہی مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت ﷺ کی سیرت میں بیان فرمایا کہ بشر تو تھے مگر باتیں مافوق البشر۔باتیں وہ کر رہے ہیں جو بشر کی طاقت سے باہر اور بڑھ کر اور اونچی ہیں۔یہ جو مضمون ہے یہ ہمتیں توڑ دیا کرتا ہے بعض دفعہ۔اور وہ جو اپنے انبیاء کے افسانے بنا لیا کرتے ہیں ان کے کردار تبھی برباد ہوتے ہیں۔وہ سمجھتے ہیں یہ اس کا کام تھا، یہ عام انسان کی تو طاقت ہی نہیں ہے۔وہ ساری کرامات ہیں، وہ سارے کرشمے ہیں جو غیر نبی کو نصیب ہو ہی نہیں سکتے۔اس لئے ساری نیکیاں جو کرشمے ہیں ان سے عام انسان اس طرح محروم ہو جاتا ہے کہ گویا اس کی طاقت میں ہے ہی نہیں۔اس لئے ہمت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔اس لئے سب سے بڑے کرشمہ کی طرف کیوں نہ متوجہ ہوں۔اور وہ کرشمہ پھر یہ دکھائی دیتا ہیکہ یہ اتنا بڑا بزرگ انسان ہے کہ ہمارے سارے گناہ بخش سکتا ہے، اگر اس سے محبت کرو تو سارے گناہ بخش سکتا ہے، یہ مضمون بنا لیتے ہیں اور 'عبادی' کا خطاب بھول جاتے ہیں۔اس مضمون نے مذاہب میں بہت بڑی بڑی تباہیاں مچائی ہیں، عیسیٰ علیہ السلام کا ابن اللہ ہونا اور شرک کی جو تعلیم عیسائیت میں جاری ہوگئی یہ ساری اسی مضمون سے ہوئی ہیکہ وہ آ گیا جس نے سارے گناہوں کا بوجھ خود اٹھا لیا، اب ہمیں کیا ضرورت ہے مصیبتیں کرنے کی۔پس اگر چہ اسلام میں شرک ان معنوں میں، اس طرح تو نہیں آیا یعنی ظاہری طور پر مسلمان شرک سے بچ گیا مگر اندرونی طور پر اس کے تمام گناہ شرک کی پیداوار ہیں اور اس شرک میں سب سے بڑا شرک اپنے مطاع اور نبی کے تعلق میں پیدا ہوا کرتا ہے۔وہ محبت جب حد سے زیادہ بڑھ جائے اور اتنی بڑھے، حد سے زیادہ سے مراد ہے کہ اس کو انسانی صفات سے بالا کر کے دکھانے لگے تو وہیں اس کے ساتھ تعلق ٹوٹ جاتا ہے۔اور وہیں انسان اس کی اطاعت سے فیضیاب ہونے کی صلاحیت چھوڑ بیٹھتا ہے۔پس سارے مشرک گناہ گار ہوتے ہیں۔تمام مشرک لازماً گندگی میں مونہہ ماریں گے، کیونکہ وہ اس نور کے چشمے سے مونہہ پھیر لیتے ہیں جس کے بعد پھر گند ان کو اچھی غذا نظر آتا ہے۔ہر پانی خواہ کیسا ہی گندہ ہو ان کے لئے لذت کا سامان رکھتا ہے۔

پس آنحضرت ﷺ سے اگر تعلق رکھنا ہے اور قائم رکھنا ہے، فائدہ اٹھانا ہے تو پہلی بات یہ کہ خدا کی راہ میں محمد رسول اللہ کی محبت کو کبھی حائل نہ ہونے دیں۔اور محمد رسول اللہ کی محبت جب آپ کی حقیقتیں آپ پر روشن کرے گی تو ایک پہلو سے وہ آپ کے دل پر بوجھ بھی ڈال دے گی۔آپ یہ سمجھیں گے یعنی حقیقت میں بھی بعض دفعہ یہ دکھائی دیتا ہے جو فرضی باتیں ہیں وہ تو بہت دور کی باتیں ہیں۔ایک کسی چمپین کو اپنے قریب سے دیکھیں تو اگر پہلے یہ وہم تھا کہ میں چند ڈنڈ نکالکر اس طرح مضبوط ہو جاؤں گا اور میرے مسلز بن جائیں گے تو واقعتاً کسی پہلوان کو جو عام پہلوان بھی ہو اپنے پاس دیکھیں تو آپ کے حوصلے ٹوٹ جائیں گے۔تو اس کا کیا علاج ہے۔اس کا علاج قرآن کریم کی اس آیت نے یہ بیان فرمایا ہے "لاتقنطوا من رحمۃ اللہ" تمہارے کام اللہ کی رحمت نے بنانے ہیں۔یہ اطاعت بھی رحمت سے نصیب ہوگی اور محمد رسول اللہ ﷺ بھی رحمت ہی کا ایک شاہکار ہیں، خدا کی رحمت کا شاہکار تو اگر محمد رسول اللہ ان عظیم مقامات پر رحمت الٰہی کی وجہ سے پہنچے ہیں تو تمہاری ہر منزل بھی اس اللہ کے کامل غلام کے پیچھے چلنے کے لئے رحمت الٰہی سے ہی طے ہوگی۔اور رحمت الٰہی کا مضمون آنحضرت ﷺ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ تم سچی تمنا لیکر اس کی راہ میں کچھ بڑھو، آگے باقی رستے اللہ طے فرمائے گا۔اس لئے وہ جو مشکل دکھائی دے رہی تھی ناممکن باتیں دکھائی دے رہی تھیں دنیا کے معاملات میں واقعتاً ناممکن ہیں۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ جنوری ۱۹۹۷)